مرشدانِ خبر
روزنامہ
ممبئی رابطہ
DAILY
MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:38
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:38
غروب آفتاب	07:16

آج کی حدیث

حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر بندھا ہوا پتھر دکھایا، (یعنی ہم بھوک کی شدت سے بے تاب ہوکر اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے جسے ہم نے دکھایا) تب نبی اکرم ﷺ نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے“۔ (ترمذی)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 162, Thursday- 11 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۶۲ ۞ جمعرات، ۱۱رجون، ۲۰۲۶، ۲۴رذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴رروپے، صفحات:۸

ممتا بنرجی کو پھر ملی بری خبر، سشمتا دیو نے راجیہ سبھا رکنیت سے دیا استعفیٰ

سشمتا دیو نے راجیہ سبھا رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد ہیمنت بسوا سرما سے ملاقات کی ہے۔ اس کے بعد قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ وہ بی جے پی میں شمولیت اختیار کر سکتی ہیں

سشمتا دیو نے راجیہ سبھا رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما سے ملاقات کی ہے۔ اس کے بعد قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ وہ بی جے پی میں شمولیت اختیار کر سکتی ہیں۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب ہارنے کے بعد سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو بری خبر ملنے کا جو سلسلہ شروع ہوا، تو وہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ تازہ خبر یہ ہے کہ ترنمول کانگریس کی راجیہ سبھا رکن سشمتا دیو نے راجیہ سبھا رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ساتھ ہی سشمتا نے پارٹی کو بھی خیر باد کہہ دیا ہے۔ ممتا بنرجی کی قریبی تصور کی جانے والی سشمتا نے آج ہی آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما سے ملاقات کی ہے، جس نے سیاسی ہلچل کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اس ملاقات کے بعد قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں کہ وہ بی جے پی میں شمولیت اختیار کر سکتی ہیں۔ امکان یہ بھی ہے کہ بی جے پی انھیں آسام سے راجیہ سبھا بھیج سکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سشمتا دیو آسام کے سلچر کی رہنے والی ہیں۔ وہ 2014 کے لوک سبھا انتخاب میں کانگریس کی ٹکٹ پر سلچر سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ کانگریس نے انھیں مہیلا کانگریس کا صدر بھی بنایا تھا۔ سشمتا سابق مرکزی وزیر اور کانگریس کے مشہور لیڈر سنتوش موہن دیو کی بیٹی ہیں۔ 2021 میں وہ کانگریس چھوڑ کر ترنمول کانگریس میں شامل ہوگئی تھیں۔ اس کے ایک ماہ بعد ہی ممتا بنرجی نے انھیں راجیہ سبھا بھیج دیا تھا۔ وہ پارلیمنٹ کی کئی اہم کمیٹیوں میں بھی شامل تھیں اور خواتین کے ایشوز پر کھل کر اپنی بات رکھتی تھیں۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال کے اسمبلی انتخاب میں شکست کے بعد ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس پوری طرح بکھر گئی ہے۔ پہلے ہی ترنمول کے 58 اراکین اسمبلی باغی رخ اختیار کر چکے ہیں اور انھوں نے ممتا بنرجی کو چیلنج پیش کرتے ہوئے اسمبلی میں اپنا قائد حزب اختلاف رتبرت بنرجی کو بنوایا ہے۔ ترنمول کے تقریباً 20 لوک سبھا اراکین نے بھی ایک الگ گروپ بنا لیا ہے۔ ان اراکین پارلیمنٹ نے مرکزی وزیر بھوپیندر یادو کے گھر میٹنگ کی، جس میں بنگال کے وزیر اعلیٰ سویندو ادھیکاری بھی موجود تھے۔ اس کے بعد راجیہ سبھا میں بھی ترنمول کانگریس ٹوٹ کا سامنا کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پہلے شکھیندو شیکھر رائے نے راجیہ سبھا سے استعفیٰ دیا، اب سشمتا دیو نے بھی ایسا ہی قدم اٹھا کر ممتا کو شدید دھچکا دیا ہے۔ راجیہ سبھا میں ٹی ایم سی کے 13 اراکین موجود تھے، لیکن اب یہ تعداد گھٹ کر 11 ہوگئی ہے۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال کی اہم اپوزیشن پارٹی ترنمول کانگریس میں ٹوٹ پھوٹ کے درمیان ایک طرف سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اپنے بھتیجے ابھیشک بنرجی کے ساتھ قومی راجدھانی دہلی میں ہیں تو دوسری طرف ریاستی سی آئی ڈی نے منگل کو کولکاتا میں ان کی رہائش گاہ پر دھاوا بول دیا۔ سی آئی ڈی ترنمول کانگریس ممبران اسمبلی کے دستخط کی مبینہ جعلسازی کی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر ممتا کی رہائش گاہ پر پہنچی۔ سی آئی ڈی کے عہدیداروں کی ایک ٹیم بیک وقت ترنمول کے قومی جنرل سکریٹری، رکن پارلیمنٹ اور ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کی رہائش گاہ پر پہنچی۔ ریاستی تفتیشی ایجنسی کے اہلکار، مقامی پولیس اہلکاروں اور خواتین پولیس اہلکاروں کی ایک بڑی نفری کے ساتھ دوپہر میں ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ حالانکہ سی آئی ڈی کو ممتا کی رہائش گاہ کے باہر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا کیوں کہ پارٹی کارکنوں خاص طور پر خاتون کارکنوں کی بڑی تعداد وہاں پہنچ گئی تھی اور اس نے کافی دیر تک سی آئی ڈی کو روکے رکھا لیکن بعد میں انہیں اندر جانے دے دیا۔ دوسری طرف سی آئی ڈی کی ٹیم کو ابھیشیک بنرجی کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پارٹی کے سابق ایم ایل اے اور اہم لیڈر سبھاشیش چکرورتی نے بتایا کہ جب سی آئی ڈی کی ٹیم پہنچی تو اس وقت ابھیشیک بنرجی دہلی میں تھے۔

یوپی پنچایتی انتخاب کیلئے حتمی ووٹر لسٹ جاری

۴۰ر لاکھ سے زائد ووٹرس کا ہوا اضافہ

الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ حتمی ووٹر لسٹ تمام دعووں اور اعتراضات کے تصفیے اور تصدیق کے بعد جاری کی گئی ہے۔ اس سے قبل کمیشن نے 18 دسمبر 2025 کو عبوری ووٹر لسٹ جاری کی تھی۔ ریاستی الیکشن کمیشن نے یوپی میں سہ سطحی پنچایتی انتخاب کے لیے حتمی ووٹر لسٹ جاری کی ہے۔ یہ فہرست تمام دعووں اور اعتراضات کے تصفیے اور تصدیق کے بعد جاری کی گئی ہے۔ یہ فہرست ضلع وار جاری کی گئی ہے لیکن کئی اضلاع سے فہرست کے ڈاؤن لوڈ نہ ہونے کی شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ تکنیکی خامی کے باعث فہرست ڈاؤن لوڈ ہونے میں پریشانی ہو رہی ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ حتمی ووٹر لسٹ تمام دعووں اور اعتراضات کے تصفیے اور تصدیق کے بعد جاری کی گئی ہے۔ اس سے قبل کمیشن نے 18 دسمبر 2025 کو عبوری ووٹر لسٹ جاری کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق حتمی ووٹر لسٹ میں تقریباً 1.81 کروڑ نئے ووٹرس شامل کیے گئے ہیں۔ جبکہ 1.41 کروڑ ووٹرس کے نام فہرست سے ہٹائے گئے ہیں۔ اس طرح سے پنچایتی انتخاب کی ووٹر لسٹ میں تقریباً 40.19 لاکھ ووٹرس کا اضافہ ہوا ہے۔ حتمی ووٹر لسٹ جاری ہونے کے بعد ریاست میں پنچایتی انتخاب کے متعلق آگے کا عمل شروع ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس بار الیکشن کمیشن کے ذریعہ ووٹرس کو 9 ہندسوں کا شناختی نمبر دیا گیا ہے، جس سے انتخابی عمل کو مزید شفاف اور منظم طریقے سے مکمل کیا جا سکے گا۔ قابل ذکر ہے کہ یوپی میں فی الحال پنچایتی انتخاب ملتوی کر دیے گئے ہیں۔ پنچایتوں میں او بی سی ریزرویشن کی صورتحال واضح نہ ہونے کی وجہ سے گرام پردھانوں کو 6 ماہ کے لیے ایڈمنسٹریٹر بنا دیا گیا ہے۔ دوسری جانب اس معاملے پر ہائی کورٹ میں بھی سماعت ہو رہی ہے۔

جس نتیش کمار کے بیٹے کو لوگ انجینئر بتاتے نہیں تھکتے تھے

آر جے ڈی، انتخابی حلف نامہ کے مطابق نشانت کمار نے ڈگری کیلئے ضروری ۸رسمسٹر میں سے صرف ۵رسمسٹر ہی مکمل کیے

بہار میں لیڈران کی تعلیم پر اکثر سوال اٹھتے رہتے ہیں۔ صوبے کی سیاست میں راشٹریہ جنتادل (آر جے ڈی) کے سربراہ لالو پرساد یادو کے بیٹے تیج پرتاپ یادو اور تیجسوی یادو کی تعلیم کئی بار سرخیوں میں رہی۔ جبکہ اس بار سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور جے ڈی یو کے سربراہ نتیش کمار کے بیٹے نشانت کمار پر سوال کھڑے ہو رہے ہیں۔ انتخابی حلف نامے میں ان کی تعلیمی لیاقت کے متعلق اہم انکشاف ہوا ہے، جس کے بعد آر جے ڈی نتیش کمار کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ آر جے ڈی کا کہنا ہے سالوں سے جس نشانت کمار کو انجینئر بتایا جا رہا تھا وہ حقیقت میں انجینئر نہیں ہیں اور صرف 12 ویں پاس ہیں۔ آر جے ڈی کے اس دعوے کے بعد بہار کی سیاست میں لیڈران کی تعلیمی لیاقت کے متعلق ایک نئی بحث کا آغاز ہوگیا ہے۔ دراصل یہ پورا معاملہ حال ہی میں قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) کی پرچۂ نامزدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ اس کا انکشاف خود نشانت کمار کے انتخابی حلف نامے سے ہوا ہے۔ حلف نامے کے مطابق نشانت کمار صرف 12 ویں پاس ہیں اور انہوں نے اپنی انجینئرنگ کی ڈگری مکمل نہیں کی۔ وہ کالج ڈراپ آؤٹ ہیں۔ تکنیکی طور پر نشانت 12 ویں جماعت تک ہی تعلیم حاصل کیے ہوئے ہیں۔ حلف نامے کے مطابق نشانت کمار نے 1998 میں پٹنہ سائنس کالج سے 12 ویں کا امتحان پاس کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے رانچی واقع برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، میسرا میں بیچلر آف انجینئرنگ میں داخلہ لیا تھا۔ حالانکہ حلف نامے میں اس بات کا ذکر ہے کہ نشانت نے انجینئرنگ کی ڈگری مکمل نہیں کی۔ دستاویز کے مطابق انہوں نے ڈگری کے لیے ضروری 8 سمسٹر میں سے صرف 5 سمسٹر ہی مکمل کیے اور 2001 میں انجینئرنگ کی تعلیم درمیان میں ہی چھوڑ دی۔ اس کے ساتھ ہی حلف نامے میں یہ بھی ذکر ہے کہ نشانت گریجویٹ نہیں ہیں۔ دوسری جانب ان معلومات کے سامنے آنے کے بعد آر جے ڈی نے نتیش کمار اور جے ڈی یو کو ہدف تنقید بنایا ہے۔

یوپی اسمبلی انتخاب: بی جے پی کے ۲۲۵ر اراکین اسمبلی کو نہیں ملے گا ٹکٹ، اکھلیش یادو کا دعویٰ

اکھلیش یادو نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”سنا ہے الہ آباد کی سبھی سیٹوں پر بی جے پی اپنے امیدوار بدلنے جا رہی ہے

اتر پردیش اسمبلی انتخاب میں اب صرف چند ماہ کا وقت باقی رہ گیا ہے، اس لیے سیاسی درجۂ حرارت بھی بڑھنے لگا ہے۔ برسر اقتدار بی جے پی اور ریاست کی اہم اپوزیشن سماجوادی پارٹی کے لیڈران میں لفظی جنگ بھی شدت اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ سماجوادی پارٹی سربراہ اکھلیش یادو نے یوپی اسمبلی انتخاب سے متعلق بی جے پی امیدواروں کے ٹکٹوں کے بارے میں ایک بڑا دعویٰ کیا ہے۔ ’آج تک‘ پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق اکھلیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ ڈالی ہے، جس میں لکھا ہے کہ ”سنا ہے الہ آباد کی تمام نشستوں پر بی جے پی اپنے امیدوار تبدیل کرنے جا رہی ہے، کیونکہ بی جے پی کو لگتا ہے یہ تمام اراکین اسمبلی صرف کھانے کمانے میں لگے رہے اور لوک سبھا سیٹ ہاتھ سے نکل گئی۔“ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں اکھلیش یادو نے آگے لکھا ہے کہ ”یہی فارمولہ اتر پردیش کی ان تمام 43 لوک سبھا سیٹوں پر بھی نافذ کیا جا رہا ہے جہاں انڈیا اتحاد نے کامیابی حاصل کی تھی۔“ اکھلیش نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ یہی فارمولہ ان 9 سے 10 نشستوں پر بھی لاگو ہوگا جہاں بی جے پی ووٹوں سے نہیں بلکہ ’ہیر پھیر‘ کے ذریعے سرٹیفکیٹ حاصل کر کے جیتی تھی۔ وہ اپنی اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں ”اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقریباً 225 نشستوں پر امیدوار تبدیل کیے جائیں گے۔“ سماجوادی پارٹی کے ذرائع کے مطابق اپوزیشن پارٹی کی نظر بی جے پی، راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) اور دیگر پارٹیوں کے ایسے لیڈران پر ہے جو انتخابات قریب آنے پر سیاسی وفاداری تبدیل کر سکتے ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے سرکردہ لیڈران ایسے لیڈروں سے مسلسل رابطے میں بھی ہیں۔ دوسری جانب اکھلیش یادو کے دعووں پر جوابی حملہ کرتے ہوئے بی جے پی ترجمان منیش شکلا نے کہا کہ اتر پردیش کی عوام جس سنجیدگی سے فلموں میں مزاحیہ فنکاروں کے مکالموں کو لیتے ہیں، اسی طرح سیاسی میدان میں اکھلیش یادو کے بیانات کو بھی لیتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب سے اکھلیش یادو نے سماجوادی پارٹی کی ذمہ داری سنبھالی ہے، ہر انتخاب میں سماجوادی پارٹی کے اراکین اسمبلی کراس ووٹنگ کرتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ”اکھلیش یادو سے اپنا گھر تو سنبھل نہیں رہا، لیکن وہ دوسروں کے گھر میں جھانکنے کے دعوے کر رہے ہیں۔“

امریکی عدالت نے ایچ-ار بی ویزا پر ایک لاکھ ڈالر فیس ختم کی

کئی ریاستوں نے فیصلے کا خیر مقدم کیا

واشنگٹن: امریکہ کی متعدد ریاستوں کے اٹارنی جنرلز نے وفاقی عدالت کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس کے تحت ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے نئے ایچ-1بی ویزا درخواستوں پر عائد ایک لاکھ ڈالر کی فیس کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ریاستی حکام کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ان کمپنیوں، جامعات، اسپتالوں اور تحقیقی اداروں کے لیے بڑی راحت ثابت ہوگا جو اعلیٰ مہارت رکھنے والے غیر ملکی پیشہ ور افراد پر انحصار کرتے ہیں۔ میساچوسٹس کی امریکی ضلعی عدالت نے اپنے حتمی فیصلے میں اس فیس کو کالعدم قرار دیا۔ یہ فیس 21 ستمبر 2025 کے بعد جمع کرائی جانے والی تمام نئی ایچ-1بی ویزا درخواستوں پر نافذ کی گئی تھی۔ مختلف ریاستوں کے اتحاد نے اس پالیسی کو عدالت میں چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا تھا کہ کانگریس کی منظوری کے بغیر انتظامیہ کو اس نوعیت کی فیس عائد کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ واشنگٹن ریاست کے اٹارنی جنرل نک براؤن نے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ریاست کو خصوصی مہارت رکھنے والے افراد کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں مدد ملے گی۔ ان کے مطابق یہ کامیابی واشنگٹن کو ان تحقیقی شعبوں میں اپنی برتری برقرار رکھنے میں معاون ہوگی جو جدید اور تیزی سے ترقی کرنے والی صنعتوں کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔ نک براؤن نے کہا کہ اگر اس فیس کو برقرار رکھا جاتا تو واشنگٹن کی سرکاری ایجنسیوں، سرکاری جامعات اور کالجوں پر بھاری مالی بوجھ پڑتا۔ ان کے دفتر کے مطابق ریاست کی 30 سے زائد سرکاری ایجنسیوں، جامعات اور کالجوں میں تقریباً 500 ایچ-1بی ویزا رکھنے والے افراد خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ریاستی حکام کا کہنا ہے کہ اس اضافی مالی بوجھ کے باعث تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے لیے مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی اور طب جیسے اہم شعبوں میں ماہر افراد کی خدمات حاصل کرنا دشوار ہوجاتا۔ ان کے مطابق عالمی صلاحیتوں تک رسائی برقرار رکھنا ریاست کی تعلیمی، سائنسی اور اقتصادی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ کیلیفورنیا کے اٹارنی جنرل روب بونٹا، جن کے دفتر نے اس مقدمے میں ریاستوں کے اتحاد کی قیادت کی، نے کہا کہ عدالت نے اس پالیسی کو واضح طور پر مسترد کر دیا ہے۔

علی بابا اور بائیڈو کو امریکی محکمہ دفاع نے کیا بلیک لسٹ

چینی فوج کی مدد کا سنگین الزام عائد

امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی کشیدگی میں ایک نہایت اہم اور بڑا موڑ آ گیا ہے۔ امریکی محکمۂ دفاع (پینٹاگن) نے چین کی مشہور اور بڑی کمپنیوں، ای کامرس کی ’علی بابا‘، الیکٹرک گاڑیاں بنانے والی ’بی وائی ڈی‘ اور سرچ انجن کمپنی ’بائیڈو‘ کو اپنی بلیک لسٹ میں شامل کرلیا ہے۔ امریکہ کا الزام ہے کہ یہ بڑی کمپنیاں دراصل چینی فوج کی طاقت بڑھانے کا کام کر رہی ہیں۔ پینٹاگن نے پیر کے روز اپنی اس فہرست کو اپڈیٹ کیا ہے جس میں چینی فوج سے وابستہ کمپنیوں کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ یہ فہرست پہلی بار 2021 میں تیار کی گئی تھی۔ تازہ اپ ڈیٹ کے بعد اس فہرست میں اب 188 کمپنیوں کے نام شامل ہو چکے ہیں، جبکہ 2025 میں یہ تعداد 134 تھی۔ امریکی حکومت کا دعویٰ ہے کہ علی بابا اور بائیڈو جیسی کمپنیاں چین کی ’ملٹری-سول فیوژن‘ حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ پینٹاگن کے مطابق ان کمپنیوں کے براہ راست روابط چین کے سرکاری اثاثہ جاتی نگرانی کمیشن اور وزارت صنعت و اطلاعاتی ٹیکنالوجی سے ہیں۔ اس فیصلے کے بعد رواں ماہ کے اختتام سے یہ تمام بلیک لسٹیڈ کمپنیاں امریکہ کے کسی بھی دفاعی معاہدے کا حصہ نہیں بن سکیں گی۔ امریکہ کے اس فیصلے پر چین کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ واشنگٹن میں قائم چینی سفارت خانہ نے اسے مکمل طور پر امتیازی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ قومی سلامتی کے نام پر اپنی حدود سے تجاوز کر رہا ہے۔ دوسری جانب علی بابا نے ان تمام الزامات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ کمپنی کے ترجمان نے واضح کیا کہ وہ کسی فوجی حکمت عملی کا حصہ نہیں ہے، اور اس گمراہ کن اقدام کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی بات بھی کہی ہے۔ بائیڈو نے بھی خود کو فوجی کمپنی قرار دیے جانے کو مکمل طور پر بے بنیاد بتایا ہے۔ تاہم الیکٹرک گاڑیوں کی بڑی کمپنی بی وائی ڈی کی جانب سے اس معاملے پر فی الحال کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس فیصلے کے اثرات صرف دفاعی شعبے تک محدود نہیں رہیں گے۔ ریپبلکن رکن کانگریس جان مولینار نے یہاں تک مطالبہ کر دیا ہے کہ امریکی اسٹاک مارکیٹوں میں درج ان چینی کمپنیوں کو فوری طور پر ڈی لسٹ کر دیا جائے۔ ان کا موقف ہے کہ امریکی کمپنیوں کو قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن چکی ان فرموں کے ساتھ فوراً کاروباری تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بین الاقوامی منڈیوں میں بڑے پیمانے پر ہلچل پیدا ہو سکتی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

عدالت کا غیر قانونی حراست پر متاثرہ کو ۲رلاکھ روپئے معاوضہ دینے کا حکم، ذمہ دار افسر کی تنخواہ سے کی جائے گی وصولی

عدالت نے سماعت کے دوران پایا کہ عرضی گزار منصور احمد عرف للو کو 19 مارچ 2026 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ پولیس نے مناسب قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر اسے براہ راست جیل بھیج دیا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے پریاگ راج کمشنریٹ میں پولیس کی جانب سے اختیارات کے غلط استعمال اور غیر قانونی حراست معاملے میں سخت موقف اختیار کیا ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت حکم دیا ہے کہ وہ متاثرہ شخص کو 6 ہفتے کے اندر 2 لاکھ روپے کا معاوضہ دے۔ بعد میں یہ رقم ذمہ دار اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس، بارہ، پریاگ راج کی تنخواہ سے تادیبی تحقیقات کے بعد وصولی جائے۔ یہ حکم جسٹس سدھارتھ اور جسٹس ونے کمار دویدی کی ڈویژن بنچ نے منصور احمد عرف للو کی جانب سے داخل ہیبیس کارپس کی عرضی پر دیا ہے۔ عدالت نے سماعت کے دوران پایا کہ عرضی گزار کو 19 مارچ 2026 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ پولیس نے مناسب قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر اسے براہ راست جیل بھیج دیا تھا۔ قانونی طور پر عرضی گزار کو ذاتی مچلکہ بھرنے کا موقع دیا جانا چاہیے تھا۔ قوانین پر عمل کیے بغیر 8 دنوں تک جیل میں رکھنا غیر قانونی مانا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ مستقبل میں کسی بھی شخص کو حراست میں لینے پر ذاتی مچلکے پر ہی رہا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص ذاتی مچلکہ دینے سے انکار کرتا ہے تو اس کی تحریری یا آڈیو-ویزول ریکارڈنگ ضروری ہوگی۔ ان احکامات کی خلاف ورزی ہونے پر روزانہ 25000 روپے کا معاوضہ دیا جائے اور قصوروار افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ عدالت نے ذاتی مچلکہ بھرنے کا موقع نہ دیے جانے کو حیران کن قرار دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ کمشنریٹ میں پولیس افسران کو دیے گئے مجسٹریٹ کے اختیارات کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال ہو رہا ہے۔ عدالت نے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ صرف پریاگ راج کمشنریٹ میں ہی رواں سال اب تک 721 لوگوں کو اسی طرح غیر قانونی طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔

جوہانسبرگ کے کلیولینڈ میں فائرنگ سے ۱۲رلوگوں کی موت، ۹رزخمیوں میں کچھ کی حالت نازک

پولیس کو علاقے کے مختلف مقامات پر کئی زخمی لوگ ملے ہیں۔ جائے وقوع پر 8 مرد اور 3 خواتین کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ ایک دیگر نے دوران علاج اسپتال میں دم توڑ دیا۔ جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ کے مشرق میں کلیولینڈ واقع ایک عارضی بستی میں فائرنگ کا ہولناک واقعہ پیش آیا ہے۔ اس پرتشدد واقعے میں کم از کم 12 افراد ہلاک اور 9 دیگر زخمی ہوگئے۔ جنوبی افریقی پولیس سروس نے بتایا کہ گزشتہ دیر رات تقریباً 10:11 بجے جمپرز کی عارضی بستی میں گولی چلنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ پولیس افسران نے فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ پولیس کو علاقے کے مختلف مقامات پر کئی زخمی لوگ ملے ہیں۔ جائے وقوع پر 8 مرد اور 3 خواتین کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ ایک دیگر نے دوران علاج اسپتال میں دم توڑ دیا۔ زخمیوں کو فوری علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ پولیس کے مطابق 10 سے زائد مشتبہ افراد کو ایک سفید ٹویوٹا کوانٹم گاڑی سے بستی کے پاس چھوڑا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے بستی میں داخل ہونے کے لیے 2 الگ الگ راستوں کا استعمال کیا۔ وہ مقامی کمیونٹی کے اندر گھومتے ہوئے لوگوں پر اندھا دھند گولی باری کرتے رہے۔ گولی باری کے بعد تمام مشتبہ افراد اسی سفید ٹویوٹا کوانٹم گاڑی میں بیٹھ کر فرار ہوگئے۔ پولیس نے اپنے بیان میں بتایا کہ مشتبہ لوگوں کو کلیولینڈ میں ایک پٹرول پمپ کے پاس اتارا گیا تھا۔ اس خونی حملے کا مقصد ابھی تک واضح نہیں ہو پایا ہے۔ اس معاملے میں تاحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

میناکشی نٹراجن کا پرچہ نامزدگی منسوخ کیا جانا غیر آئینی اور غیر جمہوری: دگوجے سنگھ

بھوپال میں میڈیا سے بات چیت کے دوران سینئر لیڈر دگ وجے سنگھ نے کہا کہ ”ریٹرننگ آفیسر کا فیصلہ غیر آئینی ہے، اسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ بدنیتی پر مبنی لگتا ہے۔“

کانگریس لیڈر میناکشی نٹراجن کا راجیہ سبھا پرچۂ نامزدگی منسوخ ہونے پر کانگریس لیڈران نے بی جے پی کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن دگ وجے سنگھ نے کہا کہ ریٹرننگ آفیسر کا فیصلہ غیر آئینی ہے، اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ بھوپال میں میڈیا سے بات چیت کے دوران سینئر لیڈر دگ وجے سنگھ نے کہا کہ یہ بہت حیرانی کی بات ہے۔ یہ فیصلہ بدنیتی پر مبنی لگتا ہے۔ یہ بھی صاف ہے کہ پہلے بھی ایسے کئی معاملات ہوئے ہیں جن میں ایسی باتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر یا مجرمانہ مقدمہ درج نہیں ہے۔ اس کے باوجود ان کا نامزدگی فارم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ انتہائی قابل اعتراض ہے۔ کانگریس لیڈر دگ وجے سنگھ نے مزید کہا کہ کانگریس کا ایک وفد الیکشن کمیشن سے مل رہا ہے۔ اس بارے میں کوئی بھی معلومات ہمیں میٹنگ ختم ہونے کے بعد ہی ملے گی۔ ہم اس کے خلاف متحد ہوکر لڑیں گے۔ ریٹرننگ آفیسر کا فیصلہ غیر آئینی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل ہے۔ میناکشی نٹراجن کا راجیہ سبھا کا پرچۂ نامزدگی منسوخ کرنا غیر آئینی ہے۔ جس بنیاد پر نامزدگی منسوخ کی گئی، آج تک سی ایف آئی آر درج نہیں ہے۔ یہ تو سراسر ووٹ چوری ہے۔ ہماری لڑائی جاری رہے گی۔ دگ وجے سنگھ کے علاوہ کانگریس کے دیگر سینئر لیڈر کمل ناتھ کا بھی میناکشی نٹراجن معاملے میں بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش سے کانگریس کی راجیہ سبھا امیدوار میناکشی نٹراجن کا پرچۂ نامزدگی منسوخ کیا جانا مکمل طور پر غیر آئینی اور غیر جمہوری ہے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ملک میں جمہوریت اور آئین کا قتل کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی ہر سطح پر ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرے گی۔ مدھیہ پردیش سے کانگریس لیڈر رجیتو پٹواری نے کہا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے ہاتھ جمہوریت کے خون سے سنے ہوئے ہیں۔ آئین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے بی جے پی اور الیکشن کمیشن نے کانگریس امیدوار میناکشی نٹراجن کا پرچۂ نامزدگی منسوخ کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ اس کے خلاف بھوپال میں کانگریس کے تمام ساتھیوں کے ساتھ ایک روزہ بھوک ہڑتال کر کے اپنا احتجاج درج کرایا۔ کانگریس نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ چونکہ نامزدگی واپس لینے کا مرحلہ جاری ہے اور فیصلہ کے لیے کافی وقت موجود ہے، اس لیے کمیشن فوری مداخلت کرتے ہوئے ریٹرننگ افسر کے حکم کو کالعدم قرار دے۔ کانگریس کے ایک وفد نے راجیہ سبھا انتخاب کے لیے میناکشی نٹراجن کا پرچۂ نامزدگی مسترد کیے جانے سے متعلق معاملہ میں آج الیکشن کمیشن سے ملاقات کی۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی کارگزاریوں کی ستائش

نائب وزیر اعلیٰ شندے کی این ڈی اے میٹنگ میں وزیر اعظم مودی کو مبارکباد

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیوسینا کے سربراہ اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے نئی دہلی میں منعقدہ این ڈی اے میٹنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے اعزاز میں ایک تہنیتی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے 4398 دنوں تک ملک کی قیادت کر کے ایک نیا ریکارڈ بنایا ہے اور ان کی قیادت میں ہندوستان تیزی سے سپر پاور بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ شندے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی ملک کی خدمت کے 12 سال مکمل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے وکاسیت بھارت کی قرارداد کے ذریعے اگلے 21 سالوں کے لیے ملک کی ترقی کے لیے ایک واضح وژن پیش کیا ہے، جو ان کے وژن اور ملک کے لیے لگن کی عکاسی کرتا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ پریس کانفرنس میں ایکناتھ شندے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ملک کے سب سے طویل عرصے تک منتخب وزیر اعظم رہنے کا ریکارڈ بنایا ہے اور سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی نے نہ صرف ایک ریکارڈ بنایا ہے بلکہ عالمی سطح پر ہندوستان کی ساکھ کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ ایکناتھ شندے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ہندوستان کی معیشت دنیا کی بڑی معیشتوں میں شامل ہو گئی ہے اور ملک اقتصادی سپر پاور بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں میں مودی نے دنیا کے مقبول ترین لیڈروں میں اپنی شناخت بنائی ہے اور کئی ممالک نے انہیں اپنے اعلیٰ ترین شہری اعزازات سے نوازا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ شندے نے بھی وزیر اعظم مودی کی اچھی صحت، لمبی عمر اور ملک کی مسلسل خدمت کی خواہش کی۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مہاراشٹر اور ملک نے ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے کوسٹل روڈ، وادھوان بندرگاہ اور نوی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے جیسے اہم پروجیکٹوں کے لیے بھاری مالی امداد دی ہے۔ شندے نے مزید کہا کہ گزشتہ 12 سالوں میں مہاراشٹر میں بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے 10 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری موصول ہوئی جس سے ریاست کی ترقی میں تیزی آئی۔ انہوں نے مراٹھی زبان کی کلاسیکی زبان کی حیثیت، جن دھن یوجنا، خواتین کو بااختیار بنانے اور غریبوں کی فلاح و بہبود کی اسکیموں کو وزیر اعظم مودی کی اہم کامیابیاں قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر، آرٹیکل 370 کو ہٹانے اور قومی سلامتی سے متعلق فیصلوں نے وزیر اعظم مودی کی مضبوط قیادت کو ثابت کر دیا ہے۔ ثقافتی ورثے کی ترقی اور تحفظ کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے ملک کو ایک نئی سمت دی ہے۔ شندے نے غریبوں کی فلاح و بہبود اور قوم کی تعمیر میں ان کے تعاون کے لیے وزیر اعظم مودی کو مبارکباد دی۔ وزیر اعظم مودی سے گھریلو مراسم - ایکناتھ شندے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ شیوسینا این ڈی اے میں بی جے پی کی سب سے پرانی اور قابل اعتماد اتحادی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے نہ صرف سیاسی لیڈر بلکہ خاندان کے سربراہ کے طور پر کام کیا ہے۔ شندے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ہیلی کاپٹر حادثے کے بعد ذاتی طور پر ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انتخابی مہم کے دوران بھی انہوں نے کئی بار اپنی صحت اور آواز پر تشویش کا اظہار کیا۔ شندے نے کہا کہ جب ایم پی ڈاکٹر شریکانت شندے نے آپریشن سندھور کے سلسلے میں بیرون ملک ہندوستانی وفد کی نمائندگی کی، تب بھی وزیر اعظم نے ان کے بارے میں گہری معلومات لی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کو چھوٹے رودرانش سے خاص لگاؤ ہے۔ شیوسینا نے خود کو خود غرض سیاست کی وجہ سے کچھ وقت کے لیے این ڈی اے سے الگ کر لیا۔ نائب وزیر اعلیٰ شندے نے کہا کہ کچھ لوگوں نے اقتدار اور خود غرضی کے لیے اس راستے کا انتخاب کیا جسے ہندوؤں کے شہنشاہ بالاصاحب ٹھاکرے نے کبھی قبول نہیں کیا۔

ممبئی بی ایم سی سمیت وزیر اعلیٰ کا دفتر اڑانے کی دھمکی

میں دھمکیوں سے نہیں ڈرتی یہ سازشی عمل کا حصہ: میئر ریتو تاوڑے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کی میئر کو ان کی کار اور دفتر کو بم سے اڑانے کی دھمکی آمیز ای میل موصول ہونے کے بعد سنسنی پھیل گئی اس معاملہ میں پولس مزید تفتیش کر رہی ہے۔ ای میل میں سی ایم آفس، میئر آفس اور بی ایس ای آفس کا بھی ذکر تھا۔ پولیس اور سیکیورٹی اداروں نے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے اور دھمکی موصول ہونے کے بعد شناخت کے لیے پولس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ دھمکی آمیز ای میل موصول ہونے پر میئر ریتو تاوڑے نے کہا کہ ممبئی آج (10 جون، 2026) صبح تقریباً نو بیس (20:9) پر، مجھے ایک دھمکی آمیز ای میل موصول ہوئی۔ اس سلسلے میں میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی مینجمنٹ سیل اور پھر پولیس انتظامیہ نے فوری طور پر مطلع کیا تاہم عوام کے کاموں اور اہم اجلاس میں تاخیر نہ ہونے کے لیے جو پہلے سے طے شدہ تھے، میں نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق میونسپل ہیڈ کوارٹر میں میٹنگز میں شرکت کی ایسے سنگین اور حساس معاملات میں پولیس انتظامیہ اور میونسپل ایڈمنسٹریشن سے فوری اور مناسب قانونی کارروائی کی توقع کی جاتی ہے اور اسی ضمن میں کارروائی جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انتظامیہ اپنی سطح پر میری گاڑی، دفتر اور ذاتی سیکورٹی کے حوالے سے مناسب قانونی اور تکنیکی کارروائی کرے گی۔ ذاتی طور پر میں ایسی کسی دھمکی سے نہیں ڈرتی اس سے قبل، بنگلہ دیشی ہاکروں اور دیگر غیر مجاز مقدمات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کچھ عناصر نے مجھ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تھی لیکن میں ایسے دباؤ کے سامنے کبھی نہیں جھکی اور نہ آئندہ جھکوں گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نہ صرف ممبئی بلکہ ریاست کے کچھ دوسرے شہروں کے میئروں کو بھی ایسی ہی دھمکیاں ملی ہیں۔ اس میں سازشی عمل سے انکار نہیں کیا جا سکتا تاہم، مجھے ریاست کے محکمہ داخلہ پر پورا بھروسہ ہے، وہ اس پورے معاملے کا پردہ فاش کریں گے اور مناسب سخت کارروائی کریں گے۔ انتظامیہ اور پولیس کا نظام اپنا کام کر رہا ہے اور میں عوامی خدمت کا عزم جاری رکھوں گا۔ اس طرح کے خطرات سے ممبئی کی ترقی اور سلامتی کی رفتار کم نہیں ہوگی۔

ملنڈ میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی بڑی کارروائی

گپتا چنا بھنڈار انتہائی غیر صحت بخش اور بغیر لیبل والی اشیائے خورد و نوش برآمد، ذخیرہ ضبط، کاروبار بند

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی فورڈ اینڈ ڈرگ محکمہ نے غیر صحت بخش اشیاء خورد نوش کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے غیر صحت بخش اشیا خورد نوش ضبط کرنے کا دعویٰ کیا ہے ایف ڈی اے کمشنر تکارام منڈے کے حکم پر اور جوائنٹ کمشنر (خوراک) مہیش چودھری اور اسسٹنٹ کمشنر چھترپال سنگھ دیوی کی رہنمائی میں۔ سیفٹی آفیسر شکیش راجیش درشنواد کی ایک خصوصی ٹیم میگھنا پوار نے ممبئی میں غیر قانونی اور غیر تعمیل کھانے کے تاجروں کے خلاف کارروائی کرنے کی مہم شروع کی ہے۔ اس مہم کے تحت اس ٹیم نے مولنڈ میں گپتا چنا بھنڈر (گالا نمبر TG 137، 1 / 1 ڈمپنگ روڈ، گوتم نگر، ملنڈ ویسٹ، ملنڈ سینٹرل، گریٹر ممبئی) کے شجر کاری کا جسمانی معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران کارخانے اور گودام میں انتہائی ناقص اور غیر صحت بخش حالات پائے گئے۔ اس کے علاوہ، فیکٹری میں تیار اور فروخت کے لیے رکھی جانے والی مختلف اشیائے خورد و نوش کے پیکٹوں پر کوئی قانونی لیبل نہیں تھا جیسا کہ مینوفیکچرر، تیاری کی تاریخ یا ختم ہونے کی تاریخ (لیبل کے بغیر)۔ عوام کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے ان سنگین معاملات کا فوری نوٹس لیتے ہوئے فوڈ سیفٹی افسران نے فیکٹری سے مجموعی طور پر 2.114 کلوگرام غذائی اشیاء کو قانونی طور پر قبضے میں لے لیا ہے جس کی تخمینہ مالیت 20 کروڑ روپے ہے۔ ضبط شدہ اشیاء میں پانی پوری، سکھی پوری، سبز مٹر سمیت دیگر سامان پایا گیا۔ کھانے پینے کی اشیاء کی ضبطی اور نمونوں کی جانچ: مذکورہ بالا تمام بغیر لیبل والے اور مشکوک رنگوں والے اسٹاک کو قانونی طور پر ضبط کر لیا گیا ہے اور اشیائے خورد و نوش کے نمونے مزید لیبارٹری تجزیہ کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ تجزیہ رپورٹ ملنے کے بعد قانون کے تحت مزید کارروائی کی جائے گی۔ کاروبار بند کرنے کا نوٹس فارم میں کیڑوں کے پھیلنے کے امکان اور بڑے پیمانے پر قوانین کی خلاف ورزی کے خدشے کے پیش نظر، مذکورہ فارم کے کاروبار کو فوری طور پر بند کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے جب تک کہ انتظامیہ کی طرف سے متعین خامیوں کو مکمل طور پر دور نہیں کیا جاتا اور احاطے کو مکمل طور پر جراثیم سے پاک اور صاف نہیں کیا جاتا۔ اس لئے ایف ڈی اے نے کارروائی کرتے ہوئے اشیا خورد نوش کے خلاف کارروائی کی ہے۔

ممبئی کھلی مقام پر ناجائز تجاوزات کرنے والے ہوٹلوں کے خلاف سخت کارروائی

ہوٹلوں کے خلاف بی ایم سی کی کارروائی کے بعد اندھیری سروس روڈ سے قبضہ جات آزاد

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں کھلے مقام پر ہوٹلوں کے ناجائز قبضہ جات کے خلاف بی ایم سی نے مہم چلاتے ہوئے کئی ہوٹلوں کے قبضہ کو ہٹایا ہے اس میں واٹز یور ایکسکیوز، ٹروو 9، جولیٹ اور یازو کے ہوٹلوں کی توسیعی تعمیرات کو منہدم کر دیا گیا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی نے سروس ایریا کے لیے لازمی کھلی جگہ پر غیر قانونی طور پر تجاوزات کرنے والے ہوٹلوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس ہدایت کے مطابق پورے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ اس کے تحت کے ویسٹ ڈویژن آفس نے اندھیری ویسٹ کے ویرا ڈیسائی مارگ اور آفس نیولنک روڈ علاقوں میں مشہور ہوٹلوں کی توسیع شدہ تعمیرات کو ہٹا دیا ہے۔ اس کے علاوہ استعمال شدہ مواد بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔ یہ آپریشن منگل (9 جون، 2026) کو ڈپٹی کمشنر (زون 4) بھاگیہ شری کاپسے کی سربراہی میں ایک ٹیم نے کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر (ویسٹ زون) چکرپانی آلے محکمہ صحت (ایم او ایچ)، لائسنس ڈپارٹمنٹ (لائسنس)، فائر ڈیپارٹمنٹ (فائر) اور بلڈنگ اینڈ فیکٹریز ڈیپارٹمنٹ (بی اینڈ ایف) کی رہنمائی میں۔ یہ آپریشن محکمہ صحت (ایم او ایچ)، لائسنس ڈیپارٹمنٹ (لائسنس)، فائر ڈیپارٹمنٹ (فائر) اور بلڈنگ اینڈ فیکٹریز ڈیپارٹمنٹ (B&F) کی مشترکہ ٹیم نے کیا۔ اس کارروائی میں اندھیری (مغربی) کے ویرا ڈیسائی روڈ اور آفس نیولنک روڈ علاقوں میں ہوٹل واٹس یور ایکسکیوز، ٹروو 9، جولیٹ اور یازو شامل تھے اس کارروائی کے دوران محکمہ صحت اور لائسنس کی جانب سے 24 کرسیاں، 1 کوکنگ رینج، مائیکرو ویواوون، 3 کولر، 1 الیکٹرک فریزر اور 2 سپیکر قبضے میں لے لیے گئے۔ اس آپریشن کے دوران محکمہ کے افسران، ملازمین، مزدوروں اور فائر بریگیڈ کے اہلکاروں سمیت کل 20 افرادی قوت کو تعینات کیا گیا۔ اس کے علاوہ جے سی بی مشینری کا استعمال کیا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر (کے ویسٹ ڈویژن) چکرپانی آلے نے کہا کہ ان ہوٹل والوں نے لازمی خالی اراضی پر غیر قانونی تجاوزات کر کے اپنے سروس ایریا کو بڑھایا ہے۔ ان ہوٹلوں کی غیر مجاز اضافی تعمیرات ہٹا دی گئی ہیں اور متعلقہ سامان بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔ چکرپانی آلے نے واضح کیا ہے کہ مستقبل میں بھی غیر مجاز تعمیرات کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن نے ممبئی کے مختلف علاقوں، خصوصاً اندھیری ویسٹ میں، لازمی کھلی جگہوں پر ناجائز تجاوزات قائم کرنے والے ہوٹلوں کے خلاف ایک بڑی مہم شروع کرتے ہوئے سخت کارروائی کی ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ڈاکٹر اشونی جوشی کی ہدایت پر کی جانے والی اس کارروائی میں ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کئی نامور ہوٹلوں کے غیر قانونی حصوں کو منہدم کر دیا گیا ہے۔

ریلائنس اور میٹا جام نگر میں مل کر بنائیں گے اے آئی ڈیٹا سینٹر

ممبئی: ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ اور میٹا نے جام نگر، گجرات میں AI سے چلنے والا ڈیٹا سینٹر بنانے کے لیے شراکت داری کی ہے۔ ریلائنس جام نگر میں 168 میگاواٹ کا ڈیٹا سینٹر تیار کرے گی، جس کا ہدف اگلے دو سالوں میں تیار ہو جائے گا۔ ضرورت کے مطابق اس کی صلاحیت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ ریلائنس اس پروجیکٹ کے لیے ڈیٹا سینٹر ڈیزائن، تعمیر، بجلی اور ضروری خدمات کا انتظام، قابل تجدید بجلی کی فراہمی، نیٹ ورک کنیکٹیویٹی، اور آپریشنل خدمات فراہم کرے گا۔ ریلائنس میٹا کے اینڈ ٹو اینڈ انفراسٹرکچر پارٹنر کے طور پر کام کرے گا۔ یہ ہندوستان میں میٹا کا پہلا بلٹ ٹو سوٹ ڈیٹا سینٹر ہوگا۔ آسان الفاظ میں یہ ڈیٹا سینٹر میٹا کی مخصوص ضروریات کے مطابق بنایا جائے گا۔ یہ میٹا کے AI انفراسٹرکچر، اس کے بنیادی کاروبار، اور اس کی بڑے پیمانے پر کمپیوٹنگ کی ضروریات کو سپورٹ کرے گا۔ جام نگر، گجرات، ایک اسٹریٹجک مقام ہے۔ یہ قابل تجدید توانائی، پانی کی دستیابی، جیو کا وسیع فائبر نیٹ ورک، اور مغربی ساحل پر زیر سمندر انٹرنیٹ کیبل لینڈنگ اسٹیشنوں کی قربت جیسے فوائد پیش کرتا ہے۔ یہ ڈیٹا سینٹر قابل تجدید توانائی سے چلایا جائے گا اور ٹھنڈک کے لیے علاج شدہ سمندری پانی کا استعمال کرے گا۔ ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مکیش ڈی امبانی نے کہا کہ میٹا کے ساتھ یہ شراکت داری ہندوستان کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلائنس ایک عالمی معیار کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے جو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر اے آئی اختراع کی اگلی نسل کو تقویت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ جام نگر ہائپر اسکیل اے آئی کمپیوٹنگ کا کلیدی مرکز بن جائے گا۔ میٹا کے بانی اور سی ای او مارک زکر برگ نے کہا کہ کمپنی ریلائنس کے ساتھ ہندوستان میں اپنا پہلا AI۔ فعال ڈیٹا سینٹر بنانے کے لیے پرجوش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جام نگر میں یہ عالمی معیار کی سہولت میٹا کو عالمی سطح پر اپنے AI بنیادی ڈھانچے کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور ہندوستانی معیشت میں میٹا کی طویل مدتی سرمایہ کاری کو مزید مضبوط کرنے میں مدد دے گی۔ ریلیز کے مطابق، یہ شراکت داری بھارتی حکومت کی ترجیحات سے بھی مطابقت رکھتی ہے، جو ڈیٹا سینٹرز کو سٹریٹجک قومی انفراسٹرکچر کے طور پر تسلیم کرتی ہے۔ اس پروجیکٹ کو ہندوستان میں عالمی AI بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی طرف بھی ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے۔

مالیگاؤں کے بلال احمد قریشی سے ۳ لاکھ تاوان طلب کرنے کے الزام میں

دو خواتین سمیت چار افراد پر رمضان پورہ پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں ایک مزدور کو مبینہ طور پر منصوبہ بند سازش کے تحت گھر بلا کر اس کی نازیبا ویڈیو بنانے، بدنامی کی دھمکی دینے اور تین لاکھ روپے تاوان طلب کرنے کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے میں رمضان پورہ پولیس اسٹیشن میں چار نامزد اور دو نامعلوم افراد کے خلاف مختلف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ بلال احمد یاسین قریشی (48)، ساکن کماپورہ، مالیگاؤں، نے اپنی شکایت میں الزام عائد کیا ہے کہ 12 اپریل 2026 کو شام تقریباً 6 بجے یاسمین نامی خاتون نے فون کر کے اسے چودھری سائزنگ کے قریب بلایا۔ وہاں یاسمین اور اس کی بہن فارین موجود تھیں، جنہوں نے اسے ثمرہ کالونی کے ایک مکان میں آنے کے لیے کہا، شکایت کے مطابق جیسے ہی وہ مکان کے اندر پہنچا، راجو گولڈن اور اس کے ساتھ دو نامعلوم افراد اچانک وہاں آ گئے۔ انہوں نے یاسمین کے ساتھ ناجائز تعلقات کا الزام عائد کرتے ہوئے بلال احمد پر حملہ کیا اور مبینہ طور پر لات گھونسوں اور ڈنڈوں سے مار پیٹ کی۔ شکایت کے مطابق ملزمان نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کرنے اور عصمت دری کا جھوٹا مقدمہ درج کرانے کی دھمکی دیتے ہوئے تین لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا۔ متاثرہ شخص کے مطابق ملزمان نے اس کی یونیکورن موٹر سائیکل نمبر BY-2764-MH-41 اور گاڑی کے اصل کاغذات بھی اپنے قبضے میں لے لیے، خوف و ہراس کے باعث اس نے مختلف رشتہ داروں اور جاننے والوں سے رقم جمع کی اور 14 اپریل 2026 کو مبینہ طور پر ایک لاکھ روپے راجو گولڈن کے حوالے کیا، تاہم اس کے باوجود باقی رقم کے لیے مسلسل دباؤ اور دھمکیاں جاری رہیں۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ راجو گولڈن وقتاً فوقتاً فون کر کے مزید رقم کا مطالبہ کرتا رہا اور ویڈیو وائرل کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکیاں دیتا رہا۔ بالآخر اس نے اپنے بھائی جمال احمد کو پوری روداد سنائی، جس کے بعد دونوں رمضان پورہ پولیس اسٹیشن پہنچے اور شکایت درج کرائی۔ رمضان پورہ پولس نے اس معاملے میں یاسمین (ساکن مچھلی بازار)، اس کی بہن فارین رمضان پورہ (پورا پتہ نہیں معلوم)، راجو گولڈن (ساکن کماپورہ) اور دو نامعلوم افراد کے خلاف گناہ رجسٹرڈ نمبر 2026/0038 بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) 2023 کی دفعات 308(6)، 61(2)، 115(2) اور 351(2) کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ شکایت میں لگائے گئے الزامات کی مختلف زاویوں سے جانچ کی جا رہی ہے اور تفتیش مکمل ہونے کے بعد مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مالیگاؤں میں سنسنی خیز پولیس کارروائی: دیسی پستول اور زندہ کارتوس سمیت ۴ افراد گرفتار، ممکنہ بڑی واردات ناکام

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف جاری سخت مہم کے دوران ناسک دیہی پولیس کی لوکل کرائم برانچ (LCB) نے ایک بڑی اور اہم کارروائی انجام دیتے ہوئے چار مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے ایک دیسی ساختہ پستول اور ایک زندہ کارتوس برآمد کیا ہے، جس کے بعد شہر بھر میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ملزمان کسی سنگین مجرمانہ واردات کی منصوبہ بندی میں مصروف تھے، تاہم پولیس کی بروقت کارروائی نے ایک ممکنہ بڑے جرم کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی ناکام بنا دیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلع ناسک دیہی میں جرائم، غیر قانونی اسلحہ، منشیات اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ کی خصوصی ہدایات پر بھرپور مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت 7 جون 2026 کو لوکل کرائم برانچ کو خفیہ ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی کہ عائشہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں چند افراد غیر قانونی آتشیں اسلحہ کے ساتھ مشکوک انداز میں گھوم رہے ہیں اور کسی سنگین واردات کو انجام دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اطلاع کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لوکل کرائم برانچ کی خصوصی ٹیم نے فوری طور پر منصوبہ بندی کی اور قباء مسجد کے قریب واقع فیسٹیول گراؤنڈ علاقے میں جال بچھا دیا۔ پولیس نے نہایت مہارت اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاروں مشتبہ افراد کو گھیرے میں لے کر حراست میں لے لیا۔ گرفتار افراد کی شناخت ارباز محمد حسن (28)، بلال احمد محمد اجمل احمد (35)، فرحان انجم انصاری (23) اور خلیل احمد عبدالرزاق (43) کے طور پر کی گئی ہے، جو مالیگاؤں شہر کے مختلف علاقوں کے رہائشی بتائے جاتے ہیں۔ پولیس کی جانب سے کی گئی باریک بینی سے تلاشی کے دوران ارباز محمد حسن کے قبضے سے ایک دیسی ساختہ پستول اور ایک زندہ کارتوس برآمد ہوا۔ اس انکشاف کے بعد پولیس نے چاروں ملزمان سے سخت پوچھ گچھ شروع کی، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ ضبط شدہ اسلحہ غیر قانونی طریقے سے ایک دوسرے کے ذریعے خریدا اور فروخت کیا گیا تھا۔ مزید حیران کن بات یہ سامنے آئی کہ ملزمان کے پاس اسلحہ رکھنے کا کوئی قانونی لائسنس موجود نہیں تھا، جس سے ان کے عزائم پر مزید سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ اس بات کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے کہ آیا ملزمان کسی منظم جرائم پیشہ گروہ سے وابستہ ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ یہ جاننے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ ضبط شدہ پستول کہاں تیار کیا گیا، کس کے ذریعے مالیگاؤں لایا گیا اور اس کے پیچھے کون سے عناصر سرگرم ہیں۔ تفتیشی افسران اس پورے نیٹ ورک کو بے نقاب کرنے کے لیے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں عائشہ نگر پولیس اسٹیشن میں چاروں ملزمان کے خلاف انڈین آرمس ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ شہر میں امن و امان کو متاثر کرنے والے عناصر کے خلاف کسی بھی قسم کی نرمی نہیں برتی جائے گی اور قانون شکن افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ شہر کے ذمہ دار شہریوں نے بھی لوکل کرائم برانچ کی اس بروقت اور مؤثر کارروائی کا خیر مقدم کیا ہے۔ عوام کا کہنا ہے کہ اگر پولیس بروقت کارروائی نہ کرتی تو کوئی بڑا اور افسوسناک واقعہ پیش آ سکتا تھا۔ شہریوں نے جرائم کے خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے پولیس کی کاوشوں کو قابل ستائش قرار دیا ہے۔ لوکل کرائم برانچ کی یہ کارروائی نہ صرف مالیگاؤں میں غیر قانونی اسلحہ کے خلاف ایک بڑی کامیابی سمجھی جا رہی ہے بلکہ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے جرائم پیشہ عناصر پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ پولیس نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ اسٹریٹ کرائم، غیر قانونی اسلحہ، جرائم پیشہ گروہوں اور امن و امان خراب کرنے والے عناصر کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ مزید شدت کے ساتھ جاری رہے گا تاکہ مالیگاؤں کو ایک محفوظ اور پُرامن شہر بنایا جا سکے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

دادر میں جگناتھ ساونت مارگ پر پبلک پارکنگ لاٹ کو ماڈل پارکنگ کے طور پر تیار کیا جائے گا

عوامی پارکنگ لاٹس کو بااختیار بنانے کیلئے ممبئی میونسپل کارپوریشن کا خصوصی اقدام، اگر پائلٹ تجربہ کامیاب ہوتا ہے تو اسے ممبئی میٹرو پولیٹن ریجن میں ہر جگہ نافذ کیا جائے گا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) عوامی پارکنگ لاٹوں کے استعمال کو بڑھانے اور ٹریفک کو ہموار بنانے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن نے دادر ویسٹ میں جگن ناتھ ساونت مارگ پر پبلک پارکنگ لاٹ کو ماڈل پارکنگ لاٹ کے طور پر تیار کرنے کی پہل کی ہے۔ اس پارکنگ میں صفائی مہم چلائی گئی ہے، اضافی لائٹنگ اور سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ خواتین ڈرائیوروں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں۔ مقامی شہریوں کو ماہانہ پاس فیس میں 50 فیصد رعایت دی گئی ہے اور پہلے مرحلے میں 400 رعایتی پاس دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد، ڈیمانڈ آنے کے بعد اس پر الگ سے غور کیا جائے گا۔ سڑکوں پر سرخ سیاہ پٹیاں پینٹ کی جا رہی ہیں تاکہ واضح طور پر نو پارکنگ والے علاقوں کی نشاندہی کی جا سکے۔ نیز، یکساں تاریخوں کے مطابق پارکنگ کے انتظامات کے لیے سرخ اور سفید پٹیاں کھینچی جا رہی ہیں۔ پارکنگ کی معلومات کو آسانی سے دستیاب کرنے کے لیے دشاتمک نشانیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اگر اس اقدام کو شہریوں کی طرف سے اچھا رسپانس ملتا ہے تو اس پائلٹ تجربہ کو شہر کے دیگر پبلک پارکنگ لاٹس پر بھی لاگو کیا جائے گا۔ ممبئی میں گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پس منظر میں، ممبئی میونسپل کارپوریشن پارکنگ کے انتظام کو مزید موثر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کو نافذ کر رہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے شہریوں کو مجاز اور محفوظ پارکنگ کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے پورے شہر میں پارکنگ کی سہولیات تیار کی ہیں۔ مختلف مقامات پر میونسپل کارپوریشن کو منتقل کیے گئے کل 37 پارکنگ لاٹس میں سے کل 30,135 گاڑیاں پارکنگ کے لیے دستیاب ہیں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں جگناتھ ساونت مارگ کی پارکنگ لاٹ میں ایک 'ماڈل پارکنگ' پہل کو لاگو کیا جا رہا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ موٹر سائیکلوں کی سہولت کے لیے جگناتھ ساونت مارگ پارکنگ لاٹ میں 1,000 تین پہیہ اور چار پہیہ اور 12 دو پہیہ گاڑیوں کے لیے پارکنگ کا انتظام ہے۔ کوتوال گارڈن کے سامنے کا علاقہ، کبوتر خانہ، گنیش پیٹھ گلی اور ٹی آر ساونت مارگ سے بال گووند داس مارگ تک کے علاقے کو پہلے ہی نو پارکنگ ایریا قرار دیا جا چکا ہے۔ فی الحال، اس علاقے میں 200 سے زیادہ نو پارکنگ کے بورڈ لگائے گئے ہیں اور مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ ماڈل پارکنگ اقدام کے تحت، سڑکوں پر کرب پتھروں کو گہرے سرخ اور سیاہ پٹیوں سے پینٹ کیا جا رہا ہے تاکہ نو پارکنگ والے علاقوں کو زیادہ واضح طور پر ظاہر کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں طاق اور جفت تاریخوں کے مطابق پارکنگ کے لیے سرخ اور سفید پٹیوں کی پینٹنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پارکنگ کی جگہوں کی دستیابی کی نشاندہی کرنے والے دشاتمک نشانوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ پارکنگ کو مزید پرکشش اور محفوظ بنانے کے لیے صفائی مہم چلائی گئی ہے۔ اضافی ٹیوب لائٹس اور سی سی ٹی وی کیمرے لگائے گئے ہیں۔ مقامی شہریوں کو پارکنگ لاٹ استعمال کرنے کی ترغیب کے طور پر ماہانہ پاسز پر 50 فیصد رعایت دی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں اس طرح کی چھوٹ کے ساتھ کل 400 پاس دستیاب ہیں۔ اس کے بعد ڈیمانڈ آنے کے بعد الگ سے غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مسٹر بنگر نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن والیٹ پارکنگ کی سہولیات فراہم کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) بنگر نے مزید کہا کہ ان تمام اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، شہریوں کو نوٹ کرنا چاہیے کہ 1 جولائی 2026 سے ٹریفک پولیس کی جانب سے احتیاطی اور تعزیری کارروائی کی جائے گی۔

اسرائیلی پروجیکٹ کی تشہیر پر ہالی ووڈ اداکارہ گوئنتھ پیلٹرو تنقید کی زد پر

ہالی ووڈ اداکارہ گوئنتھ پیلٹرو کو اسرائیل میں تعمیر ہونے والے ایک پرتعیش رہائشی منصوبے ''۵۱/ پارک'' کی تشہیری مہم میں شرکت پر شدید تنقید کا سامنا ہے

ہالی ووڈ اداکارہ گوئنتھ پیلٹرو کو اسرائیل میں تعمیر ہونے والے ایک پرتعیش رہائشی منصوبے ''۵۱/ پارک'' کی تشہیری مہم میں شرکت پر شدید تنقید کا سامنا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ غزہ جنگ کے جاری رہنے کے دوران اسرائیلی رئیل اسٹیٹ منصوبے کی تشہیر کرنا غیر حساس اور متنازع اقدام ہے۔ سوشل میڈیا پر کارکنوں، صحافیوں اور فلسطین کے حامی حلقوں نے اس مہم کی مخالفت کی ہے، جبکہ اداکارہ یا ان کے نمائندوں کی جانب سے اب تک کوئی وضاحت یا ردعمل سامنے نہیں آیا۔ آسکر ایوارڈ یافتہ ہالی ووڈ اداکارہ گوئنتھ پیلٹرو ایک نئے تنازع کے مرکز میں آگئی ہیں۔ اداکارہ نے اسرائیل کے ساحلی شہر ہرزلیہ میں تعمیر ہونے والے ایک لگژری رہائشی منصوبے ''۵۱/ پارک'' کی تشہیری مہم میں شرکت کی، جس کے بعد سوشل میڈیا اور بین الاقوامی حلقوں میں ان پر شدید تنقید کی جا رہی ہے۔ اس منصوبے کو اسرائیلی رئیل اسٹیٹ کمپنی ''اویو میلیسر ون'' تیار کر رہی ہے اور اس کی تشہیر کے لیے گوئنتھ پیلٹرو کو مرکزی چہرے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق تشہیری ویڈیو نیویارک میں فلمائی گئی۔ ویڈیو میں گوئنتھ پیلٹرو ایک پرتعیش طرزِ زندگی، سمندر کے نظاروں اور اعلیٰ معیار کی رہائش کے فوائد بیان کرتی نظر آتی ہیں، جبکہ ویڈیو کے اختتام پر انکشاف کیا جاتا ہے کہ یہ منصوبہ اسرائیل کے شہر ہرزلیہ میں واقع ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس منصوبے کے اپارٹمنٹس اور پینٹ ہاؤسز کی قیمت تقریباً ایک کروڑ ڈالر تک پہنچتی ہے۔ مہم کے منظر عام پر آنے کے فوراً بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل ظاہر ہوا۔ فلسطین حامی کارکنوں، متعدد صحافیوں اور سماجی

شخصیات نے سوال اٹھایا کہ غزہ میں جاری جنگ اور انسانی بحران کے دوران اسرائیلی لگژری جائیداد کی تشہیر کرنا کس حد تک مناسب ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس طرح کی تشہیر جنگ اور تنازع کے اثرات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک معمول کی صورتحال کا تاثر پیدا کرتی ہے۔ معروف ماڈلز بیلا حدید اور جیجی حدید کی سوتیلی بہن الانا حدید نے اس مہم پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے ''محض بے حسی نہیں بلکہ شراکت داری'' قرار دیا۔ معروف بیوٹی انٹر پرینیور ہدا قطان نے بھی گوئنتھ پیلٹرو کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انہیں بخوبی معلوم ہے کہ خطے میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ برطانوی صحافی کیرول کیڈوالڈر نے بھی سوال اٹھایا کہ موجودہ حالات میں اسرائیلی رئیل اسٹیٹ منصوبے کی تشہیر کیوں کی جا رہی ہے۔ یہ معاملہ صرف جنگ کے تناظر تک محدود نہیں رہا بلکہ تاریخی اور سیاسی بحث بھی اس کا حصہ بن گئی ہے۔ متعدد فلسطینی حامی کارکنوں اور سوشل میڈیا صارفین نے دعویٰ کیا کہ ہرزلیہ کا ساحلی علاقہ ان فلسطینی آبادیوں سے جڑا ہوا ہے جو ۱۹۴۸ء کی عرب اسرائیل جنگ کے دوران بے دخل ہوئیں۔ بعض پوسٹس میں سابق فلسطینی گاؤں ''الحرم'' کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا گیا کہ اس قسم کے منصوبے متنازع تاریخی زمینوں پر تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ تاہم منصوبے کے مالکان یا تشہیری مہم میں ایسی کسی تاریخی یا سیاسی بحث کا ذکر نہیں کیا گیا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ تنازع کی ایک بڑی وجہ گوئنتھ پیلٹرو کا اسرائیل اور یہودی شناخت سے تعلق بھی ہے۔ ان کے والد بروس پیلٹرو یہودی تھے اور اداکارہ ماضی میں کئی مواقع پر اپنی یہودی وراثت اور ثقافتی وابستگی کا اظہار کر چکی ہیں۔ انہوں نے ۲۰۲۳ء میں حماس کے حملوں کے بعد اسرائیلی یرغمالوں کے حق میں بھی پیغامات جاری کیے تھے۔ اسی پس منظر کے باعث ناقدین اس تشہیری مہم کو محض ایک تجارتی معاہدہ نہیں بلکہ ایک سیاسی اور علامتی حمایت کے طور پر بھی دیکھ رہے ہیں۔ دوسری جانب گوئنتھ پیلٹرو کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ یہ ایک کاروباری اشتہار ہے اور کسی بھی ملک میں جائیداد کے منصوبے کی تشہیر کرنا بذاتِ خود سیاسی سرگرمی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق اداکارہ کو اپنے ذاتی یا ثقافتی تعلقات کی بنیاد پر نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس معاملے کو غیر ضروری طور پر سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ تازہ ترین صورتحال کے مطابق گوئنتھ پیلٹرو، ان کے نمائندوں یا منصوبے کی تشہیر کرنے والی کمپنی کی جانب سے اب تک کسی قسم کا باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔ نہ تو اداکارہ نے سوشل میڈیا پر وضاحت دی ہے اور نہ ہی مہم سے علیحدگی اختیار کرنے کا کوئی اعلان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''۵۱/ پارک'' منصوبے کی تشہیری مہم بھی جاری ہے اور اسے روکنے یا تبدیل کرنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔

غزہ نسل کشی: ۴۶۰ سے زائد سابق یورپی لیڈران کا ای یو سے اسرائیل کی تجارتی رسائی معطل کرنے کا مطالبہ

یورپ کی ۴۶۰ سے زائد سابق سیاسی شخصیات کے مطالبات اگلے ہفتے لکسمبرگ میں یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے اجلاس اور برسلز، بیلجیئم میں یورپی یونین کے سربراہی اجلاس سے قبل سامنے آئے ہیں۔ اس اجلاس میں اسرائیل کے ساتھ تجارت کو محدود کرنے اور 'ای یو-اسرائیل ایسوسی ایشن ایگریمنٹ' کو جزوی طور پر معطل کرنے کی تجاویز پر بحث ہونا طے ہے۔ فلسطینی علاقوں غزہ اور مغربی کنارے میں اسرائیلی مظالم کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے یورپ کی ۴۶۰ سے زائد سابق سیاسی شخصیات نے ایک مشترکہ اداریہ شائع کیا ہے جس میں انہوں نے یورپی یونین (ای یو) سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ اور مقبوضہ مغربی کنارے میں جاری فوجی کارروائیوں پر اسرائیل کے خلاف فوری اور ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ دستخط کنندگان میں یورپ بھر سے تعلق رکھنے والے نامور سابق سربراہانِ حکومت اور اعلیٰ حکام شامل ہیں۔ آئرلینڈ کے سابق وزیر اعظم لیو وراڈکر، یورپی پارلیمنٹ کے سابق صدر پیٹ کاکس، یورپی یونین کے سابق خصوصی ایلچی ایمن گلمور، اٹلی کے سابق وزرائے اعظم ماسیمو ڈالیما اور رومانو پروڈی، سلووینیا کے سابق وزیر اعظم رابرٹ گولوب اور سویڈن کے سابق وزیر اعظم اسٹیفن لوفوین جیسے بڑے لیڈران نے اس اداریے پر دستخط کئے ہیں۔ سابق یورپی لیڈران، یورپی یونین سے 'ای یو-اسرائیل ایسوسی ایشن ایگریمنٹ' (EU-Israel Association Agreement) کے تحت اسرائیل کی ترجیحی تجارتی رسائی کو معطل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ اقدام، دنیا کے ساتھ سامان کی تجارت میں اسرائیل کی مجموعی تجارت کے تقریباً ایک تہائی حصے کو متاثر کرے گا۔ دستخط کنندگان یورپی کمیشن اور 'یورپی ایکسٹرنل ایکشن سروس' پر زور دے رہے ہیں کہ وہ یورپی یونین کے رکن ممالک کے درمیان اکثریتی ووٹنگ کے ذریعے ان اقدامات کی تجویز پیش کریں تاکہ اتفاقِ رائے (تمام ممالک کی متفقہ منظوری) کی شرط سے بچا جا سکے۔ جولائی ۲۰۲۵ء سے جاری کئے جانے والے اپنے عوامی بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے لیڈران نے لکھا کہ ''یورپی یونین الگ تھلگ نہیں بیٹھ سکتی۔ اسے اب فوری طور پر کارروائی کرنی چاہیے۔'' یورپ کی ۴۶۰ سے زائد سابق سیاسی شخصیات کے مطالبات اگلے ہفتے لکسمبرگ میں یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے اجلاس اور برسلز، بیلجیئم میں یورپی یونین کے سربراہی اجلاس سے قبل سامنے آئے ہیں۔ اس اجلاس میں اسرائیل کے ساتھ تجارت کو محدود کرنے اور 'ای یو-اسرائیل ایسوسی ایشن ایگریمنٹ' کو جزوی طور پر معطل کرنے کی تجاویز پر بحث ہونا طے ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اسرائیل کی وحشیانہ فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ اس نے لبنان، ایران اور شام پر بھی جارحانہ حملے کئے ہیں۔ ۲۷ رکنی یورپی یونین نے اب تک اسرائیل کے خلاف کوئی اقدامات نہیں اٹھائے ہیں۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کایا کلاس نے اس سے قبل بیان دیا تھا کہ رکن ممالک کے درمیان اتفاقِ رائے نہ ہونے کی وجہ سے اب تک اسرائیل پر پابندیاں نافذ نہیں کی جا سکی ہیں۔

فلپائن نے متنازع سکاربورو شوال میں چین کے تیرتے ڈھانچے پر احتجاج کیا

منیلا: بحیرہ جنوبی چین میں علاقائی تنازعات برسوں سے کشیدگی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ کئی ممالک تزویراتی طور پر اہم پانیوں کے کچھ حصوں پر دعویٰ کرتے ہیں، جو مچھلیوں سے مالا مال ہیں اور بڑے جہاز رانی کے راستوں سے گزرتے ہیں۔ سکاربورو شوال خطے میں سب سے زیادہ مقابلہ کرنے والے علاقوں میں سے ایک رہا ہے۔ فلپائن ساؤتھ چائنا سی ٹاسک فورس کے مطابق اس ڈھانچے کی پیمائش تقریباً چھ بائی چھ میٹر تھی اور اس میں اینٹینا شامل تھا۔ فوجی تصاویر نے یہ بھی تجویز کیا کہ پلیٹ فارم پر انتظام کیا گیا تھا۔ حکام نے بتایا کہ اس چیز کو سب سے پہلے شوال کے داخلی دروازے کے قریب دیکھا گیا تھا اور بعد میں جھیل کے اندر ظاہر ہوا تھا۔ ٹاسک فورس نے یہ نہیں بتایا کہ تصاویر کب لی گئیں۔ فلپائنی حکام نے کہا کہ ملک کی وزارت خارجہ پہلے ہی سفارتی ذرائع سے جواب دے چکی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ قومی خودمختاری اور سمندری حقوق کا تحفظ اولین ترجیح ہے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ وہ ایسی کارروائیاں جاری رکھے گی جو بین الاقوامی قانون اور ملکی مفادات کے مطابق ہوں۔ وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو نے پہلے انکشاف کیا تھا کہ انہیں 30 مئی کو سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ کے دوران ساخت کے بارے میں اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ ٹاسک فورس نے کہا کہ وہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ اہلکار ابھی تک تنصیب کے مقصد اور کسی بھی ممکنہ نتائج کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ 5 جون کو رائٹرز کے ذریعے حاصل کردہ سیٹلائٹ تصاویر نے اس بات کی تصدیق کی کہ جھیل کے داخلی دروازے پر ایک ڈھانچہ کھڑا کیا گیا تھا۔ تاہم، بعد میں تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غائب ہو گیا تھا۔ سکاربورو شوال فلپائن کے مغرب میں تقریباً 200 کلومیٹر اور چین کے ہینان جزیرے سے تقریباً 874 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ علاقہ کئی ممالک کے لیے ماہی گیری کا ایک اہم میدان ہے۔

چین نے چار سال قبل برطانوی
وزیر اعظم کی گاڑی پر خفیہ ٹریکنگ ڈیوائس لگائی تھی

لندن/ بیجنگ: گزشتہ روز ارکان پارلیمنٹ کو بتایا گیا کہ وزیر اعظم کی سرکاری گاڑی میں ایک چینی ٹریکنگ ڈیوائس دریافت ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بگ چین سے درآمد کی گئی گاڑی کے سیل بند حصے میں پایا گیا تھا۔ ایک جھاڑو کے دوران اس کی دریافت پہلی بار 2023 میں سامنے آئی، جس سے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ بیجنگ اس وقت کی کنزرویٹو حکومت کے وزراء کی جارحانہ طور پر جاسوسی کر رہا تھا۔ اب انکشاف ہوا ہے کہ یہ ڈیوائس درحقیقت گزشتہ سال وزیر اعظم کی گاڑی میں موجود تھی۔ کونسل آن جیو سٹریٹیجی کے تھنک ٹینک کے چارلس پارٹن نے کل کامنز بزنس اینڈ ٹریڈ کمیٹی کو بتایا کہ 2022 میں وزیر اعظم کی کار سیلولر ماڈیول کے ذریعے چین کو ڈیٹا بھیج رہی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ڈیوائس نے اسے موبائل نیٹ ورکس پر دوسروں سے بات چیت کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ اس سال تین ٹوری وزرائے اعظم میں سے کون سے بورس جانسن، لز ٹرس یا رشی سنک کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس بارے میں ممبران پارلیمنٹ کے سوال پر، مسٹر پارٹن جنہوں نے چین، ہانگ کانگ اور تائیوان میں 20 سے زائد سفارت کاروں سمیت تقریباً 40 سال تک سفارت کار کے طور پر خدمات انجام دیں، نے مزید کہا کہ حکومت کا ایک بہت ہی سینئر رکن جو یقینی طور پر جانتا ہے کہ یہ مجھے کس کی گاڑی کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ اس وقت کی رپورٹوں میں کہا گیا تھا کہ کار کا وہ حصہ جس میں جیولوکیٹنگ ڈیوائس موجود تھی، گاڑی کے مینوفیکچرر نے انسٹال کیا تھا۔ مسٹر پارٹن کا یہ دعویٰ سیلولر ماڈیولز کے بارے میں ایک بحث کے دوران سامنے آیا، جس کے بارے میں انہوں نے خبردار کیا کہ ہوائی جہاز، کاروں اور یہاں تک کہ سمارٹ ڈور بیلز سمیت ہر چیز میں ہوتے ہیں۔ چین کا مقصد سیلولر ماڈیولز کی تیاری میں اجارہ داری حاصل کرنا ہے، اور وہ پہلے ہی اس میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

بنگلہ دیش کا ریونیو ٹو جی ڈی پی تناسب سوڈان اور یمن سے صرف تھوڑا بہتر

ڈھاکہ: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے اعداد و شمار کے مطابق بنگلہ دیش کا ریونیو ٹو جی ڈی پی تناسب دنیا میں سب سے کم شرحوں میں شمار ہوتا ہے اور یہ جنگ زدہ ممالک سوڈان اور یمن سے صرف معمولی طور پر بہتر ہے۔ 2024 میں بنگلہ دیش کا یہ تناسب 8.34 فیصد رہا، جو ایشیا اور کئی ہم پلہ معیشتوں کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ ماہرین کے مطابق کم ریونیو وصولی کے باعث حکومت کے پاس صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور دیگر عوامی خدمات پر خرچ کرنے کے لیے محدود وسائل رہ جاتے ہیں، جس سے اقتصادی ترقی اور انسانی سرمایہ کاری متاثر ہوتی ہے۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس صورتحال کی بنیادی وجوہات میں محدود ٹیکس بیس، غیر رسمی معیشت کا بڑا حجم، ٹیکس چھوٹ اور مراعات، کمزور نفاذ اور ٹیکس قوانین پر ناقص عمل درآمد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بدعنوانی اور حکومتی اخراجات پر عوامی اعتماد کی کمی بھی ٹیکس وصولی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں ریونیو ٹو جی ڈی پی تناسب 20.48 فیصد، پاکستان میں 12.67 فیصد اور سری لنکا میں 13.68 فیصد ہے، جبکہ بھوٹان میں یہ شرح 26.97 فیصد تک پہنچتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر 15 فیصد کا ٹیکس یا ریونیو ٹو جی ڈی پی تناسب ترقی اور مؤثر حکمرانی کے لیے کم از کم معیار سمجھا جاتا ہے۔

امریکہ نے بی ایل اے اور مجید بریگیڈ کو
بلیک لسٹ کرنے کیلئے سلامتی کونسل میں پاکستان اور چین کی کوشش کو ویٹو کیا

اقوام متحدہ: امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) اور مجید بریگیڈ کو دہشت گرد تنظیم قرار دینے کے لیے پاکستان اور چین کی مشترکہ کوشش کو روک دیا ہے۔ اسلام آباد اور بیجنگ نے گزشتہ سال ستمبر میں کونسل کی 1267 القاعدہ پابندیوں کی کمیٹی کے تحت بی ایل اے اور مجید بریگیڈ کو بلیک لسٹ کرنے کے لیے سلامتی کونسل میں اپنی مشترکہ بولی پیش کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ، فرانس اور برطانیہ- سلامتی کونسل کے تمام مستقل ویٹو کرنے والے اراکین نے اس ماہ اس بولی کو روک دیا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے عاصم افتخار احمد نے کہا تھا کہ دہشت گرد تنظیمیں، بشمول داعش۔ کے، القاعدہ، تحریک طالبان پاکستان، ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ، بی ایل اے اور مجید بریگیڈ افغان پناہ گاہوں سے کام کرتی ہیں، اور 60 سے زائد ایسے دہشت گرد کیمپوں میں پناہ گاہیں بنا کر حملے کرتے ہیں۔ احمد نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں کہا تھا، پاکستان اور چین نے مشترکہ طور پر 1267 پابندیوں کی کمیٹی کو بی ایل اے اور مجید بریگیڈ کو نامزد کرنے کی درخواست پیش کی ہے۔ ''ہمیں امید ہے کہ کونسل ان کی دہشت گردی کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اس فہرست پر تیزی سے عمل کرے گی۔'' پاکستان اس وقت 15 ملکی سلامتی کونسل میں 2025-26 کی مدت کے لیے غیر مستقل رکن کے طور پر بیٹھا ہے، جبکہ چین اقوام متحدہ کے طاقتور ادارے کا ویٹو کرنے والا مستقل رکن ہے۔ پاکستان 1988 میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی 2025 کے لیے طالبان پابندیوں کی کمیٹی کا سربراہ تھا، ساتھ ہی انسداد دہشت گردی کمیٹی کا نائب سربراہ بھی تھا۔ اس سے قبل، چین، جو کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایک مستقل، ویٹو کا حامل رکن ہے، نے ہندوستان اور اس کے شراکت داروں، جیسے امریکہ کی طرف سے کونسل کی 1267 القاعدہ پابندیوں کی کمیٹی کے نظام کے تحت پاکستان میں مقیم دہشت گردوں اور دہشت گرد اداروں کو نامزد کرنے کی کئی فہرست سازی کی تجاویز کو روک دیا تھا۔ امریکہ نے بلوچستان لبریشن آرمی اور اس کے عرف مجید بریگیڈ کو غیر ملکی دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے مجید بریگیڈ کو بی ایل اے کے سابقہ خصوصی طور پر نامزد عالمی دہشت گرد کے عہدہ میں ایک عرف کے طور پر شامل کیا۔ محکمہ خارجہ کی طرف سے کی گئی کارروائی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کے عزم کو ظاہر کرتی ہے۔ دہشت گرد عہدہ اس لعنت کے خلاف ہماری لڑائی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور دہشت گردی کی سرگرمیوں کی حمایت کو کم کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔

شنگری لا ڈائیلاگ میں چین کی شرکت محدود، بیجنگ نے نمائندگی میں کمی کر دی

سنگاپور: ایشیا کے اہم ترین دفاعی اور سلامتی فورم شنگری لا ڈائیلاگ 2026 میں چین نے اپنی موجودگی اور نمائندگی کو محدود کر دیا ہے، جسے علاقائی مبصرین نے ایک قابلِ توجہ پیش رفت قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مسلسل دوسرے سال چین کے وزیر دفاع ڈونگ جون نے اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ ان کی جگہ بیجنگ نے عوامی آزادی فوج (PLA) کے ماہرین اور محققین پر مشتمل نسبتاً نچلی سطح کا وفد بھیجا، جو ماضی کے مقابلے میں نمایاں کمی سمجھی جا رہی ہے۔ شنگری لا ڈائیلاگ میں ماضی میں چینی وزیر دفاع کی تقاریر ایک اہم حصہ سمجھی جاتی تھیں، جہاں بیجنگ اپنی دفاعی پالیسی اور علاقائی سلامتی کے بارے میں مؤقف پیش کرتا تھا۔ تاہم رواں سال بھی چین کی جانب سے اس نوعیت کا کوئی اعلیٰ سطحی خطاب پروگرام کا حصہ نہیں تھا۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بھی اپنے خطاب کے دوران اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے چینی ہم منصب کی موجودگی کے خواہش مند تھے تاکہ دونوں ممالک کے درمیان اہم سکیورٹی امور پر براہِ راست تبادلہ خیال ہو سکے۔ ماہرین کے مطابق چین کی کم سطحی نمائندگی نے فورم میں اس کے کردار اور خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ دفاعی مکالمے کے حوالے سے سوالات کو جنم دیا ہے۔

پاکستان میں ۱۰ ملین سے زیادہ بچے ذیابیطس سے متاثر

اسلام آباد: وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے منگل کے روز کہا کہ 5 سے 15 سال کی عمر کے تقریباً 10 ملین پاکستانی بچے ذیابیطس کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں، انہوں نے خبردار کیا کہ شوگر والے مشروبات کے استعمال کو روکنے کے لیے مؤثر اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے ملک قابل علاج بیماریوں سے لڑ رہا ہے۔ ہیلتھ سروسز اکیڈمی میں سکول آف فارماسیوٹیکل سائنسز کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے علاج پر مبنی صحت کی دیکھ بھال کے ماڈل سے بیماری کی روک تھام پر توجہ مرکوز کرنے والے ماڈل کی طرف بنیادی تبدیلی پر زور دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ پاکستان میں ذیابیطس، ہیپاٹائٹس، دل کی بیماری اور زچگی کی اموات کے بڑھتے ہوئے بوجھ نے صحت عامہ کو قومی سلامتی کے لیے تشویش میں تبدیل کر دیا ہے اور اس سے بچاؤ کی مضبوط پالیسیوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کمال نے کہا کہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو اس میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد کو کم کیے بغیر بہتر نہیں کیا جا سکتا، احتیاطی صحت کی دیکھ بھال، بنیادی صحت کی خدمات اور تربیت یافتہ طبی افرادی قوت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ جب کہ تقریباً 10 ملین بچے ذیابیطس سے متاثر ہیں، میٹھے مشروبات کے استعمال کو کم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات پر عمل درآمد ہونا باقی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ پاکستان کو علاج کے بجائے بیماریوں سے بچاؤ پر مرکوز صحت کی دیکھ بھال کے نظام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے معاشرے پر بیماریوں کے مجموعی بوجھ کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وسیع تر سماجی اصلاح کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ایک اچھے انسان کے اچھے ڈاکٹر، افسر یا وزیر بننے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ کمال نے بتایا کہ پاکستان میں ہر سال تقریباً 6.2 ملین بچے پیدا ہوتے ہیں اور کہا کہ آبادی میں تیزی سے اضافہ صحت، تعلیم اور دیگر شعبوں پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ صحت کے اہم اشاریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ تقریباً 11,000 خواتین سالانہ حمل سے متعلق پیچیدگیوں سے مر جاتی ہیں، جبکہ ملک بھر میں 11 ملین ہیپاٹائٹس کے مریض رجسٹرڈ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں ہر منٹ میں ایک شخص دل کا دورہ پڑنے سے مرتا ہے۔ وزیر نے تنقید کی جسے انہوں نے پالیسی میں تضادات قرار دیا، نوٹ کیا کہ مانع حمل ادویات پر 18 فیصد ٹیکس عائد ہوتا ہے جبکہ میٹھے مشروبات پر ٹیکس بڑھانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ پاکستان کو درپیش چیلنجز وسائل کی کمی سے نہیں بلکہ انتظامی کوتاہیوں اور غیر مؤثر طرز حکمرانی سے پیدا ہوئے ہیں۔

امریکہ میں داخلے سے انکار کے بعد
صومالی ریفری کا وطن واپسی پر شاندار استقبال

امریکہ میں داخلے سے انکار کے بعد صومالی ریفری کی وطن واپسی پر شاندار استقبال کیا گیا، جبکہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ ڈاکٹر ٹیڈروس ادانوم گیبریوسس نے صومالی ریفری عمر ارتان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ صومالی فٹ بال ریفری عمر ارتان کو جب امریکہ میں داخلے سے روک دیا گیا، جس کے نتیجے میں وہ ۲۰۲۶ء کے فیفا ورلڈ کپ میں ریفرنگ نہیں کر سکے، تو وطن واپسی پر ان کا ہیرو کی طرح استقبال کیا گیا۔ بدھ کو دارالحکومت موغادیشو کے ادن ادے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر سینئر سرکاری اہلکاروں بشمول وزیر کھیل محمد عبدالقادر علی، وزیر دفاع احمد معلم فقی، اور صومالی فٹ بال فیڈریشن کے سینئر عہدیداروں نے ان کا استقبال کیا۔ ارتان نے آمد کے بعد ایک پریس کانفرنس میں کہا، ''میں آپ سے وعدہ کر سکتا ہوں کہ میں اگلے فیفا ورلڈ کپ میں ریفرنگ کروں گا، اور میں فیفا اور صومالی عوام کا ان کی حمایت کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' ارتان پہلے صومالی ریفری بننے والے تھے جو فیفا ورلڈ کپ میں ریفرنگ کریں گے۔ انہوں نے اس سے قبل ایک بیان میں کہا تھا، ''مخالف حالات کے باوجود، میں مثبت موڈ میں ہوں اور اپنے ریفرنگ کیریئر میں آنے والے اگلے چیلنجز پر توجہ مرکوز کر رہا ہوں۔'' بعد ازاں صومالی فٹ بال فیڈریشن نے ارتان کے سفر کو صومالیہ، سی ای سی اے ایف اے (مشرقی و وسطی افریقہ فٹ بال ایسوسی ایشنز کی کونسل) اور افریقی فٹ بال کے لیے ''فخر'' قرار دیا۔ تاہم امریکہ میں ان کے داخلے سے انکار نے بین الاقوامی سطح پر ہنگامہ برپا کر دیا جبکہ کچھ فٹ بال شائقین نے ورلڈ کپ کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ ارتان کو حال ہی میں افریقی فٹ بال کنفیڈریشن کی طرف سے ۲۰۲۵ء کے لیے افریقہ کا بہترین ریفری قرار دیا گیا تھا۔ تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ۴/ جون ۲۰۲۵ء کو جاری کردہ ایک اعلامیے میں صومالی شہریوں کے ملک میں داخلے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا، ''صومالیہ کے شہریوں کا بطور تارکین وطن اور غیر تارکین وطن ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں داخلہ مکمل طور پر معطل کیا جاتا ہے۔'' دوسری جانب عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ ڈاکٹر ٹیڈروس ادانوم گیبریوسس نے صومالی ریفری عمر ارتان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمر ارتان کا بطور اولین صومالی ریفری ورلڈ کپ تک پہنچنا ایک تاریخی کارنامہ ہے۔

یو اے ای: ۸۷ کروڑ کی لاٹری، نیپالی سیکیورٹی گارڈ راتوں رات کروڑ پتی بن گیا

متحدہ عرب امارات میں سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کرنے والے ایک نیپالی شہری طیب خان کی قسمت اچانک ایسی بدلی کہ وہ راتوں رات کروڑ پتی بن گیا۔

متحدہ عرب امارات میں سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کرنے والے ایک نیپالی شہری طیب خان کی قسمت اچانک ایسی بدلی کہ وہ راتوں رات کروڑ پتی بن گیا۔ لاٹری میں تقریباً ۸۷ کروڑ روپے جیتنے کے بعد اس کے ہاتھ خوشی اور حیرت سے کانپنے لگے۔ فاتح نے کہا کہ وہ سب سے پہلے اپنے خاندان کے لیے گھر خریدنا چاہتا ہے اور اپنی پسندیدہ گاڑی مہندرا تھار لینے کا خواب بھی پورا کرے گا۔ متحدہ عرب امارات میں ملازمت کرنے والے ایک نیپالی سیکورٹی گارڈ طیب خان کی زندگی اس وقت یکسر بدل گئی جب اس نے ایک لاٹری میں تقریباً ۸۷ کروڑ روپے کے مساوی خطیر رقم جیت لی۔ اچانک ملنے والی اس خوش قسمتی نے نہ صرف اس کی زندگی بدل دی بلکہ اس کے خاندان کے مستقبل کو بھی نئی امید دے دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق مذکورہ نیپالی شہری کئی برسوں سے یو اے ای میں سیکورٹی گارڈ کی حیثیت سے کام کر رہا تھا اور محدود آمدنی کے باوجود اپنے خاندان کی کفالت کے لیے مسلسل محنت کر رہا تھا۔ لاٹری کے نتائج کا اعلان ہونے پر جب اسے اپنی جیت کی اطلاع ملی تو وہ حیرت زدہ رہ گیا۔ طیب نے بتایا کہ اس کے ہاتھ خوشی اور بے یقینی کے باعث کانپنے لگے کیونکہ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اتنی بڑی رقم اس کے نام نکل آئی ہے۔ لاٹری جیتنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے طیب نے کہا کہ اس کی سب سے بڑی خواہش اپنے خاندان کے لیے ایک اچھا گھر خریدنا ہے۔ اس کے علاوہ وہ برسوں سے مہندرا تھار گاڑی خریدنے کا خواب دیکھ رہا تھا، جو اب حقیقت بن سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ مالی مشکلات کے باعث یہ خواب صرف ایک خواہش بن کر رہ گیا تھا، لیکن اب وہ اسے پورا کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ طیب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ اپنی جیتی ہوئی رقم کو صرف ذاتی آسائشوں پر خرچ نہیں کرے گا بلکہ خاندان کی فلاح، بچوں کی تعلیم اور مستقبل کی مالی منصوبہ بندی کو ترجیح دے گا۔ اس نے کہا کہ اچانک ملنے والی دولت ایک بڑی ذمہ داری بھی ہوتی ہے اور وہ اس رقم کو دانشمندی سے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ یو اے ای میں کام کرنے والے جنوبی ایشیائی تارکین وطن کے لیے یہ خبر خاص دلچسپی کا باعث ہے۔ بہت سے افراد نے سوشل میڈیا پر اسے محنت کش طبقے کے لیے امید کی علامت قرار دیا۔ صارفین نے مبارک باد کے پیغامات دیتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ زندگی میں کسی بھی وقت قسمت انسان کا رخ بدل سکتی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اس خبر کو بڑے پیمانے پر شیئر کیا جا رہا ہے اور ہزاروں صارفین اس بات پر تبصرہ کر رہے ہیں کہ اگر انہیں اتنی بڑی رقم مل جائے تو وہ اسے کس طرح استعمال کریں گے۔ بعض افراد نے گھر، کاروبار اور سرمایہ کاری کا ذکر کیا جبکہ کچھ نے فلاحی کاموں اور ضرورت مندوں کی مدد کو اپنی ترجیح قرار دیا۔ ماہرین مالیات کا کہنا ہے کہ لاٹری یا کسی بھی ذریعے سے اچانک بڑی دولت حاصل کرنے والے افراد کو محتاط مالی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی دولت کو طویل عرصے تک محفوظ اور مؤثر انداز میں استعمال کر سکیں۔ ان کے مطابق دانشمندانہ سرمایہ کاری اور مالی مشاورت مستقبل میں استحکام کو یقینی بنا سکتی ہے۔ یہ واقعہ ایک بار پھر اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ قسمت کا ایک لمحہ برسوں کی زندگی بدل سکتا ہے۔ یو اے ای میں ایک عام سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کرنے والے نیپالی شہری طیب خان کے لیے بھی یہ لمحہ ایسا ہی ثابت ہوا، جس نے اسے راتوں رات کروڑ پتی بنا دیا اور اس کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

بی ایس او آزاد نے ۸/ جون کو بلوچ مسنگ پرسنز ڈے کے طور پر منایا
جبری گمشدگیوں پر توجہ دینے کا مطالبہ کیا

بلوچستان: بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن-آزاد (بی ایس او-آزاد) کے مرکزی ترجمان شولن بلوچ نے کہا ہے کہ تنظیم 8 جون کو بلوچ لاپتہ افراد کے دن کے طور پر مناتی ہے تاکہ ان بلوچ افراد کو یاد کیا جا سکے جنہیں گروپ کے مطابق جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا اور بلوچستان میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا جائے۔ اتوار کو جاری ہونے والے ایک بیان میں ترجمان نے کہا کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیاں ایک مستقل مسئلہ بن چکا ہے جس سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد متاثر ہو رہے ہیں جن میں طلباء، سیاسی کارکن، صحافی، اساتذہ، کسان، تاجر، ڈرائیور اور دیگر عام شہری شامل ہیں۔ بیان میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ متاثرہ افراد میں بوڑھے، خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ تنظیم کے مرتب کردہ اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے، بی ایس او آزاد نے بتایا کہ 2025 میں مبینہ طور پر 1,223 افراد کو جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا، جن میں سے 832 لاپتہ ہیں۔ تنظیم نے مزید دعویٰ کیا کہ متاثرہ خاندانوں میں خوف کی وجہ سے اضافی کیس رپورٹ نہیں ہوتے۔ ترجمان نے جبری گمشدگیوں کو انسانی حقوق کی سنگین تشویش قرار دیا اور انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں کو تنقید کا نشانہ بنایا جس کے لیے یہ گروپ اس معاملے پر ناکافی ردعمل کے طور پر دیکھتا ہے۔ بیان کے مطابق لاپتہ افراد کے اہل خانہ بدستور غیر یقینی اور نفسیاتی پریشانی کا شکار ہیں، جب کہ سابق زیر حراست افراد نے مبینہ طور پر شدید جسمانی اور ذہنی صدمے کے تجربات کی اطلاع دی ہے۔ بی ایس او آزاد نے یہ بھی دلیل دی کہ اس مسئلے نے بلوچستان میں روزمرہ کی زندگی پر وسیع اثرات مرتب کیے ہیں، جس سے بہت سے خاندانوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے۔ تنظیم نے پاکستانی حکام پر جبری گمشدگیوں کو سیاسی اختلاف اور وسیع تر بلوچ قوم پرست تحریک کو دبانے کے لیے استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ پاکستانی ریاست پالیسی کے معاملے کے طور پر جبری گمشدگیوں میں ملوث ہونے کے الزامات کی بارہا تردید کرتی رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں سیکیورٹی آپریشنز قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کیے جاتے ہیں اور ان کا مقصد عسکریت پسندی کا مقابلہ کرنا اور امن عامہ کو برقرار رکھنا ہے۔ تاہم لاپتہ افراد کا مسئلہ انسانی حقوق کی تنظیموں، بلوچ سیاسی تنظیموں اور ریاستی اداروں کے درمیان دیرینہ تنازعہ بنا ہوا ہے۔

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت و محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

نہرو کا ریکارڈ ٹوٹ گیا مگر

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خود مختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

حافظ افتخار احمد قادری

ہندوستانی سیاست میں گزشتہ دنوں ایک اہم واقعہ پیش آیا جب وزیر اعظم نریندر مودی نے آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے منتخب وزیر اعظم کے طور پر طویل مدتِ اقتدار کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بی جے پی اور اس کے حامی حلقوں نے اس موقع کو ایک تاریخی کامیابی قرار دیا، سوشل میڈیا پر مبارک بادوں کا سلسلہ شروع ہوا، حکومتی حامیوں نے اسے عوامی اعتماد کی سب سے بڑی سند بتایا اور مختلف ذرائع ابلاغ میں اس ریکارڈ پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ لیکن ایک سوال آج بھی کروڑوں ہندوستانیوں کے ذہن میں موجود ہے کہ کیا صرف ریکارڈ توڑ دینا ہی کامیاب حکمرانی کی علامت ہے یا پھر اصل معیار عوام کی زندگیوں میں آنے والی بہتری ہوتی ہے؟ جمہوریت میں اقتدار کی طوالت یقیناً ایک اہم بات ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ اہم یہ ہے کہ اقتدار کے اس طویل سفر میں عوام کو کیا ملا؟ ان کے مسائل کتنے حل ہوئے؟ ان کی زندگی کتنی آسان ہوئی؟ ان کے بچوں کا مستقبل کتنا محفوظ ہوا؟ اور ان کے خوابوں کو کتنی تعبیر ملی؟ اگر یہ سوالات جواب طلب رہ جائیں تو پھر ریکارڈز کی چمک بھی عوامی مشکلات کے اندھیروں کو روشن نہیں کر سکتی۔

آج جب ہم مودی حکومت کے ایک طویل دور اقتدار کو دیکھتے ہیں تو ایک طرف ترقی، ڈیجیٹل انقلاب، عالمی وقار اور بنیادی ڈھانچے کے بڑے منصوبوں کے دعوے سنائی دیتے ہیں لیکن دوسری طرف عوام کی ایک بڑی تعداد روزگار، مہنگائی، کسانوں کے بحران، تعلیمی بدانتظامی اور سماجی بے چینی جیسے مسائل سے بھی دوچار نظر آتی ہے۔ یہی وہ حقائق ہیں جنہیں کسی بھی سنجیدہ تجزیے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ملک کی معیشت کو دنیا کی تیز رفتار معیشتوں میں شمار کیا جاتا ہے لیکن عام آدمی کی زندگی میں اس ترقی کا عکس ہمیشہ واضح نہیں ہوتا۔ اقتصادی ترقی کے بڑے اعداد و شمار اپنی جگہ اہم ہیں مگر جب نوجوان ڈگریاں ہاتھ میں لیے روزگار کی تلاش میں دربدر پھرتے ہوں تو ان اعداد و شمار کی چمک ماند پڑ جاتی ہے۔ بے روزگاری آج بھی ہندوستان کے سب سے بڑے مسائل میں شمار ہوتی ہے۔ لاکھوں نوجوان ہر سال تعلیم مکمل کرتے ہیں، سرکاری نوکریوں کے اشتہارات کا انتظار کرتے ہیں اور پھر چند سو آسامیوں کے لیے لاکھوں درخواستیں جمع ہو جاتی ہیں۔ یہ منظر اس بات کا ثبوت ہے کہ روزگار کا بحران ابھی تک پوری شدت کے ساتھ موجود ہے۔ سرکاری ملازمتوں کے امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات نے نوجوانوں کے اعتماد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایک طالب علم کئی سال محنت کرتا ہے، راتوں کی نیند قربان کرتا ہے، والدین اپنی جمع پونجی خرچ کرتے ہیں، کوچنگ سینٹروں کے چکر لگائے جاتے ہیں لیکن جب امتحان سے پہلے یا بعد میں پیپر لیک کی خبر سامنے آتی ہے تو صرف ایک امتحان منسوخ نہیں ہوتا بلکہ لاکھوں خواب بھی بکھر جاتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ گزشتہ برسوں میں مختلف ریاستوں اور مختلف امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات نے یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ نوجوانوں کی محنت کا کوئی تحفظ نہیں۔ یہ وہ سوال ہے جو حکومت سے پوچھا جانا چاہیے کہ اگر ملک ڈیجیٹل انقلاب کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے تو پھر امتحانی نظام کو شفاف اور محفوظ بنانے میں اتنی مشکلات کیوں پیش آ رہی ہیں؟ اگر ٹیکنالوجی مالی لین دین کو محفوظ بنا سکتی ہے تو تعلیم اور

روزگار کے نظام کو کیوں نہیں؟ اسی طرح کسانوں کا مسئلہ بھی ہندوستانی سیاست کا ایک مستقل زخم بن چکا ہے۔ کسان اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ آج بھی لاکھوں کسان قرض، کم آمدنی، موسمی تباہیوں اور بڑھتی ہوئی لاگت کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ کئی علاقوں سے کسانوں کی خودکشیوں کی خبریں وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہتی ہیں۔ ایک کسان جو پورے ملک کے لیے اناج پیدا کرتا ہے اگر وہ خود معاشی پریشانیوں سے نجات حاصل نہ کر سکے تو یہ صرف ایک فرد کا المیہ نہیں بلکہ پورے نظام کے لیے سوالیہ نشان ہے۔ کسان تحریک نے بھی اس حقیقت کو آشکار کیا کہ زرعی شعبے میں بے چینی موجود ہے۔ لاکھوں کسانوں نے سڑکوں پر آ کر اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہوتا ہے، لیکن جب اختلاف اتنا وسیع ہو جائے کہ پورے ملک کی توجہ حاصل کر لے تو اس کے اسباب پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مہنگائی ایک اور ایسا مسئلہ ہے جو براہ راست عوام کی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ جب گیس سلنڈر مہنگا ہوتا ہے، جب دال، آٹا، تیل اور سبزیاں عام آدمی کی پہنچ سے دور ہونے لگتی ہیں، جب بچوں کی تعلیم اور علاج کے اخراجات مسلسل بڑھتے ہیں تو عوام کے لیے ترقی کے دعووں پر خوش ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ معاشی ترقی کا اصل مقصد عام آدمی کی زندگی آسان بنانا ہوتا ہے، اور اگر وہی عام آدمی روزمرہ ضروریات پوری کرنے میں مشکلات محسوس کرے تو ترقی کے دعووں کا از سر نو جائزہ لینا پڑتا ہے۔

گزشتہ برسوں میں سماجی اور سیاسی تقسیم کے حوالے سے بھی متعدد سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ جمہوریت صرف انتخابات جیتنے کا نام نہیں بلکہ مختلف طبقات، برادریوں اور نظریات کو ساتھ لے کر چلنے کا نام ہے۔ ایک مضبوط حکومت کی اصل کامیابی یہ ہوتی ہے کہ وہ اختلاف رکھنے والوں کو بھی اعتماد میں لے سکے اور ملک کے ہر شہری کو یہ احساس دلا سکے کہ وہ اس قوم کا برابر کا حصہ ہے۔ مودی حکومت کے حامی یہ کہتے ہیں کہ ملک نے عالمی سطح پر نئی شناخت حاصل کی ہے، انفراسٹرکچر میں اضافہ ہوا ہے اور ہندوستان کی بین الاقوامی حیثیت مضبوط ہوئی ہے۔ ان دعووں میں یقیناً کچھ حقیقت موجود ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا عالمی سطح کی کامیابیاں داخلی مسائل کا متبادل بن سکتی ہیں؟ کیا عالمی کانفرنسوں کی تصویریں ایک بے روزگار نوجوان کو نوکری فراہم کر سکتی ہیں؟ کیا سفارتی کامیابیاں ایک قرض میں ڈوبے کسان کے آنسو پونچھ سکتی ہیں؟ کیا بڑے بڑے ترقیاتی منصوبے ایک ایسے طالب علم کی مایوسی دور کر سکتے ہیں جس کا امتحان پیپر لیک کی وجہ سے منسوخ ہو گیا ہو؟ جمہوریت میں حکومتوں کا احتساب اسی لیے ضروری ہوتا ہے تاکہ اقتدار صرف کامیابیوں کی داستان نہ سنائے بلکہ ناکامیوں کا سامنا بھی کرے۔ ریکارڈ ٹوٹنے کی خوشی اپنی جگہ لیکن عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پوچھیں: ہمارے لیے کیا بدلا؟ ہمارے مسائل کیوں برقرار ہیں؟ ہمارے نوجوان کیوں پریشان ہیں؟ ہمارے کسان کیوں بے حال ہیں؟ ہمارے تعلیمی نظام میں خامیاں کیوں موجود ہیں؟ نہرو کا ریکارڈ توڑنا ایک سیاسی کامیابی ہو سکتی ہے، لیکن عوام کے دلوں میں مستقل جگہ بنانے کے لیے صرف ریکارڈ کافی نہیں ہوتے۔ تاریخ صرف اس بات کو یاد نہیں رکھتی کہ کوئی حکمران کتنے عرصے تک اقتدار میں رہا، بلکہ یہ بھی یاد رکھتی ہے کہ اس نے اپنے دور میں عوام کی زندگیوں میں کیا تبدیلی پیدا کی۔ اقتدار کی لمبائی سے زیادہ اہم اس کا معیار ہوتا ہے۔

آج ہندوستان ایک نوجوان ملک ہے۔ اس کے پاس دنیا کی سب سے بڑی نوجوان آبادیوں میں سے ایک موجود ہے۔ یہ نوجوان صرف نعروں سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ انہیں روزگار چاہیے، بہتر تعلیم چاہیے، شفاف امتحانی نظام چاہیے، محفوظ مستقبل چاہیے اور ایسے مواقع چاہیے جن کے ذریعے وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر سکیں۔ اگر یہ خواب پورے نہ ہوئے تو پھر ترقی کے تمام دعوے ادھورے محسوس ہوں گے۔ اسی طرح کسان صرف وعدے نہیں چاہتے بلکہ ایسی پالیسیاں چاہتے ہیں جو ان کی آمدنی میں حقیقی اضافہ کریں۔ متوسط طبقہ صرف اعلانات نہیں چاہتا بلکہ مہنگائی سے نجات چاہتا ہے۔ غریب طبقہ صرف تقاریر نہیں چاہتا بلکہ ایسی معاشی صورتحال چاہتا ہے جس میں اس کی بنیادی ضروریات آسانی سے پوری ہو سکیں۔ لہٰذا آج جب نریندر مودی کے طویل دور اقتدار اور نہرو کے ریکارڈ کے ٹوٹنے پر بحث ہو رہی ہے تو اس بحث کا مرکز صرف سیاسی کامیابی نہیں ہونا چاہیے۔ اصل موضوع یہ ہونا چاہیے کہ ہندوستان کے عوام کی زندگی کتنی بدلی؟ کیا بے روزگاری کم ہوئی؟ کیا کسان خوشحال ہوئے؟ کیا تعلیم کا نظام مضبوط ہوا؟ کیا مہنگائی پر قابو پایا گیا؟ کیا نوجوانوں کے خوابوں کو نئی منزل ملی؟ اگر ان سوالوں کے جوابات تسلی بخش نہیں ہیں تو پھر صرف ریکارڈز پر جشن منانا شاید وقت سے پہلے خوشی منانے کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ تاریخ کے صفحات پر صرف اقتدار کے دن نہیں گنے جاتے، وہاں عوام کے دکھ اور سکھ بھی درج ہوتے ہیں۔ وہاں صرف یہ نہیں لکھا جاتا کہ کون کتنے عرصے تک حکمران رہا بلکہ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اس دور میں عام آدمی کی زندگی کیسی تھی۔ اسی لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ریکارڈ ٹوٹنے کے شور میں عوامی مسائل کی آواز دبنے نہ پائے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، ریکارڈ بنتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں، لیکن ایک قوم کی اصل طاقت اس کے خوشحال عوام ہوتے ہیں۔ اگر عوام مطمئن نہیں، نوجوان پریشان ہیں، کسان بے حال ہیں اور عام آدمی مہنگائی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے تو پھر اقتدار کی طوالت اپنی معنویت کھو دیتی ہے۔ تاریخ آخر کار یہی سوال پوچھتی ہے کہ آپ کتنے دن اقتدار میں رہے یہ اہم نہیں آپ نے ان دنوں میں عوام کے لیے کیا کیا؟ اصل سوال یہ ہے۔

ہندوستان کی سیاست میں 10 جون 2026 کو ایک بڑا تاریخی سنگ میل عبور ہوا جب وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کا سب سے طویل عرصے تک مسلسل منتخب وزیر اعظم رہنے کا ریکارڈ توڑ دیا۔ اگر ملک میں سب سے زیادہ دنوں تک وزیر اعظم رہنے کی بات کی جائے تو نہرو کے بعد اندرا گاندھی کا نمبر آتا ہے، جو مختلف ادوار میں مجموعی طور پر تقریباً 14 سال (کم و بیش 5,829 دن) وزیر اعظم رہیں۔ مگر چونکہ ان کا دور اقتدار بیچ میں منقطع ہوا تھا، اس لیے مسلسل رہنے کا ریکارڈ مودی جی نے اپنے نام کیا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۱ر جون ۔ ۲۰۲۶

پنجاب' عام آدمی پارٹی کی گرفت برقرار

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ہوئے۔ ان کے نتائج کا اعلان بھی کر دیا گیا اور جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ریاست میں برسر اقتدار عام آدمی پارٹی رائے دہندوں پر اب بھی اپنی گرفت مضبوط بنائے ہوئے ہے۔ جو لوور اور مڈل کلاس کا ووٹر ہے وہ اب بھی عام آدمی پارٹی کے ساتھ برقرار ہے۔ اسی ووٹر کی تائید اور ووٹ کے نتیجہ میں عام آدمی پارٹی کو 2022 میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل ہوئی تھی اور کانگریس اقتدار سے بیدخل ہوئی تھی۔ عام آدمی پارٹی کی بھگونت مان حکومت ان ووٹرس کو اب بھی اپنا ہمنوا بنائے رکھنے میں کامیاب ہے اور جو بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں ان کے نتائج سے بھی اس کی توثیق ہوتی ہے۔ ریاست میں جملہ 1977 وارڈز کیلئے بلدیاتی انتخابات ہوئے تھے اور برسر اقتدار عام آدمی پارٹی نے ان میں جملہ 958 وارڈز پر کامیابی درج کروائی ہے۔ 80 وارڈز میں بلا مقابلہ انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اس طرح سے عام آدمی پارٹی کو کئی بلدیات اور میونسپل کونسلوں میں اکثریت حاصل ہوئی ہے اور کانگریس و شرومنی اکالی دل بہت فاصلے پر دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ ریاست میں اقتدار کے خواب دیکھنے والی بی جے پی کیلئے صورتحال اور بھی مایوس کن کہی جاسکتی ہے کیونکہ یہاں بی جے پی پانچویں نمبر پر آئی ہے۔ اس نے جملہ 172 وارڈز پر کامیابی درج کی ہے جبکہ آزاد امیدواروں نے 251 وارڈز جیتے ہیں۔ اس طرح بی جے پی آزاد امیدواروں سے بھی بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے نتائج کافی اہمیت کے حامل قرار دئے جاسکتے ہیں خاص طور پر اس تناظر میں جبکہ آئندہ سال ریاست میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔ بی جے پی کی جانب سے انتخابات کا سامنا کرنے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ریاست میں پارٹی کے نئے صدر کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی سے تعلق رکھنے والے سات ارکان پارلیمنٹ نے پارٹی سے انحراف کرتے ہوئے بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے باوجود بی جے پی کیلئے بلدیاتی انتخابات کے نتائج حوصلہ افزاء ہرگز نہیں کہے جاسکتے۔ پارٹی کو لازمی طور پر اپنی انتخابی کارکردگی کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کانگریس پارٹی نے حالانکہ وارڈز کی تعداد کے اعتبار سے دوسرا مقام حاصل کیا ہے اور اسے جملہ 397 وارڈز میں کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن کانگریس کی کارکردگی بھی اطمینان بخش نہیں کہی جاسکتی۔ آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل کانگریس کی کارکردگی میں بہتری کی ضرورت تھی جو نہیں دیکھی گئی اور اس صورتحال میں کانگریس کیلئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنی صفوں میں بھی استحکام پیدا کرنے کے تعلق سے اقدامات کرے۔ عوام سے رابطوں کو مستحکم کیا جائے۔ عوام کے مسائل پر آواز اٹھائی جائے اور عوام کی تائید و حمایت دوبارہ حاصل کرنے کیلئے منصوبے بندی کی جائے۔ جہاں تک عام آدمی پارٹی کی بات ہے تو اس نے اپنی انتخابی کارکردگی کے ذریعہ بی جے پی کو کرارا جواب ضرور دیدیا ہے۔ پارٹی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ حالانکہ نامزد ارکان پارلیمنٹ ضرور بی جے پی کی گود میں جا بیٹھ سکتے ہیں لیکن عوام اب بھی عام آدمی پارٹی کے ساتھ ہیں اور جمہوریت میں عوام کی تائید و حمایت ہی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے ووٹ کے ذریعہ پنجاب کے عوام نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ بھگونت مان حکومت کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ بھگونت مان جس طرح سے پنجاب کو چلا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں پنجاب میں بھی صورتحال تبدیل ہونے لگی ہے۔ حالانکہ ان کی کارکردگی میں مزید بہتری کی گنجائش ضرور ہے اور ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے تاہم اپنی جانب سے بھگونت مان جو کچھ بھی کوشش کر رہے ہیں وہ اچھی ہی کہی جاسکتی ہے۔ بلدیاتی انتخابی نتائج سے تو کم از کم یہی تاثر ملتا ہے اور یہی بات پارٹی کیلئے اطمینان بخش ہے۔ اب جبکہ پنجاب میں اسمبلی انتخابات کیلئے محض ایک سال کا وقت رہ گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ سیاسی سرگرمیوں میں شدت پیدا ہوگی۔ یہ اندیشے ظاہر کئے جا رہے تھے کہ بی جے پی کی جانب سے پنجاب میں عام آدمی پارٹی کے ارکان اسمبلی کو بھی انحراف کیلئے اکسانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہیں بھی لالچ دیا جائے گا تاہم عوام کے موڈ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ سیاسی سازشوں اور الٹ پھیر کے ذریعہ عوام کے ووٹ حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ جو جماعتیں پنجاب میں اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہیں ان کا خواب محض توڑ جوڑ کے ذریعہ پورا نہیں ہوسکتا۔ اس کیلئے عوام کا دل جیتنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام فی الحال بھگونت مان کی حکومت ٹھیک طرح سے کر رہی ہے۔ کانگریس کو ضرور اپنی سیاسی حکمت عملی کے تعلق سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور آئندہ سال کے انتخابات کیلئے تیاری پر توجہ دینی چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں ہے

یہ ایک ایسا نظام ہے جس میں عوام اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں، ادارے اپنی آئینی حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں اور عدالتیں شہریوں کے حقوق کی نگہبان ہوتی ہیں۔ لیکن جب ان اداروں میں سے کوئی ایک اپنی بنیادی ذمہ داری سے پیچھے ہٹتا ہوا محسوس ہو تو جمہوریت کے بارے میں سنجیدہ سوالات پیدا ہونا فطری بات ہے۔ معروف سیاسی تجزیہ کار یوگیندر یادو نے اپنے ایک مضمون میں سپریم کورٹ کے ایک حالیہ فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے ہمارے دور کا 'اے ڈی ایم جبل پور لمحہ' قرار دیا ہے۔ یہ حوالہ محض ایک تاریخی مثال نہیں بلکہ ایک گہرا سیاسی اور آئینی اشارہ ہے۔ ایمرجنسی کے دور میں اے ڈی ایم جبل پور مقدمہ ہندوستانی عدالتی تاریخ کا وہ باب سمجھا جاتا ہے جب عدالت شہری آزادیوں کے تحفظ میں ناکام رہی تھی۔ یوگیندر یادو کے مطابق موجودہ صورتحال میں بھی کچھ ایسے ہی خدشات جنم لے رہے ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ایک خطرناک پیغام جاتا ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ اگر حکومت کسی معاملے کو سیاسی اہمیت کا مسئلہ بنالے اور اس پر مضبوطی سے کھڑی ہو جائے تو پھر عدالتوں سے فوری آئینی مداخلت یا تحفظ کی امید کم ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک جمہوریت میں عدالتوں کا سب سے اہم کردار یہی ہوتا ہے کہ وہ طاقتور اداروں کو آئین کی حدود میں رکھیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب شہری حقوق متاثر ہونے کا اندیشہ ہو۔ مضمون میں الیکشن کمیشن کے زیر نگرانی ہونے والے ایس آئی آر (SIR) عمل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس عمل کے دوران کئی ایسے سوالات اٹھائے گئے جن کا تسلی بخش جواب سامنے نہیں آیا۔ اعتراض کرنے والوں کے مطابق الیکشن کمیشن نے بعض معاملات میں اپنے ہی ضابطوں، قواعد اور طریقۂ کار سے ہٹ کر کام کیا، لیکن عدالت نے ان نکات پر اتنی سختی سے غور نہیں کیا جتنی توقع کی جا رہی تھی۔ سماعت کے دوران عدالت کی طرف سے یہ بات کہی گئی کہ "عدالت خلا میں کام نہیں کرتی"، یعنی وہ زمینی حقائق اور حالات کو بھی مدنظر رکھتی ہے۔ تاہم مصنف کے مطابق انتخابات سے قبل اس پورے عمل میں جو غیر معمولی عجلت اور جلد بازی دکھائی دی، اس کے سیاسی اثرات پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ مضمون میں ایک اور اہم سوال ووٹر فہرستوں کے بارے میں اٹھایا گیا ہے۔ ناقدین کے مطابق اس عمل کے نتیجے میں بڑی تعداد میں شہریوں کے نام ووٹر لسٹوں سے خارج ہونے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اگر کروڑوں شہریوں کے انتخابی حقوق متاثر ہونے کا امکان موجود ہو تو اس کے لیے انتہائی مضبوط شواہد اور مکمل شفافیت ضروری ہے۔ ان کے بقول اس حوالے سے عوام کے سامنے وہ معلومات نہیں رکھی گئیں جن کی بنیاد پر اتنے بڑے پیمانے کی کارروائی کو با آسانی درست قرار دیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اعتراض بھی سامنے آیا کہ نظر ثانی شدہ فہرستوں میں پہلے سے موجود بعض خامیاں بدستور برقرار رہیں۔ کہیں غلط اندراجات تھے، کہیں ناموں کی تکرار تھی اور کہیں صنفی تناسب کے مسائل مزید نمایاں ہو گئے۔ ناقدین کے مطابق جب بنیادی خامیاں موجود ہوں تو پھر بڑے پیمانے پر ووٹروں کی جانچ اور اخراج کا عمل مزید پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے۔ مصنف کی اصل تشویش صرف ایک انتظامی عمل یا ایک عدالتی فیصلے تک محدود نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اصل مسئلہ یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر کسی نئے قانون، پارلیمانی بحث یا آئینی ترمیم کے ایسے اقدامات معمول بن جائیں جن کے نتیجے میں شہریوں کے بنیادی جمہوری حقوق متاثر ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو یہ مستقبل میں ایک خطرناک مثال ثابت ہو سکتی ہے۔ جرمن ڈرامہ نگار Bertolt Brecht کا ایک مشہور قول ہے: "ایسا وقت بھی آ سکتا ہے جب عوام اپنے حکمرانوں کا انتخاب نہ کریں بلکہ حکمران اپنی عوام کا انتخاب کرنے لگیں۔" یوگیندر یادو اسی خدشے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق جمہوریت کی اصل روح اس بات میں ہے کہ ہر اہل شہری کو ووٹ دینے کا مساوی حق حاصل ہو اور اس حق کے استعمال میں غیر ضروری رکاوٹیں پیدا نہ کی جائیں۔ جب انتخابی عمل کے بارے میں شکوک و شبہات بڑھنے لگیں تو عوام کا اعتماد بھی متاثر ہوتا ہے۔ جمہوریت میں عدالتوں، الیکشن کمیشن اور دیگر آئینی اداروں کی ساکھ ہی نظام کی اصل طاقت ہوتی ہے۔ عوام ان اداروں پر اس لیے اعتماد کرتے ہیں کہ وہ غیر جانبدار، شفاف اور قانون کے مطابق فیصلے کریں گے۔ چنانچہ جب بھی کوئی ایسا فیصلہ سامنے آتا ہے جس پر وسیع پیمانے پر سوالات اٹھتے ہیں تو اس پر سنجیدہ بحث اور جائز تنقید جمہوری عمل کا لازمی حصہ بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے کو محض ایک قانونی تنازع کے طور پر نہیں دیکھا جا رہا بلکہ اسے جمہوریت، شہری حقوق اور آئینی اداروں کے کردار کے تناظر میں بھی سمجھا جا رہا ہے۔ آنے والے دنوں میں تاریخ اس بحث کا کیا فیصلہ کرے گی، یہ تو وقت بتائے گا۔

آج حزب اختلاف ایک فیصلہ کن موڑ پر کھڑی ہے۔اس کے سامنے دو راستے ہیں۔ایک راستہ انتشار، کمزوری اور سیاسی تنہائی کی طرف جاتا ہے، جبکہ دوسرا اتحاد، عوامی جدوجہد اور نئے اعتماد کی جانب۔آنے والے برسوں میں یہی طے ہوگا کہ مخالف جماعتیں کون سا راستہ اختیار کرتی ہیں۔تاہم ایک حقیقت بالکل واضح ہے کہ جمہوریت میں سیاسی خلا زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا۔جو قوت لوگوں کے مسائل کو اپنی ترجیح بنائے گی، ان کی امیدوں کی ترجمان بنے گی اور بہتر مستقبل کا قابل اعتماد خاکہ پیش کرے گی، کامیابی بالآخر اسی کے حصے میں آئے گی۔انڈیا محاذ کے لیے اصل امتحان اب شروع ہوا ہے۔یہ امتحان محض انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کا نہیں بلکہ خود کو ایک سنجیدہ، ذمہ دار اور قابل اعتماد متبادل کے طور پر منوانے کا ہے۔

انڈیا محاذ: شکست خوردہ جماعتوں کی نئی صف بندی

ڈاکٹر سید تابش امام

سیاست میں شکست کسی جماعت یا اتحاد کا خاتمہ نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات یہی ناکامی نئی حکمت عملی، نئے سیاسی امکانات اور ازسرِ نو صف بندی کی بنیاد بن جاتی ہے۔ ہندوستان میں حزبِ اختلاف کی موجودہ صورتحال کو بھی اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں جن علاقائی جماعتوں اور رہنماؤں کو اپنے اپنے صوبوں میں ناقابلِ شکست تصور کیا جاتا تھا، آج ان میں سے بیشتر دفاعی پوزیشن میں دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ اقتدار سے محروم ہو چکے ہیں، کچھ اپنی سیاسی حیثیت بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور بعض اپنی جماعت کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ایسے حالات میں دہلی میں منعقدہ انڈیا محاذ کے حالیہ اجلاس کو محض ایک رسمی سرگرمی قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ اسے حزبِ اختلاف کی بقا، نئی ترتیب اور آئندہ کے لائحۂ عمل کی تلاش کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیے۔ تقریباً دو برس قبل انڈیا محاذ کی تشکیل ایسے وقت میں ہوئی تھی جب ملک کی سیاست میں بی جے پی اپنی طاقت کے عروج پر دکھائی دے رہی تھی۔ ایک طرف نریندر مودی کی قیادت میں حکمراں جماعت مسلسل انتخابی کامیابیاں حاصل کر رہی تھی، دوسری طرف مخالف قوتیں منتشر، مایوس اور قیادت کے بحران کا شکار نظر آ رہی تھیں۔ ایسے ماحول میں مختلف نظریات، ترجیحات اور علاقائی مفادات رکھنے والی جماعتوں کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا خود ایک اہم پیش رفت تھی۔ اگرچہ ابتدا ہی سے اس اتحاد کی کامیابی پر سوالات اٹھائے جا رہے تھے، لیکن اس نے کم از کم یہ ثابت کر دیا کہ ہندوستانی سیاست مکمل طور پر یک قطبی نہیں ہوئی ہے اور حکمراں جماعت کے مقابل ایک متبادل قوت اب بھی موجود ہے۔

2024 کے عام انتخابات سے قبل ملک کا منظرنامہ تقریباً یکطرفہ دکھائی دیتا تھا۔ رام مندر کے افتتاح کے بعد پیدا ہونے والی فضا، مسلسل کامیابیاں اور ''اب کی بار چار سو پار'' جیسے نعروں نے یہ تاثر مضبوط کر دیا تھا کہ بی جے پی کو روکنا آسان نہیں ہوگا۔ عام رائے بھی یہی تھی کہ حزبِ اختلاف کے لیے کوئی نمایاں کامیابی حاصل کرنا دشوار ہوگا۔ تاہم انتخابی نتائج نے ایک بار پھر واضح کر دیا کہ جمہوری نظام میں حتمی فیصلہ عوام ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مخالف جماعتوں کی محدود مگر مؤثر ہم آہنگی نے حکمراں جماعت کو مکمل اکثریت سے محروم کر دیا اور یہ پیغام دیا کہ اگر اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیا جائے تو مضبوط ترین قوت کو بھی چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ کامیابی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ انتخابات کے فوراً بعد وہی اختلافات دوبارہ سر اٹھانے لگے جنہوں نے ماضی میں بھی کئی اتحادوں کو کمزور کیا تھا۔ مختلف ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات نے واضح کر دیا کہ صرف انتخابی مفاہمت کافی نہیں ہوتی بلکہ مستقل ہم آہنگی، مشترکہ جدوجہد اور باہمی اعتماد بھی ضروری ہوتا ہے۔ جب اتحادی جماعتیں ایک دوسرے کو رفیقِ سفر کے بجائے حریف کے طور پر دیکھنے لگیں تو مشترکہ محاذ کی بنیادیں متزلزل ہونا فطری امر بن جاتا ہے۔ انڈیا محاذ کے ساتھ بھی کم و بیش یہی صورتحال پیش آئی۔ ہندوستانی سیاست میں علاقائی جماعتوں کا کردار ہمیشہ فیصلہ کن رہا ہے۔ مغربی بنگال، تمل ناڈو، اتر پردیش، بہار، دہلی اور مہاراشٹر جیسی ریاستوں میں ان جماعتوں نے نہ صرف طویل عرصے تک حکومتیں قائم کیں بلکہ قومی منظرنامے کی سمت متعین کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ لیکن گزشتہ چند برسوں کے دوران حالات تیزی سے تبدیل ہوئے ہیں۔ جن رہنماؤں کو کبھی اپنی ریاستوں کا سب سے طاقتور چہرہ سمجھا جاتا تھا، آج وہ مختلف مشکلات اور چیلنجوں سے دوچار ہیں۔ اس صورتحال نے ایک حقیقت کو مزید

نمایاں کر دیا ہے کہ موجودہ حالات میں قومی سطح پر بی جے پی کا مقابلہ کسی ایک جماعت یا کسی ایک رہنما کے لیے آسان نہیں رہا۔

انڈیا محاذ کی کمزوریوں کا جائزہ لیا جائے تو سب سے نمایاں مسئلہ باہمی اعتماد کے فقدان کا نظر آتا ہے۔ اتحاد میں شامل بیشتر جماعتیں مختلف ریاستوں میں ایک دوسرے کی حریف بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قومی سطح پر اشتراک کے باوجود ریاستی سطح پر کشیدگی اور رقابت برقرار رہتی ہے۔ جبکہ مخالف قوتوں کی سب سے بڑی طاقت ان کی اجتماعی قوت ہو سکتی تھی، بدقسمتی سے یہی پہلو سب سے کمزور ثابت ہوا۔ ہر جماعت اپنے مفادات کے تحفظ میں زیادہ مصروف رہی، نتیجتاً مشترکہ مقصد پس منظر میں چلا گیا۔ دوسری جانب بی جے پی نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران ایک مضبوط تنظیمی ڈھانچہ قائم کیا ہے۔ پارٹی کی قیادت، کارکنوں کا وسیع نیٹ ورک، واضح بیانیہ اور مسلسل انتخابی تیاری اسے دیگر جماعتوں سے ممتاز بناتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف چیلنجوں اور انتخابی دھچکوں کے باوجود وہ خود کو تیزی سے منظم کر لیتی ہے۔ جہاں مخالف جماعتوں میں قیادت اور حکمت عملی کے سوالات پر اختلافات سامنے آتے رہتے ہیں، وہیں بی جے پی نسبتاً زیادہ نظم و ضبط اور تنظیمی یکسوئی کے ساتھ آگے بڑھتی دکھائی دیتی ہے۔ تاہم جمہوری نظام میں طاقتور حکومت جتنی ضروری ہوتی ہے، اتنی ہی اہم ایک مؤثر اور ذمہ دار اپوزیشن بھی ہوتی ہے۔ حزبِ اختلاف کا کام صرف انتخابات جیتنا نہیں بلکہ حکومت کا احتساب کرنا، لوگوں کے مسائل کو اجاگر کرنا اور جمہوری اداروں کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنا بھی ہے۔ اگر اپوزیشن کمزور ہو جائے تو جمہوری توازن متاثر ہوتا ہے اور عوامی مسائل اقتدار کے ایوانوں تک مؤثر انداز میں نہیں پہنچ پاتے۔ اسی لیے انڈیا محاذ کی کامیابی یا ناکامی صرف چند جماعتوں کا معاملہ نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کے مستقبل سے بھی وابستہ ہے۔

ملک اس وقت کئی اہم اور پیچیدہ چیلنجوں سے دوچار ہے۔ بے روزگاری نوجوانوں کی سب سے بڑی تشویش بنی ہوئی ہے۔ مہنگائی نے متوسط اور غریب طبقے کی مشکلات میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔ کسان معاشی مسائل سے نبرد آزما ہیں جبکہ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بھی متعدد سوالات موجود ہیں۔ یہ وہ موضوعات ہیں جن پر اپوزیشن ایک مضبوط عوامی تحریک برپا کر سکتی تھی، لیکن اکثر مواقع پر اس کی توجہ داخلی تنازعات، قیادت کی کشمکش اور سیاسی برتری کی بحثوں میں الجھی رہی۔ نتیجتاً زمینی مسائل وہ اہمیت حاصل نہ کر سکے جس کے وہ مستحق تھے۔ انڈیا محاذ کے مستقبل کے حوالے سے سب سے زیادہ توجہ کانگریس پر مرکوز ہے۔ ملک کی سب سے قدیم جماعت ہونے کے ناطے اس کی ذمہ داریاں بھی دوسروں سے کہیں زیادہ ہیں۔ اگرچہ گزشتہ برسوں میں کانگریس کو متعدد انتخابی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن آج بھی وہ حزبِ اختلاف کی سب سے بڑی قوت ہے۔ اس کے پاس قومی سطح کا تنظیمی ڈھانچہ، تجربہ کار قیادت اور مختلف ریاستوں میں سیاسی موجودگی موجود ہے۔ اسی لیے اس محاذ کی سمت اور رفتار کا انحصار بڑی حد تک کانگریس کے رویے، سیاسی بصیرت اور حکمت عملی پر ہوگا۔ کانگریس کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ اپنے اتحادیوں کا اعتماد برقرار رکھے۔ اگر وہ بڑی جماعت ہونے کے باوجود اشتراک، مفاہمت اور سیاسی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتی ہے تو محاذ کو نئی توانائی مل سکتی ہے۔ لیکن اگر قیادت کا سوال مسلسل تنازع کا باعث بنتا رہا تو مشکلات مزید بڑھ سکتی ہیں۔ اس لیے کانگریس کو وسیع تر مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے لچک اور قربانی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ علاقائی جماعتوں کے لیے بھی یہ وقت سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ گزشتہ چند انتخابات نے واضح کر دیا ہے کہ محض علاقائی اثر و رسوخ قومی سطح پر کامیابی کی ضمانت نہیں بن سکتا۔ بدلتے ہوئے حالات میں مشترکہ جدوجہد، وسیع تر تعاون اور باہمی اعتماد کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اسی باعث بیشتر علاقائی جماعتیں آج اشتراکِ عمل کی اہمیت کو ماضی کے مقابلے میں زیادہ شدت سے محسوس کر رہی ہیں۔

تاہم اتحاد صرف نشستوں کی تقسیم یا مشترکہ جلسوں سے مضبوط نہیں ہوتے۔ ان کے لیے ایک واضح نظریاتی سمت، مشترکہ بیانیہ اور عوامی ایجنڈا بھی ضروری ہوتا ہے۔ انڈیا محاذ کے سامنے سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ وہ عوام کے سامنے ایسا کیا متبادل پیش کرے گا جو محض حکومت مخالف سیاست تک محدود نہ ہو بلکہ بہتر حکمرانی، معاشی استحکام، سماجی انصاف اور ترقی کا قابلِ عمل خاکہ بھی فراہم کرے۔ لوگ صرف تنقید نہیں سننا چاہتے بلکہ مسائل کا مؤثر اور قابلِ اعتماد حل بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ آج کا نوجوان روزگار، معیاری تعلیم اور روشن مستقبل کا خواہاں ہے۔ کسان اپنی پیداوار کا مناسب معاوضہ چاہتے ہیں۔ متوسط طبقہ مہنگائی سے نجات کا طالب ہے اور کاروباری حلقے معاشی استحکام کے متمنی ہیں۔ اگر اپوزیشن ان طبقات کے حقیقی مسائل کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنائے تو وہ دوبارہ عوامی اعتماد حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کی توجہ صرف اقتدار کے حصول تک محدود رہی تو عوام اسے سنجیدگی سے نہیں لیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہندوستان کی نئی نسل ماضی کے سیاسی نعروں سے زیادہ متاثر نہیں ہوتی۔ وہ نتائج دیکھنا چاہتی ہے، وعدوں کی تکمیل چاہتی ہے اور عملی سیاست کو ترجیح دیتی ہے۔ اسی لیے مستقبل کی سیاست میں وہی جماعتیں کامیاب ہوں گی جو نوجوانوں کی امنگوں، عوامی توقعات اور بدلتے ہوئے سماجی و معاشی تقاضوں کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں گی۔ انڈیا محاذ کے لیے حالات یقیناً آسان نہیں ہیں، لیکن سیاست میں مشکلات ہی نئے امکانات کی راہیں ہموار کرتی ہیں۔ اگر یہ اتحاد اپنی خامیوں کا دیانت داری سے جائزہ لے، اختلافات کو محدود کرے اور لوگوں کے مسائل کو اپنی جدوجہد کا محور بنائے تو دوبارہ ایک مؤثر قوت کے طور پر ابھر سکتا ہے۔ لیکن اگر ماضی کی طرح انا، باہمی رقابت اور وقتی مفادات غالب رہے تو اس کا مستقبل بھی غیر یقینی رہے گا۔

آج حزبِ اختلاف ایک فیصلہ کن موڑ پر کھڑی ہے۔ اس کے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ انتشار، کمزوری اور سیاسی تنہائی کی طرف جاتا ہے، جبکہ دوسرا اتحاد، عوامی جدوجہد اور نئے اعتماد کی جانب۔ آنے والے برسوں میں یہی طے ہوگا کہ مخالف جماعتیں کون سا راستہ اختیار کرتی ہیں۔ تاہم ایک حقیقت بالکل واضح ہے کہ جمہوریت میں سیاسی خلا زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا۔ جو قوت لوگوں کے مسائل کو اپنی ترجیح بنائے گی، ان کی امیدوں کی ترجمان بنے گی اور بہتر مستقبل کا قابلِ اعتماد خاکہ پیش کرے گی، کامیابی بالآخر اسی کے حصے میں آئے گی۔ انڈیا محاذ کے لیے اصل امتحان اب شروع ہوا ہے۔ یہ امتحان محض انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کا نہیں بلکہ خود کو ایک سنجیدہ، ذمہ دار اور قابلِ اعتماد متبادل کے طور پر منوانے کا ہے۔ اگر یہ اتحاد اپنی خامیوں کا ادراک کرتے ہوئے عوامی توقعات اور زمینی مسائل کو اپنی جدوجہد کا مرکز بناتا ہے تو ہندوستانی سیاست میں ایک نئی سمت اور نئی بحث کی ابتداء کر سکتا ہے۔ لیکن اگر باہمی رقابت، قیادت کی کشمکش اور وقتی مفادات ہی غالب رہے تو اس کے امکانات محدود ہوتے جائیں گے۔ جمہوری سیاست میں پائیدار کامیابی اسی قوت کو حاصل ہوتی ہے جو عوام کے درمیان رہ کر ان کے مسائل کی ترجمانی کرے اور اقتدار کے حصول سے زیادہ عوامی اعتماد کو اپنی اصل طاقت بنائے۔

□□□

ہندوستانی سماج کو درپیش معاشی بحران اہم یا فکری بحران؟

معاشی بحران وقتی ہوسکتا ہے، مگر سماجی بحران قوموں کی روح کو کمزور کر دیتا ہے اور تب صرف اقتصادی اعداد و شمار قوم کو مستحکم نہیں کر سکتے۔ وزیرِ اعظم کی جانب سے حالیہ دنوں میں دیا گیا یہ بیان کہ عوام سونے کی خریداری کم کریں، پیٹرول کے استعمال میں احتیاط برتیں اور گھریلو سطح پر تیل کے استعمال کو محدود کریں، بظاہر ایک معاشی مشورہ ہے۔ ایسے بیانات عموماً اس وقت سامنے آتے ہیں جب حکومتیں معاشی دباؤ، بڑھتی ہوئی مہنگائی، کرنسی کی کمزور ہوتی قدر اور درآمدات کے بوجھ سے پریشان ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی بھی معاشی بحران کا حل صرف عوام سے قربانی طلب کرنے میں پوشیدہ ہوتا ہے؟۔

معاشی بحران وقتی ہوسکتا ہے، مگر سماجی بحران قوموں کی روح کو کمزور کر دیتا ہے اور تب صرف اقتصادی اعداد و شمار قوم کو مستحکم نہیں کر سکتے۔ وزیرِ اعظم کی جانب سے حالیہ دنوں میں دیا گیا یہ بیان کہ عوام سونے کی خریداری کم کریں، پیٹرول کے استعمال میں احتیاط برتیں اور گھریلو سطح پر تیل کے استعمال کو محدود کریں، بظاہر ایک معاشی مشورہ ہے۔ ایسے بیانات عموماً اس وقت سامنے آتے ہیں جب حکومتیں معاشی دباؤ، بڑھتی ہوئی مہنگائی، کرنسی کی کمزور ہوتی قدر اور درآمدات کے بوجھ سے پریشان ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی بھی معاشی بحران کا حل صرف عوام سے قربانی طلب کرنے میں پوشیدہ ہوتا ہے؟ اور کیا ریاست خود اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر تمام بوجھ عوام کے کندھوں پر ڈال سکتی ہے؟ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج ہندوستان کی معیشت کئی داخلی اور خارجی چیلنجز سے دوچار ہے۔ بے روزگاری کی شرح میں اضافہ، متوسط طبقے کی قوتِ خرید میں کمی، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، اور روپے کی گرتی ہوئی قدر ایک ایسی معاشی بے چینی کو جنم دے رہی ہے جس کے اثرات ہر گھر میں محسوس کئے جا رہے ہیں مگر اس سے بھی زیادہ تشویشناک امر یہ ہے کہ اس معاشی بحران کے ساتھ ساتھ ملک ایک گہرے سماجی بحران کی طرف بھی بڑھ رہا ہے، جس کی آواز اب واضح طور پر سنائی دینے لگی ہے۔

معاشی بحران وقتی ہوسکتا ہے، مگر سماجی بحران قوموں کی روح کو کمزور کر دیتا ہے۔ جب معاشرہ میں انصاف کمزور ہو جائے، رواداری دم توڑنے لگے، اختلاف دشمنی میں بدل جائے اور مذہبی و سماجی تقسیم سیاسی مفادات کا ذریعہ بن جائے، تو پھر صرف اقتصادی اعداد و شمار قوم کو مستحکم نہیں کر سکتے۔ اگر عوام سے کہا جا رہا ہے کہ وہ پیٹرول کم استعمال کریں، تو یہ سوال بھی اپنی جگہ پوری شدت کے ساتھ موجود ہے کہ سرکاری وسائل پر چلنے والے وزراء کے لمبے قافلے، پروٹوکول کی شاہانہ روایتیں اور حکمراں طبقے کی پرتعیش سرگرمیاں کب محدود ہوں گی؟ کیا کفایت شعاری صرف عام شہری کے لیے مخصوص ہے؟ ایک طرف عوام کو موٹر سائیکل کم

چلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف اقتدار کے ایوانوں میں درجنوں گاڑیوں پر مشتمل قافلے سڑکوں پر دوڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس تضاد کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ معیشتیں محض عوامی قربانیوں سے نہیں بلکہ دانشمندانہ پالیسیوں، شفاف حکمرانی، انصاف پر مبنی نظام اور قومی اعتماد سے مضبوط ہوتی ہیں۔ جو ذمہ داری ریاست کی ہو، اسے عوام کے سر ڈال دینا مسئلے کا حل نہیں بلکہ اپنی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش محسوس ہوتی ہے۔ آج اگر معیشت کمزور ہے، سرمایہ کاری سست روی کا شکار ہے، روپے کی حیثیت مسلسل دباؤ میں ہے اور نوجوان بے روزگاری سے پریشان ہیں، تو اس کے ذمہ دار عام شہری نہیں بلکہ وہ پالیسیاں ہیں جو اقتدار کے ایوانوں میں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن اس پورے منظرنامے میں سب سے زیادہ خطرناک پہلو وہ سماجی دراڑیں ہیں جو تیزی سے گہری ہوتی جا رہی ہیں۔ مذہبی منافرت، اشتعال انگیز بیانات، سیاسی پولرائزیشن اور نفرت پر مبنی بیانیے ایک ایسے ماحول کو جنم دے رہے ہیں جہاں معاشرہ اندر سے کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ریاست صرف معاشی اشاریوں پر نہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی پر بھی توجہ دے۔

عدل و انصاف کا قیام، امن کی بحالی، مختلف مذاہب کے درمیان اعتماد کی فضا پیدا کرنا، نفرت انگیز تقاریر پر قدغن لگانا، اور قومی وحدت کو فروغ دینا وغیرہ۔ یہی وہ اصلاحات ہیں جن کی آج ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اگر ملک معاشی بحران سے نکل بھی آئے تب بھی سماجی نفرت، عدم برداشت اور اخلاقی زوال میں مبتلا رہے تو اس کی ترقی دیرپا نہیں ہو سکتی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ سونے کی خریداری پر پابندیوں سے زیادہ نفرت کے پجاریوں کی زبانوں پر پابندی لگائی جائے، جو صبح سے شام تک سماج میں زہر گھولنے میں مصروف ہیں۔ ایک مہذب ریاست کی اصل طاقت اس کی فوج، خزانے یا بلند عمارتوں میں نہیں بلکہ اس کے سماجی انصاف، اخلاقی توازن اور انسانی احترام میں ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں معاشی بحران دکھائی دے رہا ہے، لیکن سماجی قدروں کا بحران اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہے۔ اگر اقتدار کے ایوان اس آواز کو سننے سے قاصر ہیں، تو کم از کم سنجیدہ، باشعور اور ذمہ دار طبقات کو اس خطرے کو محسوس کرنا چاہیے اور اس کے سدباب کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ معاشی تنگی عوام کو صرف لقموں سے محروم کرتی ہے، مگر سماجی ناانصافی اور نفرت انسان کو جینے کے حق سے بھی محروم کر دیتی ہے۔ آج اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ صرف مہنگائی نہیں وہ فکری انتشار ہے جو انسانوں کے درمیان دیواریں کھڑی کر رہا ہے۔ حکومت عوام کو قربانی کا درس دینے سے پہلے خود احتسابی، سادگی اور انصاف کی مثال قائم کرے کیونکہ قومیں نصیحتوں سے نہیں بلکہ کردار سے تعمیر ہوتی ہیں۔ اسی کرب کی ترجمانی یہ شعر کرتا ہے کہ:

ایک دو زخم نہیں، سارا بدن ہے زخمی
درد بیچارہ پریشان ہے کہاں سے اٹھے

□□□

غزل

کبھی لب پہ آ کے مچل گئی کبھی حد سے بات گزر گئی
میں نہ کہہ سکا وہ نہ سن سکے یونہی ساری رات گزر گئی

ملا دوستوں کا ہجوم بھی ملی عیش کی بھی فضا مگر
وہ گھڑی تھی حاصلِ زندگی جو تمہارے ساتھ گزر گئی

چھپا چاند، تارے بھی سو گئے بجھے حسرتوں کے چراغ بھی
تیرے انتظار میں بے وفا میری یہ بھی رات گزر گئی

وہ جو شام وعدہ نہ آ سکے تو لباسِ اشک میں آنکھ سے
میری آرزو میری حسرتوں کی حسیں بارات گزر گئی

مجھے دردؔ نیند نہ آ سکی مجھے دردؔ چین نہ مل سکا
میرے خواب میں بھی نہ آئے وہ اسی دُھن میں رات گزر گئی!

کل سلیم درد وارثی

دل بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے'

کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک تصویر شیئر کر پی ایم مودی کے 12 سال اور بطور وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے 12 سال میں بہت بڑا فرق دکھانے کی کوشش کی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے 12 سال مکمل کر لیے ہیں، اور 10 جون کو بطور وزیر اعظم ان کے بلا تعطل 4399 دن بھی ہو گئے۔ اس طرح انھوں نے سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے بلا تعطل 4398 دن وزیر اعظم رہنے کے ریکارڈ کو توڑ دیا۔ اس بات کا جشن مودی حکومت کے وزراء اور بی جے پی کے سرکردہ لیڈران پورے جوش کے ساتھ منا رہے ہیں۔ لیکن کانگریس نے اس معاملہ میں وزیر اعظم مودی اور بی جے پی لیڈران پر طنز کیا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک تصویر شیئر کر پی ایم مودی کے 12 سال اور بطور وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے 12 سال میں بہت بڑا فرق دکھانے کی کوشش کی ہے۔ اس تصویر میں جواہر لال نہرو کھڑے ہوئے ہیں، اور ان کے سامنے پی ایم مودی کھڑے ہیں جو کہ انتہائی پستہ قد نظر آ رہے ہیں۔ پی ایم مودی کہہ رہے ہیں ''نہرو جی، میں نے آپ کا ریکارڈ توڑ دیا!'' اس تصویر کے ذریعہ طنزیہ انداز میں کانگریس نے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ نریندر مودی کا قد جواہر لال نہرو کے مقابلے انتہائی پستہ ہے۔ تصویر کے ساتھ کیپشن دیا گیا ہے ''دل بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔'' کانگریس نے مزید ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں پی ایم مودی کے دور کو ملک کے لیے مایوس کن قرار دیا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ ''12 سال میں نریندر مودی نے پیپر لیک، امتحان کی چوری، ٹنڈر میں دھاندلی کو تحفظ دے کر اسے منظم جرم کا سنڈیکیٹ بنا دیا ہے۔'' ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''جب تک ہے مودی حکومت – تب تک ہوتا رہے گا نوجوانوں کا مستقبل نیلام، تب تک چلتا رہے گا پیپر لیک کا کاروبار۔'' پوسٹ کے آخر میں لکھا گیا ہے ''ہندوستان کا نوجوان اور 'جین زی' بہت مایوس اور ناراض ہے۔ اب وہ اپنی زندگی سے کھلواڑ برداشت نہیں کرے گا۔ کانگریس پارٹی سڑک سے پارلیمنٹ تک ان کے ساتھ کھڑی ہے۔''

یہ بہت اہم ہے کہ کسی وزیر اعظم کو تاریخ کس طرح یاد رکھتا ہے

آکار پٹیل

نریندر مودی بھلے ہی جواہر لال نہرو اور کئی دیگر لوگوں کا ریکارڈ توڑ دیں، لیکن تاریخ پھر بھی یہی پوچھے گا کہ انھوں نے آخر کیا بنایا ہے؟۔ متروں، رام مادھو نے حال ہی میں ایک مضمون میں لکھا ہے کہ وزیرِ اعظم مودی ایک اہم سنگِ میل تک پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس سال 10 جون کو مودی وزیر اعظم کے طور پر بلا تعطل 4399 دن مکمل کر رہے ہیں، اور اس طرح وہ جواہر لال نہرو کے 4398 دن تک بلا تعطل وزیر اعظم رہنے کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ 'بلا تعطل' جیسا عجیب لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اندرا گاندھی تقریباً 6000 دن تک وزیر اعظم کے عہدے پر رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وقت کے ساتھ مودی اس عدد کو بھی پار کر لیں گے۔ یہاں زیادہ دلچسپ بات مادھو کا یہ دعویٰ ہے کہ ''بلاشبہ، مودی کو ہندوستان کے سب سے بااثر اور کامیاب وزیر اعظم کے طور پر یاد کیا جائے گا۔'' اس کے حق میں وہ دلیل دیتے ہیں کہ مودی ''وزیر اعظم کے طور پر اپنی تیسری مدت کار کے وسط میں ہیں۔ اس کے باوجود ہندوستانی سیاست کے منظرنامے پر ان کا غلبہ بہت زیادہ اور ناقابل تردید بنا ہوا ہے۔ یہ طے ہے کہ وہ مزید کئی ریکارڈ توڑیں گے، کیونکہ وہ آنے والے کئی برسوں تک ملک کی قیادت کرتے رہیں گے۔'' ہاں، طویل عرصے تک قائم رہنا ضروری ہے اور بعض لوگوں کے لیے کریز پر زیادہ دیر تک ٹکے رہنا بھی اہم ہوتا ہے۔ لیکن ناظرین کے نقطۂ نظر سے جو چیز معنی رکھتی ہے، وہ یہ ہے کہ اسکور بورڈ پر کیا نظر آ رہا ہے۔ یہاں مسئلہ یہ ہے کہ طویل عرصے تک قائم رہنے کے برعکس، اعداد و شمار اتنے واضح نہیں ہیں۔ مادھو کا کہنا ہے کہ مودی کی کامیابیوں میں یہ بات شامل ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستان کی جی ڈی پی دوگنی ہو گئی۔ لیکن آزادی کے بعد سے ہر دہائی میں یہ دوگنی ہوتی رہی ہے۔ یقیناً 1960 کے بعد سے تو ایسا ہوا ہی ہے (جب سے ہمارے پاس ورلڈ بینک کا ڈاٹا موجود ہے)۔ اور کیا؟ مادھو کہتے ہیں کہ ''خارجہ پالیسی میں مودی نے ایک شاندار تاریخ رقم کی ہے۔'' کیسے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں۔ آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے دیکھتے ہوئے یہ ماننا مشکل ہے کہ ہندوستان کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اور یہ الزام بھی درست ہو سکتا ہے کہ ہندوستان اکثر خوشامد کا رویہ اختیار کرتا ہے، خاص طور پر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے معاملے میں۔ تاہم، آج ہمیں اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ مودی کے جانے کے 6 دہائیاں بعد انہیں کس طرح یاد کیا جائے گا۔ 2086 کے ہندوستان میں لوگ مودی کے بارے میں کیا لکھیں گے اور کیا کہیں گے؟ کیا یہ بالکل ویسا ہوگا جیسے آج نہرو کے انتقال کے 62 برس بعد، ہم ان کے بارے میں بات کرتے اور لکھتے ہیں؟ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ ممکن ہے ہم (یعنی وہ لوگ جو تب تک زندہ ہوں گے اور جو اس کے بعد پیدا ہوں گے) مودی کا ذکر ہی نہ کریں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ موجودہ چیزیں، لوگ اور واقعات وقت کے ساتھ بہت تیزی سے ماند پڑ جاتے ہیں۔ گاوسکر نے سچن تندولکر کو جگہ دی، انہوں نے وراٹ کوہلی کو جگہ دی، انہوں نے ویبھو کو جگہ دی۔ حال میں ہمیشہ کوئی نئی اور چمکدار چیز موجود ہوتی ہے اور موجودہ نسل کا اپنے دور کے ستاروں کے ساتھ تعلق ہمیشہ ماضی کی چیزوں کے مقابلے میں زیادہ تازہ اور گہرا ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ بات درست ہے تو نہرو کیوں فراموش نہیں ہوئے، اور مادھو اور ہم میں سے جو لوگ اس وزیر اعظم کے مداح ہیں، وہ پرانے جواہر لال کو ان کے رخصت ہو جانے کے اتنے عرصے بعد بھی بار بار کیوں سامنے لاتے ہیں؟ یہیں سے ہم دوسری وجہ کی طرف آتے ہیں جس کے باعث نہرو آج بھی اپنی فکر اور اثر کے ذریعے ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہ ان کی چھوڑی ہوئی میراث کی وجہ سے ہے۔ پہلی میراث ہر قسم کے ادارے ہیں (مثلاً تعلیم، سائنس، ثقافت اور طب سے متعلق ادارے) جن کا انہوں نے تصور پیش کیا اور جنہیں قائم کیا۔ دنیا میں، اور خاص طور پر ہمارے خطے میں، ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ نہرو کی قائم کردہ بے شمار چیزوں کا موازنہ مودی کی سوچی اور مکمل کی گئی چیزوں سے کیجیے۔ مودی کے کام میں ایسی کوئی چیز تلاش کرنا مشکل ہے۔ شاید بیچارا 'نیتی آیوگ' (کیا وہ اب بھی موجود ہے؟) ہی وہ ایک ادارہ ہو سکتا ہے جو مودی مستقبل کے ہندوستان کو دے جائیں، لیکن اس کے علاوہ اور کیا؟ کہنا مشکل ہے۔ نہرو کی چھوڑی ہوئی دوسری چیز، ان کے قائم کردہ اداروں کی طرح، آج بھی ہمارے اردگرد موجود ہے اور ان سے جڑی ہوئی ہے، جسے 'ہندوستان کا تصور' (آئیڈیا آف انڈیا) کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک ایسا متنوع معاشرہ جو جدیدیت کی طرف بڑھ رہا ہو۔ یہاں ہم یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ مودی تبدیلی لائے ہیں اور ماضی سے اس طرح الگ ہوئے ہیں جس کا اثر شاید ان اداروں سے کہیں زیادہ دیرپا ہو جو انہوں نے بنائے یا نہیں بنائے۔ مادھو اپنی بات اس نتیجے کے ساتھ ختم کرتے ہیں کہ ''صرف اعداد و شمار ہی مودی کو دوسروں سے ممتاز نہیں کرتے۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے لیڈر کے طور پر انہوں نے جس طرزِ حکمرانی، نظریاتی بصیرت اور مؤثر ترقیاتی ایجنڈے کو پیش کیا ہے، وہی انہیں ہندوستانی سیاست کا درخشاں ستارہ بناتا ہے۔'' لیکن ہم اپنے اردگرد کے ہندوستان کو دیکھتے ہیں، جسے مادھو ایک درخشاں ستارہ قرار دیتے ہیں، وہ ایسے قوانین اور پالیسیوں سے گھرا ہوا نظر آتا ہے جو لوگوں کو خارج کرنے اور ہراساں کرنے والی ہیں۔ بلڈوزر، لنچنگ، خاص طور پر سخت جانچ پڑتال وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً ان میں سے بیشتر چیزیں نئی نہیں ہیں، لیکن ان کی شدت نئی ہے اور یہ مودی کی ہندوستان کو دی گئی میراث ہے۔ یہ یقینی نہیں کہ جس چیز کا ہم نے تجربہ کیا ہے، وہ 2086 تک برقرار رہے گی یا نہیں۔ ہونا تو یہی چاہیے کہ ایسا نہ ہو، لیکن میرے لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تب تک میں اسے دیکھنے کے لیے زندہ نہیں ہوں گا۔ میرا اندازہ (جو گزشتہ چند برسوں میں مودی کی چھوڑی ہوئی میراث کے شواہد پر مبنی ہے) یہ ہے کہ اگر یہ سلسلہ ایک دہائی یا اس سے زیادہ عرصے تک بھی جاری رہا (6 دہائیاں تو بہت دور کی بات ہے) تو مودی کو یقیناً یاد رکھا جائے گا، لیکن ان وجوہات کی بنیاد پر نہیں جن کی بنیاد پر مادھو انہیں یاد کروانا چاہیں گے۔

راجستھان: لاکھوں میں فرضی ڈگری خرید کر

ڈاکٹر بننے کیلئے 'شارٹ کٹ' راہ اختیار کرنے والے مزید ۳/ڈاکٹر گرفتار

ایس او جی کے مطابق تحقیقات کے دوران بیرون ملک سے ایم بی بی ایس کرنے والے 100 سے زائد ایسے افراد کی شناخت کی جا چکی ہے جنہوں نے فرضی سرٹیفکیٹس کے ذریعے طبی شعبے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ راجستھان میں فرضی ایف ایم جی ای سرٹیفکیٹس کے ذریعہ ڈاکٹر بنانے والے نیٹورک کا دائرہ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) نے اس ہائی پروفائل معاملے میں مزید 3 ڈاکٹروں کو گرفتار کیا ہے۔ تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ بیرون ملک سے ایم بی بی ایس کرنے والے امیدواروں کو کروڑوں روپے کے اس نیٹورک کے ذریعہ فرضی ایف ایم جی ای سرٹیفکیٹ فراہم کرائے جا رہے تھے، جس سے وہ راجستھان میڈیکل سائنس (آر ایم سی) میں رجسٹریشن کروا کر انٹرنشپ اور میڈیکل پریکٹس کر سکیں۔ اس سے قبل مدھیہ پردیش میں بھی 9 ڈاکٹر فرضی پائے گئے تھے۔ ایس او جی کے مطابق گرفتار ملزمان میں جے پور کا رہائشی دیپک یادو، ڈیگ کا رہائشی راجو گوجر اور الور کا رہائشی نریش گوجر شامل ہے۔ ان تینوں نے قازقستان سے ایم بی بی ایس کی پڑھائی کی تھی، لیکن ہندوستان میں ڈاکٹر کے طور پر رجسٹریشن کے لیے لازمی ایف ایم جی ای امتحان پاس نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مبینہ دلالوں اور ماسٹر مائنڈ کے ذریعے لاکھوں روپے خرچ کر کے فرضی سرٹیفکیٹس بنوائے۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ دیپک یادو نے تقریباً 24 لاکھ روپے، راجو گوجر نے 27 لاکھ روپے اور نریش گوجر نے 23 لاکھ روپے دے کر فرضی ایف ایم جی ای سرٹیفکیٹس حاصل کیے۔ ان سرٹیفکیٹس کی بنیاد پر سرکاری میڈیکل کالجوں میں انٹرنشپ بھی کی گئی۔ ایس او جی کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل وشال بنسل کے مطابق تحقیقات کے دوران بیرون ملک سے ایم بی بی ایس کرنے والے 100 سے زائد ایسے افراد کی شناخت کی جا چکی ہے جنہوں نے فرضی سرٹیفکیٹس کے ذریعے طبی شعبے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اس معاملے میں اس سے قبل بھی 17 ڈاکٹروں، راجستھان میڈیکل کونسل کے اس وقت کے رجسٹرار ڈاکٹر راجیش شرما، یو ڈی سی اکھلیش ماتھر، ایل ڈی سی فرحان حسن، مرکزی ملزم بھانا رام مالی اور ایک دلال کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ مرکزی ملزم بھانا رام مالی ہر امیدوار سے 20 سے 30 لاکھ روپے لے کر فرضی سرٹیفکیٹ تیار کرواتا تھا اور رجسٹریشن کا عمل پورا کرواتا تھا۔ واضح رہے کہ ہندوستان میں بیرون ملک سے ایم بی بی ایس کرنے والے طلبہ کو میڈیکل پریکٹس شروع کرنے سے پہلے نیشنل بورڈ آف ایگزامینیشنز کے ذریعے منعقدہ ایف ایم جی ای امتحان پاس کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ امتحان ڈاکٹر کی قابلیت اور مہارت کی جانچ کے لیے ہوتا ہے۔ ایس او جی کی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ کچھ امیدواروں نے امتحان پاس کیے بغیر ہی فرضی ایف ایم جی ای سرٹیفکیٹس بنوا کر راجستھان میڈیکل کونسل میں رجسٹریشن حاصل کر لی اور میڈیکل کالجوں میں انٹرنشپ تک کر لی۔ اس پورے انکشاف نے صحت کے نظام پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ جن لوگوں نے لازمی اہلیتی امتحان پاس نہیں کیا، وہ فرضی دستاویزات کی بنیاد پر ڈاکٹر بن کر مریضوں کا علاج کرنے کی پوزیشن میں پہنچ گئے۔ ایسے میں یہ معاملہ محض دستاویزی دھوکہ دہی نہیں، بلکہ عام لوگوں کی زندگی اور صحت سے جڑا سنگین جرم مانا جا رہا ہے۔ ایس او جی کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمان سے پوچھ گچھ جاری ہے اور نیٹورک سے جڑے دیگر افراد کے کردار کی بھی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ نہ صرف راجستھان بلکہ مدھیہ پردیش میں بھی نیشنل ہیلتھ مشن یعنی این ایچ ایم کی ڈاکٹروں کی بھرتی میں بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ 81 ڈاکٹروں کی بھرتی کے عمل کی تحقیقات میں 9 امیدواروں کے دستاویزات فرضی پائے گئے ہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے بعد این ایچ ایم نے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دی ہے۔ اب یہ پتہ لگایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ کب سے صحت کی خدمات سے وابستہ تھے اور ان کے ذریعے کیے گئے علاج سے کسی مریض کو نقصان تو نہیں پہنچا۔

دہلی فساد: طاہر حسین کی ضمانت عرضی پر پولیس سے جواب طلب، ہائی کورٹ میں آئندہ سماعت ۱۶/جولائی کو

سال 2020 کے دہلی فساد سے متعلق یو اے پی اے کے تحت درج معاملے میں ملزم طاہر حسین نے 29 جنوری کو نچلی عدالت سے ضمانت خارج کئے جانے کے حکم کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے 2020 کے دہلی فساد میں مبینہ بڑی سازش کے ملزم طاہر حسین کی ضمانت عرضی پر دہلی پولیس سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے بدھ کے روز ہوئی سماعت کے دوران پولیس سے طاہر حسین کی اس عرضی پر جواب داخل کرنے کو کہا جس میں انہوں نے کڑکڑ ڈوما کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل داخل کرنے میں ہوئی 67 دنوں کی تاخیر کو معاف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق طاہر حسین کی ضمانت عرضی پر دہلی ہائی کورٹ میں آئندہ سماعت جولائی میں ہوگی۔ عرضی پر اگلی سماعت 14 کی بجائے 16 جولائی کو ہوگی۔ دہلی فساد سے متعلق یو اے پی اے کے تحت درج معاملے میں ملزم طاہر حسین نے 29 جنوری کو نچلی عدالت سے ضمانت خارج کرنے کے حکم کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس سے پہلے دہلی ہائی کورٹ نے 2020 کے فسادات سے متعلق مبینہ بڑی سازش کے معاملے میں الزام طے کرنے پر لگی روک گزشتہ جمعہ کو ہٹا دی تھی اور معاملے کی سماعت کر رہی عدالت کو حتمی آرڈر پاس کرنے کی اجازت دی تھی۔ جسٹس نینا بنسل کرشنا نے ملزم دیوانگنا کلیتا کی عرضی کو خارج کرتے ہوئے یہ روک ہٹائی تھی۔ عدالت میں دائر عرضی کے ذریعہ کلیتا کی جانب سے پولیس کو معاملے سے متعلق کچھ ویڈیو اور واٹس ایپ چیٹ دستیاب کرانے کا حکم دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ فیصلہ سنائے جانے کے بعد کلیتا کے وکیل نے جج سے یہ گزارش کی تھی۔ حالانکہ عدالت نے کلیتا کی ایک الگ عرضی کو منظور کر لیا اور اسے انسداد غیر قانونی سرگرمیاں ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت معاملے میں استعمال دستاویزات کا مطالعہ کرنے کی اجازت دے دی۔ کلیتا نے 2023 میں ہائی کورٹ میں عرضی دائر کر کے یہ دعویٰ کیا تھا کہ دہلی پولیس نے فروری 2020 میں شہریت ترمیمی ایکٹ (سی اے اے) اور قومی شہری رجسٹر (این آر سی) کے خلاف ہوئے دھرنے اور مظاہروں کو ریکارڈ کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کیا تھا اور نچلی عدالت کی جانب سے الزامات طے کرنے پر بحث شروع ہونے سے پہلے انہیں اس کی فوٹیج فراہم کی جانا چاہئے۔ طلبا کارکن کلیتا کے ساتھ ساتھ نتاشا نروال، جامعہ کوآرڈینیشن کمیٹی کی رکن صفورا زرگر، عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سابق کونسلر طاہر حسین اور متعدد دیگر لوگوں کے خلاف بھی شمال مشرقی دہلی میں فروری 2020 میں ہوئے فسادات کے سلسلے میں الگ الگ ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں۔ ان فسادات میں 53 لوگوں کی موت ہوئی تھی اور 700 سے زائد لوگ زخمی ہوئے تھے۔

قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰/نے طلبہ کو مضامین کے 'اسیر' ہونے سے آزاد کر دیا ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس و ٹیکنالوجی اور ارضیاتی سائنس کے مرکزی وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) نیز وزیرِ اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات و پنشن، محکمۂ ایٹمی توانائی اور محکمۂ خلاء کے وزیرِ مملکت جتیندر سنگھ نے آج قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 کو بھارت کے تعلیمی شعبے میں سب سے انقلابی اصلاحات میں سے ایک اور مودی حکومت کے 12 سالہ دور کی نمایاں ترین کامیابیوں میں شمار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پالیسی نے طلبہ کو پہلے سے متعین تعلیمی راستوں تک محدود رہنے کے بجائے اپنی صلاحیتوں اور خواہشات کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے دی ویک ایجوکیشن کنکلیو 2026 سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی میں آنے والی سب سے بڑی تبدیلیوں میں سے ایک قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا نفاذ ہے۔ اس کے اثرات کو بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پالیسی نے "بچوں کو اُن مضامین تک محدود ہونے سے آزاد کر دیا ہے جو ان کے والدین ان کے لیے منتخب کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے تعلیمی نظام میں اکثر طلبہ کو اپنی دلچسپیوں سے قطع نظر مخصوص تعلیمی شعبوں میں تعلیم جاری رکھنے پر مجبور ہونا پڑتا تھا، جس سے انفرادی انتخاب اور لچک محدود ہو جاتی تھی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ نئی پالیسی کے تحت متعارف کرائی گئی لچک نے طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق تعلیمی سمت تبدیل کرنے کا اختیار دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جو طلبہ روایتی پیشہ ورانہ راستے اختیار نہیں کرنا چاہتے، اب انہیں بایوٹیکنالوجی، ادب اور دیگر ابھرتے ہوئے شعبوں سمیت مختلف مضامین میں تعلیم حاصل کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تبدیلی کے نتیجے میں نوجوان اپنی پسند کے مطابق پیشوں کا انتخاب کر رہے ہیں، نہ کہ مجبوری کے تحت، جس سے مستقبل کی افرادی قوت کے معیار،

صلاحیت اور حوصلے میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ تعلیمی شعبے میں ہونے والی ان تبدیلیوں کے سائنسی نظام پر اثرات کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ آج تحقیقی اداروں میں آنے والے نوجوان سائنس دانوں کا معیار اور رجحان ماضی کی نسلوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بہت سے نوجوان اپنی حقیقی دلچسپی اور صلاحیت کی بنیاد پر سائنس کو بطور پیشہ اختیار کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں تحقیق اور اختراع کے میدان میں زیادہ وابستگی، لگن اور عمدگی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ تعلیم تک رسائی کے فروغ میں ٹیکنالوجی کے رول پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران تعلیم تک سبھی کی رسائی آسان ہوئی ہے۔

ایران کی آئی اے ای اے سے اپیل، ایجنسی کو امریکہ کا سیاسی ہتھیار نہ بننے دیا جائے

عباس عراق چی نے آئی اے ای اے کے رکن ممالک سے اپیل کی ہے کہ ایجنسی کو امریکہ کے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہ ہونے دیا جائے

نئی دہلی: ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے بورڈ آف گورنرز کے رکن ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے تحت کام کرنے والے اس جوہری نگران ادارے کو ایک مرتبہ پھر امریکہ کے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال ہونے سے بچائیں۔ انہوں نے ایران کے خلاف امریکہ کی جانب سے تیار کی گئی مجوزہ قرارداد کو سیاسی محرکات پر مبنی اور بدنیتی کا مظہر قرار دیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ خبر رساں ایجنسی کے مطابق عباس عراقچی نے بورڈ آف گورنرز میں شامل ممالک کے وزرائے خارجہ کو ایک خط ارسال کیا ہے، جس میں انہوں نے ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق جاری مباحثے کے دوران غیر جانبداری اور انصاف کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ یہ خط ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں آئی اے ای اے بورڈ آف گورنرز کا جون کا سہ ماہی اجلاس جاری ہے، جہاں ایران کے جوہری پروگرام پر غور کیا جا رہا ہے۔ عباس عراقچی نے اپنے خط میں کہا کہ موجودہ کشیدگی کی بنیادی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بورڈ آف گورنرز کو ایران کے خلاف کسی بھی غیر قانونی اقدام کے جواز کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے رکن ممالک کو خبردار کیا کہ ایسے فیصلے نہ کیے جائیں جو ادارے کی غیر جانبداری اور ساکھ کو نقصان پہنچائیں۔ ایرانی وزیر خارجہ نے جون 2025 میں منظور ہونے والی ایک قرارداد کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس کے صرف چوبیس گھنٹے بعد امریکہ اور اسرائیل نے ایران کی ان جوہری تنصیبات پر حملے کیے تھے جو آئی اے ای اے کی نگرانی میں تھیں۔ ان کے مطابق ان حملوں کے نتیجے میں متعدد ایرانی شہری جان سے گئے تھے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آیا ایک مرتبہ پھر آئی اے ای اے کو ایران کے پرامن جوہری پروگرام کے خلاف جارحانہ

اقدامات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ عباس عراقچی نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ برس کے دوران ایران کی جوہری تنصیبات پر امریکہ اور اسرائیل کے متعدد حملے ہوئے، جبکہ ایرانی جوہری سائنس دانوں اور ان کے اہل خانہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ان کے بقول آئی اے ای اے کی تاریخ میں اس نوعیت کے واقعات کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ان کارروائیوں نے بین الاقوامی قانون، عالمی امن و سلامتی، جوہری عدم پھیلاؤ کے نظام اور آئی اے ای اے کے نگرانی کے ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ عباس عراقچی کے مطابق امریکہ کی تیار کردہ مجوزہ قرارداد صرف حالیہ حالات کے نتائج پر توجہ دیتی ہے، جبکہ موجودہ بحران کی اصل وجوہات کو دانستہ طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے زور دے کر کہا کہ بورڈ آف گورنرز کے آئندہ فیصلے نہ صرف ایران کے معاملے بلکہ آئی اے ای اے کی ساکھ، اس کی خودمختاری اور جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے کے مستقبل کے لیے بھی اہم ثابت ہوں گے۔

ایک گھونٹ ہو یا ۲/پیگ، روزانہ شراب پینے سے ہو سکتی ہے بے وقت موت، امریکی محققین نے کیا اہم انکشاف

'نیویارک ٹائمز' کے مطابق امریکی محکمہ صحت کے سابق افسر ایم ونسنٹ نے سائنسدانوں کو شراب کے استعمال کو لے کر تحقیق کرنے کے لیے کہا تھا۔ ونسنٹ کا دعویٰ ہے کہ اس تحقیق کے بعد انہیں ملازمت سے نکال دیا گیا۔ روزانہ ایک گھونٹ شراب پینا بھی آپ کے لیے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ امریکہ کی ایک سرکاری ایجنسی کی حالیہ تحقیق میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ محققین کے مطابق روزانہ ایک ڈرنک شراب پینے سے بے وقت موت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ساتھ ہی روزانہ 2 پیگ شراب کا استعمال بھی زیادہ خطرناک مانا گیا ہے۔ اس تحقیق پر امریکہ کی شراب کمپنیوں نے سوالات اٹھائے ہیں۔ 'جرنل آف اسٹڈیز آن الکوحل اینڈ ڈرگس' میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کو شروع میں امریکی حکومت کے ذریعہ عام نہ کیے جانے کے الزام لگے تھے۔ 'نیویارک ٹائمز' کی رپورٹ کے مطابق حکومت نہیں چاہتی تھی کہ شراب کے استعمال سے متعلق اس طرح کے نتائج سامنے آئیں۔ حالانکہ کافی کوششوں کے بعد اس تحقیق کو عام کیا گیا۔ محققین کا کہنا ہے کہ انہوں نے 2 طریقے سے شراب کے استعمال کو لے کر ایک تحقیق کی۔ پہلے ان لوگوں کی بات کی جو روزانہ ایک گھونٹ شراب لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ یہ صحت کے لیے بالکل ٹھیک ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ 1000 میں سے ایک ایسا کیس ملا، جو روز شراب پیتے تھے اور ان کی بے وقت موت ہو گئی۔ اس رپورٹ کے مطابق ان لوگوں کی شراب سے متعلق بیماریوں یا چوٹ لگنے کی وجہ سے موت ہو گئی۔ دوسری جانب ایک تحقیق ایسے لوگوں پر کی گئی جو روزانہ 2 پیگ شراب پیتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 25 میں سے ایک شخص روزانہ 2 پیگ شراب پینے کی وجہ بے وقت ہی موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ 'نیویارک ٹائمز' کے مطابق امریکی محکمہ صحت کے سابق افسر رابرٹ ایم ونسنٹ نے سائنسدانوں کو شراب کے استعمال کو لے کر تحقیق کرنے کے لیے کہا تھا۔ ونسنٹ کا دعویٰ ہے کہ اس تحقیق کے بعد انہیں ملازمت سے نکال دیا گیا۔ حالانکہ امریکی محکمہ صحت نے اس کے متعلق کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ ونسنٹ کے مطابق اس تحقیق کے بعد محکمہ صحت نے حکومت سے ڈائٹ گائیڈ لائنز کے تحت 2 پیگ شراب پینے کے مشورے کو واپس لینے کے لیے کہا تھا، لیکن حکومت نے کاروباری مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دبا دیا۔ واضح رہے کہ امریکہ میں ڈائٹ گائیڈ لائنز کے تحت 2 ڈرنک تک لینے کی چھوٹ ہے۔ اس کے لیے معیارات مقرر کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک اسٹینڈرڈ ڈرنک کی تعریف کچھ اس طرح ہے کہ عام بیئر 12 فلوئڈ اونس (تقریباً 335 ملی لیٹر)، شراب 5 اونس (تقریباً 148 ملی لیٹر) اور ڈسٹلڈ اسپرٹ 1.5 اونس (تقریباً 44 ملی لیٹر)۔ یونیورسٹی آف کولوراڈو وائنشوٹز میڈیکل کیمپس میں وبائی امراض کے سربراہ نیڈ کیلانجے کے مطابق شراب کے حوالے سے کی جانی والی تحقیقات پر ہمیشہ سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ کیلانجے کا کہنا ہے کہ صحت کو ٹھیک رکھنے کے لیے شراب پینا ضروری نہیں ہے۔

وزیرِ مملکت شوبھا کرندلاجے نے جنیوا میں منعقد محنت سے متعلق

۱۱۴/ویں بین الاقوامی کانفرنس میں بھارتی وفد کی قیادت کی

جنیوا: حکومت ہند کی محنت اور روزگار اور بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں کی وزارت کی مرکزی وزیرِ مملکت محترمہ شوبھا کرندلاجے نے سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں منعقد محنت سے متعلق 114 ویں بین الاقوامی کانفرنس (آئی ایل سی) میں بھارتی وفد کی قیادت کی، جس میں انہوں نے ہمہ جہت ترقی، صنفی مساوات اور سماجی مکالمے کے لیے بھارت کے عزم پر زور دیا۔ ان کی ان مصروفیات نے ایک مضبوط اور مربوط سفارتی موجودگی کی عکاسی کی، جس میں بحث و مباحثے میں شرکت اور 9 جون 2026 کو سلسلہ وار اعلیٰ سطحی دوطرفہ میٹنگیں شامل تھیں۔ جنیوا میں محنت سے متعلق 114 ویں بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر مرکزی وزیر نے نیپال کے نوجوانوں، محنت اور روزگار کے وزیر جناب رام جی یادو کے ساتھ ایک دوطرفہ ملاقات کی۔ نیپال نے بھارت کے ڈیجیٹل پورٹلز کی تعریف کی۔ بھارت نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہماری "پڑوسی پہلے" کی پالیسی کے تحت نیپال بھارت کے لیے ایک ترجیحی شراکت دار ہے۔ دونوں وزراء نے مہارت کی ترقی، مزدوروں کی نقل مکانی اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تبادلے کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس گفتگو میں دونوں ممالک میں کارکنوں کے لیے مواقع اور ان کی بہبود کو بڑھانے اور دیرینہ و برادرانہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا گیا۔ وزیرِ مملکت محترمہ شوبھا کرندلاجے کی انگولا کی عوامی انتظامیہ، لیبر اور سوشل سکیورٹی کی وزیر محترمہ ٹریسا روڈریگز ڈیاس کے ساتھ ملاقات میں محنت اور روزگار، مہارت کی ترقی، پیشہ ورانہ تربیت، سماجی تحفظ اور افرادی قوت کی تربیت میں تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں وزراء نے روزگار کی خدمات، ہنرمندی، افرادی قوت کی منصوبہ بندی اور ڈیجیٹل گورننس کے شعبے میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ انگولا نے بھارت کی ڈیجیٹل مصنوعات کی تعریف کی اور علم کے تبادلے کی درخواست کی۔ بھارت نے انگولا کو روزگار کی خدمات، کارکنوں کا رجسٹریشن، ملازمتوں اور مہارت کی مماثلت کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو ڈیزائن، تیار اور فعال کرنے میں تکنیکی مدد اور صلاحیت سازی کے لیے تعاون کی پیشکش کی۔

عدالت کا غیر قانونی حراست پر متاثرہ کو ۲/لاکھ معاوضہ دینے کا حکم، ذمہ دار افسر کی تنخواہ سے کی جائے گی وصولی

عدالت نے سماعت کے دوران پایا کہ عرضی گزار منصور احمد عرف للو کو 19 مارچ 2026 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ پولیس نے مناسب قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر اسے براہ راست جیل بھیج دیا تھا۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے پریاگ راج کمشنریٹ میں پولیس کی جانب سے اختیارات کے غلط استعمال اور غیر قانونی حراست معاملے میں سخت موقف اختیار کیا ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت حکم دیا ہے کہ وہ متاثرہ شخص کو 6 ہفتے کے اندر 2 لاکھ روپے کا معاوضہ دے۔ بعد میں یہ رقم ذمہ دار اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس، بارہ، پریاگ راج کی تنخواہ سے تادیبی تحقیقات کے بعد وصولی جائے۔ یہ حکم جسٹس سدھارتھ اور جسٹس ونے کمار دویدی کی ڈویژن بنچ نے منصور احمد عرف للو کی جانب سے داخل ہیبیس کارپس کی عرضی پر دیا ہے۔ عدالت نے سماعت کے دوران پایا کہ عرضی گزار کو 19 مارچ 2026 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ پولیس نے مناسب قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر اسے براہ راست جیل بھیج دیا تھا۔ قانونی طور پر عرضی گزار کو ذاتی مچلکہ بھرنے کا موقع دیا جانا چاہیے تھا۔ قوانین پر عمل کیے بغیر 8 دنوں تک جیل میں رکھنا غیر قانونی مانا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ مستقبل میں کسی بھی شخص کو حراست میں لینے پر ذاتی مچلکے پر ہی رہا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص ذاتی مچلکہ دینے سے انکار کرتا ہے تو اس کی تحریری یا آڈیو-ویژول ریکارڈنگ ضروری ہوگی۔ ان احکامات کی خلاف ورزی ہونے پر روزانہ 25000 روپے کا معاوضہ دیا جائے اور قصوروار افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ عدالت نے ذاتی مچلکہ بھرنے کا موقع نہ دیے جانے کو حیران کن قرار دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ کمشنریٹ میں پولیس افسران کو دیے گئے مجسٹریٹ کے اختیارات کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال ہو رہا ہے۔ عدالت نے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ صرف پریاگ راج کمشنریٹ میں ہی رواں سال اب تک 721 لوگوں کو اسی طرح غیر قانونی طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔

انڈین چیمبر آف کامرس کے وفد کی ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات

نئی دہلی: انڈین چیمبر آف کامرس (آئی سی سی) کے ایک وفد، جس کی قیادت اس کے صدر برج بھوشن اگروال نے کی، نے نئی دہلی میں مرکزی وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی، ارضیاتی علوم، اور وزیرِ اعظم کے دفتر، محکمہ جوہری توانائی، محکمہ خلا، عملہ، عوامی شکایات و پنشن کے وزیرِ مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی۔ وفد نے انہیں مغربی بنگال میں تنظیم کی سرمایہ کاری سے متعلق اقدامات سے آگاہ کیا اور ریاست کی ترقی اور پیش رفت کے ایجنڈے کی حمایت کے لیے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کے ساتھ تعاون کی خواہش کا اظہار کیا۔ ملاقات کے دوران انڈین چیمبر آف کامرس (آئی سی سی) نے بتایا کہ وہ اپنی رکن کمپنیوں کے ذریعے مغربی بنگال میں ایک لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر کام کر رہا ہے۔ تنظیم کے مطابق یہ مجوزہ سرمایہ کاری ریاست کی اقتصادی صلاحیت اور طویل مدتی ترقی کے مواقع پر صنعتی اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ وفد نے یہ بھی کہا کہ مغربی بنگال میں اس وقت ایک نئی امید اور مثبت ماحول دیکھنے میں آ رہا ہے، جو ان کے مطابق اقتصادی ترقی کو تیز کرنے اور ریاست کو سرمایہ کاری کے اہم مرکز کے طور پر مزید مستحکم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ انڈین چیمبر آف کامرس (آئی سی سی) نے اس بات پر زور دیا کہ صنعت، مرکزی حکومت اور ریاستی انتظامیہ کے درمیان مسلسل رابطہ اور تعاون سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے، تنظیم نے ڈاکٹر جتیندر سنگھ، مختلف مرکزی وزارتوں اور حکومتِ مغربی بنگال کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے سرمایہ کاری کو فروغ دینے، صنعتی ترقی کی حمایت کرنے اور ریاست کے ترقیاتی منصوبوں میں تعاون فراہم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ مجوزہ اشتراک ادارہ جاتی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور ترقیاتی اقدامات میں صنعت کی زیادہ شمولیت کو فروغ دینے پر مرکوز ہوگا۔

امریکی بازاروں میں ہندوستانی آموں کا جادو، کیسر، الفانسو اور لنگڑا کی مانگ ریکارڈ سطح پر

امریکہ میں ہندوستانی آموں کی مقبولیت تیزی سے بڑھ رہی ہے، کیسر، الفانسو، لنگڑا اور دسہری جیسی اقسام تیزی سے فروخت ہو رہی ہیں اور غیر ہندوستانی صارفین بھی ان کے ذائقے کے مداح بنتے جا رہے ہیں

امریکہ میں ان دنوں ہندوستانی آم صرف ایک پھل نہیں بلکہ ایک ثقافتی تجربہ بن چکے ہیں۔ ملک کے مختلف شہروں میں کیسر، الفانسو، لنگڑا اور دسہری جیسے آموں کی مانگ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ بڑے ریٹیل اسٹورز میں پہنچنے والی کھیپ چند گھنٹوں کے اندر فروخت ہو جاتی ہے۔ سیاٹل سے لے کر لاس اینجلس، نیوجرسی سے واشنگٹن تک ہندوستانی آموں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اس بات کا اشارہ ہے کہ اب یہ ذائقہ صرف ہندوستانی نژاد افراد تک محدود نہیں رہا بلکہ امریکی صارفین بھی اس کے دلدادہ بنتے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر ونئے کواترا کے مطابق ہندوستانی آموں کی کامیابی صرف پرانی یادوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کے منفرد ذائقے اور معیار نے بھی امریکی بازار میں اپنی الگ پہچان بنائی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کئی دہائیوں تک امریکہ میں مقیم ہندوستانی خاندان گرمیوں کی تعطیلات میں وطن جا کر آموں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور پھر ان یادوں کو اپنے ساتھ واپس لے آتے تھے، لیکن اب وہی ذائقہ امریکہ کے بڑے اسٹورز میں دستیاب ہے۔ ونئے کواترا نے واشنگٹن میں ہندوستانی سفارت خانے کی جانب سے منعقد کیے جانے والے مینگو فیسٹیول سے قبل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آم گرمیوں کی یادوں کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ان کے مطابق آم صرف ایک پھل نہیں بلکہ بچپن، خاندان اور تعطیلات سے جڑی ہوئی خوشگوار یادوں کی علامت بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ جو ذائقہ کبھی صرف ہندوستان میں دستیاب تھا، وہ اب ہزاروں میل دور امریکہ میں بھی لوگوں کی دسترس میں ہے۔ ہندوستانی آموں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی ایک نمایاں مثال سیاٹل میں منعقد ہونے والا 'مینگو میجک' پروگرام ہے، جس کے دوسرے ایڈیشن میں سو سے زیادہ درآمد کنندگان، تقسیم کاروں اور بڑے ریٹیل اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر ہندوستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی سات اعلیٰ معیار کی آموں کی اقسام پیش کی گئیں جن میں مہاراشٹر کے الفانسو اور کیسر، آندھرا پردیش کے بنگن پلی اور ہمایت، اتر پردیش کے لنگڑا اور دسہری جبکہ گجرات کے راجاپوری آم شامل تھے۔ اس تقریب میں شریک کاروباری شخصیات اور پالیسی سازوں نے بھی ہندوستانی آموں کے لیے بڑھتی ہوئی دلچسپی کا خیر مقدم کیا۔ واشنگٹن ریاست کے لیفٹیننٹ گورنر ڈینی ہیک نے کہا کہ ریاست میں ہندوستانی آموں کی مزید اقسام کی دستیابی صارفین کے لیے ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ اس پروگرام کے انعقاد میں زرعی اور پراسیسڈ فوڈ مصنوعات برآمدی ترقیاتی اتھارٹی نے بھی تعاون کیا۔ مئی کے مہینے میں ایک بڑے امریکی ریٹیل ادارے نے پہلی مرتبہ ہندوستانی کیسر آموں کی کھیپ سیاٹل، لاس ویگاس، نیوجرسی اور لاس اینجلس کے اپنے اسٹورز میں فروخت کے لیے پیش کی۔ کمپنی کے حکام کے مطابق اسٹورز میں پہنچنے کے محض دو گھنٹوں کے اندر پوری کھیپ فروخت ہو گئی۔ یہ صورتحال اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہندوستانی آم اب امریکی صارفین کے لیے ایک خاص کشش رکھتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھی اس رجحان کی جھلک نمایاں طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ صارفین مختلف شہروں کے اسٹورز میں آموں کی دستیابی کی اطلاعات شیئر کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو جلد خریداری کا مشورہ دے رہے ہیں۔ کئی صارفین نے کیسر آم کو "ہندوستانی گرمیوں کی پہچان" قرار دیا ہے، جبکہ متعدد افراد کا کہنا ہے کہ ہندوستانی آموں کے ذائقے کا کوئی متبادل نہیں۔ ہندوستان دنیا میں آم پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یہاں دو کروڑ ساٹھ لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ آم پیدا ہوتے ہیں اور ایک ہزار سے زائد اقسام کاشت کی جاتی ہیں۔ امریکہ میں ہندوستانی آموں کی برآمدات سن 2007 میں اٹھارہ سالہ پابندی کے خاتمے کے بعد دوبارہ شروع ہوئیں اور گزشتہ ایک دہائی کے دوران ان میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے۔

کانگریس وفد کی الیکشن کمیشن سے ملاقات

میناکشی نٹراجن کے حق میں فوری مداخلت کا مطالبہ

کانگریس نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ چونکہ نامزدگی واپس لینے کا مرحلہ جاری ہے اور فیصلہ کے لیے کافی وقت موجود ہے، اس لیے کمیشن فوری مداخلت کرتے ہوئے ریٹرننگ افسر کے حکم کو کالعدم قرار دے۔ کانگریس کے ایک وفد نے راجیہ سبھا انتخاب کے لیے میناکشی نٹراجن کا پرچۂ نامزدگی مسترد کیے جانے سے متعلق معاملہ میں آج الیکشن کمیشن سے ملاقات کی۔ کانگریس لیڈران نے اس معاملہ میں الیکشن کمیشن سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز سے ملاقات کر ریٹرننگ افسر (آر او) کے فیصلے کو غیر قانونی، جانبدارانہ اور جمہوری اصولوں کے منافی قرار دیا۔ کانگریس جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینوگوپال نے اس ملاقات کے بعد پریس بریفنگ کے دوران بتایا کہ پارٹی کے وفد میں ڈاکٹر ابھشیک منو سنگھوی، وویک تنکھا، رندیپ سنگھ سرجے والا، جے رام رمیش، دیپا داس منشی، بھوپیش بگھیل، میناکشی نٹراجن اور وہ خود شامل تھے۔ انہوں نے یہ بھی جانکاری دی کہ وفد نے الیکشن کمیشن کے سامنے اس معاملے سے متعلق تمام حقائق اور اعداد و شمار تفصیل سے پیش کیے اور نامزدگی مسترد کیے جانے کے فیصلے پر اپنی شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کانگریس کے سینئر لیڈر اور ممتاز قانون داں ڈاکٹر ابھشیک منو سنگھوی نے کہا کہ پارٹی نے الیکشن کمیشن کے سامنے ایک مفصل نمائندگی پیش کی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ریٹرننگ افسر کا حکم قانونی بنیادوں سے محروم اور سراسر غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ 33اے واضح طور پر کہتی ہے کہ کسی امیدوار کے لیے صرف انہی فوجداری مقدمات کی تفصیلات ظاہر کرنا ضروری ہے جن میں 2 سال سے زیادہ سزا کی گنجائش ہو اور جن میں عدالت کی جانب سے باقاعدہ طور پر فرد جرم عائد کی جا چکی ہو۔ ان کے مطابق فرد جرم عائد کرنا ایک عدالتی عمل ہے اور یہ صرف جج ہی انجام دیتا ہے۔ سنگھوی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی فوجداری معاملے میں سب سے پہلا مرحلہ نجی شکایت (پرائیویٹ کمپلینٹ) کا ہوتا ہے، جو بے بنیاد بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد مجسٹریٹ کی جانب سے شکایت کا نوٹس لینا ایک آزاد عدالتی عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ میناکشی نٹراجن کو صرف عدالت میں حاضر ہو کر یہ وضاحت دینے کا نوٹس ملا تھا کہ شکایت پر نوٹس کیوں نہ لیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نوٹس ایسے مرحلے پر جاری ہوا تھا جب عدالت نے ابھی تک نوٹس نہیں لیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ قانون کی نظر میں نوٹس لیے بغیر کوئی فوجداری مقدمہ وجود میں نہیں آتا۔ محض کسی شخص پر الزام عائد کر دینا کافی نہیں ہوتا جب تک کہ عدالت اس پر باضابطہ طور پر نوٹس نہ لے۔ ڈاکٹر سنگھوی نے کہا کہ حیرت انگیز طور پر میناکشی نٹراجن کی نامزدگی ایسے وقت مسترد کر دی گئی جب ان کے خلاف نہ تو عدالت نے نوٹس لیا تھا اور نہ ہی کوئی فوجداری مقدمہ قانونی طور پر وجود میں آیا تھا۔ ان کے مطابق جب نوٹس ہی نہیں لیا گیا تو ایسی کوئی قانونی ذمہ داری بھی نہیں بنتی تھی کہ وہ کسی مقدمے کی تفصیلات اپنے کاغذات نامزدگی میں ظاہر کرتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دفعہ 33اے کے تحت قانونی عمل میں پہلے نوٹس لیا جاتا ہے، پھر تفتیش ہوتی ہے اور اس کے بعد فرد جرم یا چارج شیٹ کا مرحلہ آتا ہے۔ لیکن میناکشی نٹراجن کے معاملے میں ان مراحل میں سے کوئی بھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ کانگریس لیڈر نے اس بات کی جانب بھی توجہ دلائی کہ ریٹرننگ افسر کے حکم میں خود لفظ 'سنگیان' (نوٹس) استعمال کیا گیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عدالت نے ابھی تک نوٹس لیا ہی نہیں تھا۔ ان کے مطابق یہ بات اس فیصلے کی کمزور قانونی بنیاد کو ظاہر کرتی ہے۔ سنگھوی نے کہا کہ کانگریس نے الیکشن کمیشن کو یہ بھی یاد دلایا ہے کہ آئین ہند کے آرٹیکل 324 کے تحت کمیشن کو وسیع آئینی اختیارات حاصل ہیں۔ یہ اختیارات الیکشن کمیشن کو انصاف فراہم کرنے، غلطیوں کی اصلاح کرنے اور انتخابی عمل کی شفافیت برقرار رکھنے کا اختیار دیتے ہیں۔ ابھشیک منو سنگھوی کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح کے فیصلوں کو برقرار رکھا جاتا ہے تو انتخابی میدان غیر مساوی ہو جائے گا، جو جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ ان کے مطابق مساوی مواقع کا خاتمہ نہ صرف جمہوری اقدار کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ آئین کے بنیادی ڈھانچے پر بھی ضرب لگاتا ہے۔ کانگریس نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ نامزدگی واپس لینے کا مرحلہ ابھی جاری ہے اور فیصلہ کرنے کے لیے کافی وقت موجود ہے، اس لیے کمیشن فوری مداخلت کرتے ہوئے ریٹرننگ افسر کے حکم کو کالعدم قرار دے۔

مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے نکسل ازم کو ختم کرنے اور ملک کے وقار کو بڑھانے کا سہرا پی ایم مودی کو دیا

نئی دہلی: مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ہندوستان کے سب سے طویل مسلسل خدمت کرنے والے وزیر اعظم کے طور پر دور حکومت کی تعریف کی ہے، جس میں ان کی قیادت کو نیشن فرسٹ کے جذبے اور فیصلہ کن حکمرانی کے عزم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حال ہی میں مرکزی کابینہ کی بریفنگ کے دوران، ویشنو نے کہا، وزیر اعظم مودی نے نیشن فرسٹ کے جذبے کے ساتھ بڑے فیصلے لیے ہیں۔ ان میں جموں۔ کشمیر سے آرٹیکل 370 کو ختم کرنا، جی ایس ٹی کو نافذ کرنا، سی اے اے قانون کو نافذ کرنا، تین طلاق کے خلاف قانون پاس کرنا، اور وقف قانون کو لانا شامل ہیں۔ ان فیصلوں نے وزیر اعظم مودی کی پالیسی کی صلاحیت کو ظاہر کیا۔ وزیر اعظم نے اہم داخلی سلامتی کے خطرات سے نمٹنے کے ساتھ، خاص طور پر یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ملک کو نکسل ازم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ ترقی کے لیے ایک جامع نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے، ویشنو نے کہا کہ وزیر اعظم ایک خود انحصاری اور ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ایک وژن لے رہے ہیں جو بیک وقت ملک کے ورثے کے لیے نئے، گہرے احترام کو فروغ دیتا ہے۔ اشونی وشنو نے قومی دارالحکومت میں لودھی روڈ پر واقع سائی مندر میں بھی پوجا کی کیونکہ وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کی تاریخ میں سب سے طویل عرصے تک جمہوری طور پر منتخب وزیر اعظم بن گئے۔ پوجا کرنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ویشنو نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعظم کی قوم کی مسلسل خدمت اور ملک کو ترقی یافتہ قوم بننے کی طرف بڑھنے کے لیے دعا کی ہے۔ آج کا دن ایک خاص دن ہے کیونکہ نریندر مودی ملک میں سب سے طویل عرصے تک جمہوری طور پر منتخب ہونے والے وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ میں نے دعا کی ہے کہ وزیر اعظم قوم کی خدمت کرتے رہیں اور ملک کے باشندوں کو ملک کی ترقی میں شامل کرنے کا عزم کریں"۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور زور دے کر کہا کہ لوگوں کا حکومت پر بھروسہ ہے۔"این ڈی اے حکومت نے جس طرح سے ملک کو ترقی کی راہ پر ڈالا ہے، اس سے ملک میں این ڈی اے حکومت پر بڑا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ صرف این ڈی اے کے تحت ہی ملک نے زبردست تبدیلیاں دیکھی ہیں، چاہے وہ انفراسٹرکچر ہو، گڈ گورننس ہو، غریبوں کی بہبود ہو یا خواتین کو بااختیار بنانا ہو۔

کیا بہار دیوالیہ ہونے کے دہانے پر پہنچ گیا؟ تیجسوی یادو کا حکومت پر حملہ

تیجسوی یادو نے بہار حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ سماجی تحفظ پنشن کی ادائیگی کیلئے ہنگامی فنڈ سے ۳۶۶۲ رکروڑ نکالنے کی منظوری دی گئی ہے

بہار اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو نے ریاست کی مالی صورتِ حال پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے حکومت کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بہار شدید مالی بحران سے گزر رہا ہے اور حکومت کو سماجی تحفظ پنشن کی ادائیگی کے لیے بہار ہنگامی فنڈ سے 3662 کروڑ روپے نکالنے کی منظوری دینی پڑی ہے۔ تیجسوی یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ بہار کابینہ نے مئی، جون اور جولائی 2026 کی سماجی تحفظ پنشن کی ادائیگی کے لیے ہنگامی فنڈ کے استعمال کی منظوری دی ہے۔ ان کے مطابق ہنگامی فنڈ کا مقصد غیر متوقع بحرانوں، قدرتی آفات یا مالی مشکلات کے دوران فوری ضروریات پوری کرنا ہوتا ہے لیکن اگر پنشن جیسی معمول کی ادائیگیوں کے لیے بھی اسی فنڈ کا سہارا لینا پڑے تو یہ ریاست کی مالی صحت پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے وہ مسلسل ریاست کی خراب مالی حالت کی جانب توجہ دلا رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ چار سے پانچ ماہ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن سے متعلق بعض ادائیگیوں میں مشکلات پیش آ رہی ہیں کیونکہ سرکاری خزانے پر دباؤ بڑھ چکا ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود متعدد ٹھیکیداروں کو ان کی واجب الادا رقم ادا نہیں کی گئی۔ تیجسوی یادو نے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار پر بھی سوال اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ 2023-24 میں منظور ہونے والی متعدد منصوبہ جاتی اسکیموں پر ابھی تک عملی کام شروع نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2025 اور 2026 میں کیے گئے کئی اعلانات بھی کاغذوں تک محدود ہیں۔ ان کے مطابق ریاست میں بجلی کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے، طلبہ کو وظیفوں کی رقم نہیں مل رہی اور اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ اسکیم بھی مؤثر انداز میں آگے نہیں بڑھ پا رہی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ فنڈ کی کمی کے باعث کابینہ نے بہار ریاستی فصل امدادی اسکیم کو بھی بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تیجسوی یادو کے مطابق یہ تمام حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ریاست کی مالی بنیادیں کمزور ہو رہی ہیں۔ اپنے بیان میں انہوں نے وزیرِ اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ عوام کو واضح طور پر بتائیں کہ دہائیوں سے جاری دوہری انجن حکومت کے باوجود ایسی صورتحال کیوں پیدا ہوئی۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت کو غیر ضروری سیاسی مباحث کے بجائے ریاست کی معاشی حالت پر توجہ دینی چاہیے اور بہار کے عوام کو موجودہ مالی صورتحال کے بارے میں اعتماد میں لینا چاہیے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے تیجسوی یادو کے ان الزامات پر فوری طور پر کوئی تفصیلی ردِعمل سامنے نہیں آیا، تاہم ان کے بیانات نے بہار کی مالی حالت اور حکومتی پالیسیوں پر نئی سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔

دہلی کی ایک عدالت نے الفلاح گروپ کے سربراہ کی ضمانت مسترد کی

دہلی کی ایک عدالت نے الفلاح گروپ کے سربراہ جواد احمد صدیقی کی ضمانت مسترد کر دی

دہلی کی ایک عدالت نے الفلاح گروپ کے سربراہ جواد احمد صدیقی کی ضمانت مسترد کر دی، کورٹ کا کہنا ہے کہ بیوی کے کینسر کی دیکھ بھال کے لیے ان کی موجودگی ضروری نہیں۔ دہلی کی ایک عدالت نے منگل کو الفلاح یونیورسٹی کے چیئرپرسن جواد احمد صدیقی کی عبوری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی، جو ۴۹۳ رکروڑ روپے کے منی لانڈرنگ معاملے میں ملزم ہیں۔ ایڈیشنل سیشن جج شیتل چودھری پردھان صدیقی کی وہ درخواست سن رہی تھیں جس میں انھوں نے اپنی بیوی کی دیکھ بھال کے لیے چھ ہفتوں کی عبوری ضمانت مانگی تھی، جو اسٹیج-۴ر میٹااسٹیٹک اوورین کینسر میں مبتلا ہیں۔ عدالت نے کہا کہ صدیقی یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہے کہ کینسر کے علاج کے دوران ان کی بیوی کو صرف انہی کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ اگرچہ صدیقی کی بیوی ایک سنگین بیماری کا علاج کروا رہی ہیں، طبی ریکارڈز کے مطابق ان کی حالت مستحکم ہے اور اس سے یہ اشارہ نہیں ملتا کہ وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہیں، بستر پر پڑی ہیں یا اپنے روزمرہ کے معمولات سے نمٹنے سے قاصر ہیں۔ واضح رہے کہ صدیقی کو فروری میں دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے الفلاح یونیورسٹی میں مبینہ مالی اور انتظامی بے ضابطگیوں کے سلسلے میں گرفتار کیا تھا اور مارچ میں ای ڈی نے انھیں تحویل میں لے لیا تھا۔ الفلاح گروپ ۱۰ رنومبر کو دہلی کے لال قلعے کے قریب ہونے والے دھماکے سے منسلک تفتیش میں بھی زیرِ غور ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا جب پتہ چلا کہ ڈاکٹر عمر نبی نامی ایک شخص، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دھماکے والی کار چلا رہا تھا، اس ادارے میں ملازم تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے دائر منی لانڈرنگ معاملہ دہلی پولیس کی دو فرسٹ انفارمیشن رپورٹس (ایف آئی آر) پر مبنی تھا، جن میں الزام تھا کہ الفلاح یونیورسٹی نے قومی تشخیص اور اعتماد کونسل (این اے اے سی) سے تسلیم شدگی کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) ایکٹ کے تحت اپنی اہلیت کے بارے میں غلط بیانی کی تھی۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے یہ بھی کہا تھا کہ الفلاح یونیورسٹی کو صرف ایک ریاستی نجی یونیورسٹی کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور وہ کبھی بھی مرکزی گرانٹس کی اہل نہیں رہی۔ بعد ازاں مرکزی ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ "صدیقی الفلاح چیریٹیبل ٹرسٹ، الفلاح یونیورسٹی (بشمول الفلاح اسکول آف میڈیکل سائنسز اینڈ ریسرچ سینٹر) اور متعلقہ اداروں پر غالب کنٹرول رکھتے تھے، اور غیر قانونی محصولات کے اہم فائدہ اٹھانے والے پائے گئے ہیں۔" مزید برآں ایجنسی نے الزام لگایا کہ مینیجنگ ٹرسٹی اور چانسلر کے طور پر، انھوں نے مکمل انتظامی، مالی اور آپریشنل کنٹرول استعمال کیا، جبکہ دیگر عہدیداران برائے نام یا پروکسی افراد کے طور پر کام کرتے تھے۔" مزید کہا گیا کہ ۱۱۰ رکروڑ روپے سے زیادہ کی رقم خاندان کے زیرِ کنٹرول فرموں کو بھیجی گئی۔

عالمی رہنماؤں نے وزیر اعظم کو ۱۲ رسالہ تاریخی سنگ میل پر نیک خواہشات پیش کی

دنیا بھر کے رہنما نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے اس وقت نیک خواہشات کا اظہار کیا

نئی دہلی: دنیا بھر کے رہنما نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے اس وقت نیک خواہشات کا اظہار کیا جب وہ ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک منتخب وزیر اعظم کے طور پر 12 سالہ تاریخی دور مکمل کر رہے ہیں۔ اپنے مبارکبادی کے پیغام میں اسرائیل کی وزارت خارجہ نے بدھ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کو ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک رہنے والے منتخب وزیر اعظم بننے پر نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس دوستی کو اجاگر کیا جو ہر گزرتے سال کے ساتھ مزید مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ اس کامیابی پر ایکس پر ایک پوسٹ میں اور ان کی قیادت میں ہمارے دونوں ممالک کے درمیان شراکت کو مزید گہرا کرنے کے منتظر ہیں۔'جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے بھی وزیر اعظم مودی اور مودی کی ترقی پر روشنی ڈالی اور انہوں نے پی ایم مودی کی ترقی اور ترقی پر روشنی ڈالی۔ بین الاقوامی برادری میں ہندوستان کے قد کو بلند کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ کامیابی آپ کی قیادت میں ہندوستانی عوام کے اعتماد کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا'اپریل میں، ہم نے کوریا-بھارت خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید فروغ دینے اور مشترکہ طور پر ترقی اور ترقی کے مستقبل کے لیے اپنے ارادوں کو اکٹھا کیا۔ آگے بڑھتے ہوئے، میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ مل کر، ہم اعتماد اور دوستی قائم کر سکتے ہیں، اور ایسے ٹھوس نتائج حاصل کر سکتے ہیں جو ہمارے دونوں ملکوں کے عوام حقیقی معنوں میں محسوس کر سکتے ہیں۔ میں تہہ دل سے آپ کی اچھی صحت اور ہندوستانی عوام کی خوشی اور خوشحالی کی خواہش کرتا ہوں۔ ایتھوپیا کے وزیر اعظم ابی احمد علی نے بھی پی ایم مودی کو مبارکباد دی اور نوٹ کیا کہ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر سے تیزی سے معاشی ترقی اور گلوبل ساؤتھ کی مستقل آواز بننے تک ان کی حکمرانی اور وژن میں کتنی بڑی پیش رفت ہوئی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور متحرک جمہوریت کا مستقل اعتماد حاصل کرتے ہوئے ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے وزیر اعظم کے طور پر لگاتار تین جمہوری مینڈیٹ کے ساتھ وژن اور عزم کے ساتھ ہندوستان کی قیادت کرنے کا سنگ میل ہے۔ سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کو گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی اور دونوں ملکوں کے درمیان پائیدار تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے سری لنکا کے عزم کو نوٹ کیا۔ ہندوستان میں سری لنکا کے ہائی کمیشن نے بھی صدر ڈسانائیکے کا پیغام پہنچایا جس میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان قریبی اور پائیدار شراکت داری کی توثیق کی گئی۔

بھارت نے جغرافیائی سیاسی چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے آسیان علاقائی فورم میں قواعد پر مبنی ترتیب اور سفارت کاری کی وکالت کی

منیلا (فلپائن): ہندوستان نے فلپائن میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کے دوران جدید جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں کو نیویگیٹ کرنے کے لئے مذاکرات اور سفارتی مشغولیت کے اپنے عزم کے ساتھ ساتھ آسیان علاقائی فورم (اے آر ایف (کے فریم ورک کی اہم اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایک آفیشل سوشل میڈیا اپ ڈیٹ میں بیان کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ سیکرٹری (مشرق (شری رودر یندر ٹنڈن نے 09 جون 26 کو منیلا میں آسیان علاقائی فورم کے سینئر عہدیداروں کی میٹنگ میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی۔ سربراہی اجلاس کے دوران نئی دہلی کی مداخلت کی وضاحت کرتے ہوئے، جیسوال نے کہا کہ ہندوستانی وفد نے"اے آر ایف کے طریقہ کار کی اہم مطابقت اور عصری جغرافیائی سیاسی چیلنجوں سے نمٹنے میں بات چیت اور سفارت کاری کی حمایت کو اجاگر کیا۔ فلپائن کے دارالحکومت میں جمع ہونے والے سینئر سفارت کاروں نے سیال عالمی حرکیات کے حوالے سے وسیع بات چیت کی۔ سرکاری ترجمان کے مطابق،"علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی کے منظر نامے پر غور و خوض کیا گیا جس میں ہند- بحرالکاہل میں عالمی برادری کے لیے اصولوں کی بنیاد پر ترتیب کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ کوششوں کے لیے کہا گیا۔" پلیٹ فارم کے ادارہ جاتی پس منظر کا سراغ لگاتے ہوئے، وزارت خارجہ امور نے نوٹ کیا کہ سیکورٹی باڈی اصل میں 1993 میں قائم کی گئی تھی تاکہ علاقائی سیکورٹی تعاون اور بات چیت کے لیے ایک خصوصی گاڑی کے طور پر کام کیا جا سکے۔ اس کی بنیاد آسیان پوسٹ وزارتی کانفرنس کے دوران ہدفی بات چیت سے پروان چڑھی، جس نے جنوب مشرقی ایشیائی وزرائے خارجہ اور ان کے جامع مذاکراتی شراکت داروں کو اکٹھا کیا۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں فوجی ہیلی کاپٹر حادثے کا شکار

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے قریب بدھ کے روز پاکستان آرمی ایوی ایشن کا ایک ایم آئی-17 ہیلی کاپٹر پرواز کے فوراً بعد حادثے کا شکار ہو گیا، جس کے نتیجے میں اس میں سوار تمام فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے۔ پاکستانی فوج نے حادثے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثہ تکنیکی خرابی کے باعث پیش آیا۔ فوجی حکام کے مطابق ہیلی کاپٹر نے ایک مقامی ہیلی پیڈ سے اڑان بھری تھی، تاہم کچھ ہی دیر بعد یہ گر کر تباہ ہو گیا۔ امدادی اور ریسکیو ٹیمیں فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور لاشوں کو قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ پاک فوج کے شعبۂ تعلقاتِ عامہ (آئی ایس پی آر) نے بتایا کہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقاتی بورڈ تشکیل دے دیا گیا ہے۔ حکام نے تاحال ہلاک ہونے والوں کی تعداد یا ان کی شناخت ظاہر نہیں کی۔ صدر آصف علی زرداری، وزیرِ اعظم شہباز شریف اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر نے حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جاں بحق اہلکاروں کے اہلِ خانہ سے تعزیت کی ہے۔ یہ حادثہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں حالیہ دنوں کے دوران سیاسی کشیدگی، احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں کے باعث صورتحال پہلے ہی غیر معمولی بنی ہوئی ہے، تاہم فوج نے واضح کیا ہے کہ حادثے اور جاری احتجاجی سرگرمیوں کے درمیان کسی تعلق کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

استحکام، شفافیت اور گڈ گورننس کیلئے مستحکم عزم

پی ایم او نے وزیر اعظم مودی کے تاریخی سنگ میل کی ستائش کی

نئی دہلی: وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) نے بدھ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنی گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی جب انہوں نے ایک تاریخی سنگ میل حاصل کیا: لگاتار مدتوں میں ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک جمہوری طور پر منتخب وزیر اعظم بننے پر یہ ستائش ہوئی ہے۔ یہ کامیابی بارہ سال کی مسلسل قیادت میں قوم کی سربلندی کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس موقع کو تسلیم کرتے ہوئے ایک بیان میں، پی ایم او کے اندر عہدیداروں نے ان نمایاں خصوصیات پر روشنی ڈالی جنہوں نے ان کے دور کی تعریف کی ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ان کی انتظامیہ کی تعریف استحکام، شفافیت، اور ملک کی ترقی کے لیے پختہ عزم سے کی گئی ہے۔ 10 جون تک، انہوں نے دفتر میں 399,4 دن مکمل کر لیے ہیں، جو سرکاری طور پر بھارت کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کے سابقہ ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں۔ مرکزی کابینہ نے بدھ کے روز ایک قرارداد منظور کی جس میں وزیر اعظم نریندر مودی کو لگاتار مدتوں تک سب سے طویل مدت تک رہنے والے منتخب وزیر اعظم بننے کے لیے سراہا گیا، کیونکہ انہوں نے دفتر میں 399,4 دن مکمل کیے تھے۔ کابینہ کے ارکان نے بھی کھڑے ہو کر پی ایم مودی کا استقبال کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک اس انتظامیہ کے تحت ایک سرکردہ اقتصادی طاقت اور ایک بااثر عالمی آواز بن گیا، یہ کہتے ہوئے کہ انڈسٹری 2047 سے پہلے وکشت بھارت کے وژن کو حقیقت بنانے کے لیے قیادت کے ساتھ کھڑی ہے۔ پی ایم مودی نے عوامی خدمت کو گڈ گورننس کا سب سے بڑا امتحان قرار دیا۔

وزارت دفاع نے ہندوستانی بحریہ کیلئے ۲۰ ربہتر صلاحیت والے گلوبل نیویگیشن سیٹلائٹ سسٹم جیمرز کیلئے ۴۴۹ رکروڑ کا معاہدہ کیا

نئی دہلی: وزارت دفاع نے ایکارڈ سافٹ ویئر اینڈ سسٹمز پرائیویٹ لمیٹڈ (اے ایس ایس پی ایل (، بنگلورو کے ساتھ ہندوستانی بحریہ کے لیے 20 بہتر صلاحیت والے گلوبل نیویگیشن سیٹلائٹ سسٹم (ای سی جی این ایس ایس) جیمرز کی خریداری کے لیے 449 کروڑ روپے کی کل لاگت سے کم از کم 75 فیصد دیسی مواد کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ معاہدہ، خرید (انڈین-انڈیجینسلی ڈیزائن، ڈیولپڈ اور مینوفیکچرڈ) زمرے کے تحت، 10 جون 2026 کو نئی دہلی میں دفاعی سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ کی موجودگی میں دستخط کیا گیا۔ سسٹم کی صلاحیتوں میں سیٹلائٹ سگنل کے حصول کو کم کرنا اور مخالف GNSS ریسیور کی کارکردگی کو ٹریک کرنا اور سگنل کی دھوکہ دہی یا فریب پر مبنی جامنگ شامل ہے۔ اس شمولیت سے ہندوستانی بحریہ کے بحری جہازوں کے لیے کثیر خطرے والے ماحول میں محفوظ آپریشنز کی راہ ہموار ہوگی۔ یہ معاہدہ ملک کے بحری سلامتی کے فن تعمیر کو تقویت دیتے ہوئے آتم نربھر بھارت اور میک ان انڈیا کے لیے حکومت کے عزم کو تقویت دیتا ہے۔ دفاعی صلاحیتوں کو تقویت دینے اور جدید فوجی ٹیکنالوجی کو مقامی بنانے کی جاری کوششوں میں یہ ایک اہم سنگ میل ہے۔

مرکزی وزیر جینت چودھری نے ہند-ماریشس بین حکومتی

نقل و حرکت کی شراکت داری کے تحت ۱۴ رہندوستانی کارکنان کو ماریشس روانہ کیا

نئی دہلی: ہنرمندی اور انٹرپرینیورشپ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور حکومت ہند کے وزیر مملکت برائے تعلیم جناب جینت چودھری نے جمہوریہ ہند اور جمہوریہ ماریشس کے درمیان قائم حکومت سے حکومت (جی 2 جی (لیبر موبلٹی فریم ورک کے تحت ماریشس کے لیے منتخب ہونے والے 14 ہندوستانی ہنرمند مزدوروں کے دستے کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ روانگی ہندوستانی مزدوروں کے پہلے بیچ کی کامیاب تقرری کے ضمن میں ہوئی ہے جو پہلے ہی ماریشس کا سفر کر چکے ہیں اور اس پروگرام کے تحت روزگار شروع کر چکے ہیں۔ مزید 14 مزدوروں کے جانے اور 33 اضافی امیدواروں کے فی الحال ورک پرمٹ اور دستاویزات کی تیاری کے عمل سے گزرنے کے ساتھ، یہ پہل مستقل طور پر حکومت کی حمایت یافتہ شفاف فریم ورک کے تحت ہندوستانی نوجوانوں کے لیے بیرون ملک روزگار کے منظم مواقع پیدا کر رہی ہے۔ روانہ ہونے والے امیدواروں سے خطاب کرتے ہوئے ہنرمندی کے فروغ اور انٹرپرینیورشپ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور حکومت ہند کے وزیر مملکت برائے تعلیم جناب جینت چودھری نے کہا: ہندوستان کی ہنرمند افرادی قوت کو اپنی صلاحیتوں، پیشہ ورانہ مہارت اور موافقت کے لیے دنیا بھر میں تیزی سے شناخت مل رہی ہے۔ ہند-ماریشس موبلٹی پارٹنرشپ کی بڑھتی ہوئی رفتار اس اعتماد کی عکاسی کرتی ہے جو عالمی آجرین ہندوستانی صلاحیتوں میں رکھتے ہیں۔ یہ مزدور اپنے ساتھ نہ صرف پیشہ ورانہ مہارتیں لے کر جاتے ہیں بلکہ ایک ایسے نوجوان ہندوستان کی خواہشات بھی رکھتے ہیں جو عالمی معیشت میں شراکت کرنے کے لیے تیار ہے۔ بین حکومتی قابل اعتماد شراکت داری کے ذریعے، ہم بین الاقوامی روزگار کے لیے محفوظ، شفاف اور آرزومند راستے بنا رہے ہیں اور اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ ہندوستانی کارکن تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں کامیاب ہونے اور ترقی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ہند-ماریشس لیبر موبلٹی پارٹنرشپ کو مئی 2023 میں جمہوریہ ہند اور جمہوریہ ماریشس کے درمیان مزدوروں کے روزگار سے متعلق مفاہمت نامے کے تحت نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس فریم ورک کا مقصد دونوں ممالک کے قوانین اور لیبر کے معیارات کے مطابق بھرتی، کارکنوں کی فلاح و بہبود، شفافیت اور منظم نقل و حرکت کے راستوں کو آسان بنانا ہے۔ روانہ ہونے والے امیدوار ملک بھر کی سات ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں جس سے اس پروگرام کی پورے ہندوستان میں رسائی کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اس منتخب گروپ میں اتر پردیش سے چھ، بہار اور ہماچل پردیش سے دو اور منی پور، راجستھان، ہریانہ اور پنجاب سے ایک امیدوار شامل ہیں۔ امیدوار ریٹیل آپریشن، لاجسٹکس، کسٹمر سروس، ہاسپٹلٹی اور تکنیکی تجارت میں تجربہ رکھتے ہیں، جو ہندوستان کی ہنرمند افرادی قوت کے تنوع اور معیار کی عکاسی کرتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ٹیم انڈیا نے ہاری ہوئی بازی کو فتح میں بدل دیا

انڈیا 'اے' نے سری لنکا کو ۸ / رنوں سے ہرادیا، تو راج کی سنچری، سوریہ ونشی ناکام۔ رنگیری دامبولا انٹرنیشنل

اسٹیڈیم میں کھیلے گئے سہ ملکی اے سیریز ۲۰۲۶ء کے افتتاحی میچ میں انڈیا 'اے' نے اعصاب شکن مقابلے کے بعد سری لنکا 'اے' کو ۸ / رن سے شکست دے دی۔ ایک وقت سری لنکا کی ٹیم انتہائی مضبوط پوزیشن میں تھی اور آسان فتح کی طرف گامزن تھی، لیکن آخری اوورز میں ہندوستانی گیند بازوں کی شاندار واپسی نے میچ کا پاسا پلٹ کر رکھ دیا۔ ۲۷۷ / رنوں کے ہدف کے تعاقب میں سری لنکا 'اے' کے بلے باز سہان آراچیگے (۷۴) اور ٹاپ آرڈر کی بہترین کارکردگی کی بدولت میزبان ٹیم میچ پر حاوی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ میچ انڈیا 'اے' کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے لیکن آخری اوورز میں ارشد خان (۲۴ / رن دے کر ۲ / وکٹ) کی تباہ کن بولنگ نے سری لنکن اننگز کو بکھیر کر رکھ دیا۔ وانو جا سہان کے رن آؤٹ نے ہندوستان کیلئے واپسی کا دروازہ کھولا، جس کے بعد وجے کانتھ ویاس ایل بی ڈبلیو ہوئے اور محمد شیراز باؤنڈری پر کیچ آؤٹ ہو گئے، یوں سری لنکا کی پوری ٹیم جیتا ہوا میچ ہار گئی۔ اس سے قبل ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے انڈیا 'اے' نے مقررہ ۵۰ / اوورز میں ۶ / وکٹوں کے نقصان پر ۲۷۷ / رن بنائے۔ ہندوستان کی اننگز کے ہیرو اوپنر تو راج گائیکواڑ رہے، جنہوں نے ۱۱۴ / گیندوں پر ۱۰۱ / رنوں کی دلکش اننگز کھیلی۔ ان کا ساتھ مڈل آرڈر میں تلک ورما نے دیا، جنہوں نے ۶۰ / رن بنائے۔ آخری اوورز میں سریانش شیڈگے کے ناٹ آؤٹ ۲۶ / رنوں کی بدولت ہندوستان ایک دفاعی اسکور تک پہنچنے میں کامیاب رہا۔ ٹیم انڈیا کے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے اپنے انداز میں بلے بازی کی اور ۳ / چوکے بھی لگائے لیکن وہ ۱۴ / رن بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ سری لنکا کی جانب سے محمد سراج نے ۲ / وکٹیں حاصل کیں۔ ۲۷۸ / رنوں کے ہدف کے تعاقب میں سری لنکا 'اے' کا آغاز کافی جاندار رہا۔ اوپنر نیروشن ڈکویلا (۴۷) اور اویشکا فرنینڈو (۴۵) نے ٹیم کو اچھا اسٹارٹ فراہم کیا۔ اس کے بعد سدیرا سمار اوکرما (۴۶) اور سہان آراچیگے (۷۴) نے اننگز کو آگے بڑھایا۔ جب سری لنکا کو میچ جیتنے کیلئے محض چند رن درکار تھے، تو انڈیا 'اے' کے بولنگ یونٹ بشمول انوکول رائے، وپراج نگم اور ارشد خان نے نپی تلی بولنگ کرتے ہوئے رنوں کی رفتار کو روکا اور یکے بعد دیگرے وکٹیں حاصل کر کے سری لنکا کی پوری ٹیم کو ۴۸.۵ / اوورز میں ۲۶۹ / رنوں پر ڈھیر کر دیا۔

امریکی امیگریشن پالیسیوں پر تنقید

فیفا ورلڈ کپ: کھلاڑی حراست میں، ریفریز ملک بدر

فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے آغاز سے قبل امریکہ میں داخلے کے دوران کئی کھلاڑیوں، ریفریز، حکام اور شائقین کو ویزا تاخیر، طویل پوچھ گچھ اور بعض معاملات میں داخلے سے انکار کا سامنا کرنا پڑا۔ ان واقعات نے عالمی سطح پر تنقید کو جنم دیا ہے اور میزبان ملک کی امیگریشن پالیسیوں پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء شروع ہونے جا رہا ہے لیکن کئی کھلاڑیوں، کوچز، ریفریز اور حکام کیلئے اس ٹورنامنٹ تک پہنچنے کا سفر بالکل ہموار نہیں رہا۔ امریکہ میں داخل ہونے کی کوشش کے دوران بہت سے افراد کو طویل پوچھ گچھ، ویزا میں تاخیر، تلاشی اور یہاں تک کہ داخلے سے انکار جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ افتتاحی میچ سے چند گھنٹے قبل ہی اس بات پر تنقید بڑھ رہی ہے کہ ورلڈ کپ کے شرکاء اور شائقین کے ساتھ امریکی سرحدوں پر کس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ سب سے زیادہ زیرِ بحث آنے والا واقعہ عراقی اسٹرائیکر ایمن حسین کا تھا۔ یورو نیوز کے مطابق، شکاگو کے اوہیئر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچنے پر انہیں تقریباً سات گھنٹے تک حراست میں رکھ کر پوچھ گچھ کی گئی۔ سرحدی حکام نے ان کا موبائل فون بھی چیک کیا، جس کے بعد انہیں ملک میں داخلے کی اجازت دی گئی۔ عراقی ٹیم کے فوٹوگرافر طلال صلاح کے ساتھ صورتحال اس سے بھی زیادہ سنگین رہی۔ انہیں دس گھنٹے سے زائد وقت تک حراست میں رکھا گیا اور بعد ازاں امریکہ میں داخلے سے انکار کر دیا گیا۔ امریکی کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن نے بعد میں سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ طلال صلاح کو 'سیکورٹی جانچ کے خدشات' کی بنیاد پر ناقابلِ قبول قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا۔ ایک اور بڑا تنازع صومالیہ کے فیفا مقرر کردہ ریفری عمر عبدالقادر آرتان کے حوالے سے سامنے آیا۔ انہیں میامی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ۱۱ / گھنٹے تک پوچھ گچھ کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد داخلے سے انکار کر کے استنبول واپس بھیج دیا گیا۔ فیفا نے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ آرتان اب ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ میں تربیت یا ریفری کے فرائض انجام نہیں دے سکیں گے کیونکہ انہیں امریکہ میں داخلے کی اجازت نہیں ملی۔ تنظیم کے مطابق امریکی حکام نے واضح کیا کہ فی الحال ان کی حیثیت تبدیل نہیں کی جائے گی۔ امریکی فٹبال فیڈریشن کے صدر نے بتایا کہ انہوں نے ذاتی طور پر ہوم لینڈ سیکورٹی کے سیکریٹری سے اس معاملے پر بات کی اور آرتان کو داخلہ نہ دینے کے فیصلے کی حمایت کی۔ صحافی مکی جونیئر کی جانب سے شیئر کی گئی تصاویر میں سینیگال کی قومی ٹیم کے بعض ارکان کو ایئرپورٹ کے رن وے کے قریب تلاشی دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوئیں اور دنیا بھر میں شدید ردِعمل سامنے آیا۔ ازبکستان کی ٹیم کو بھی اضافی جانچ پڑتال کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ ایرانی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو بالآخر ویزے مل گئے، لیکن یہ منظوری ان کے پہلے میچ سے صرف چند دن پہلے دی گئی۔ یورو نیوز کے مطابق، اس تاخیر کے باعث ایران کو اپنی تربیتی بیس ایریزونا سے تبدیل کر کے آخری وقت میں میکسیکو کے شہر تیجوانا منتقل کرنا پڑا۔ ایرانی ٹیم کے درجنوں معاون عملے کے ارکان اور فٹبال فیڈریشن کے حکام کو ویزے ہی جاری نہیں کئے گئے، جن میں فیڈریشن کے صدر مہدی تاج بھی شامل تھے۔ مزید برآں، ایران کے گروپ مرحلے کے تینوں میچز کیلئے مختص تمام ٹکٹیں، جو ہر اسٹیڈیم کی گنجائش کا تقریباً ۸ / فیصد تھیں بغیر کسی عوامی وضاحت کے منسوخ کر دی گئیں۔ ایرانی فٹبال فیڈریشن نے اس معاملے پر فیفا کے سامنے باضابطہ احتجاج درج کرایا ہے۔ فی الحال ایرانی کھلاڑی تیجوانا میں سخت سیکورٹی کے درمیان تربیت حاصل کر رہے ہیں اور صرف میچ کے دن امریکہ میں داخل ہوں گے۔ دوسری جانب، جنوبی افریقہ کے وزیرِ کھیل گیٹن میکینزی نے بھی جنوبی افریقی وفد کے ارکان کو ویزے جاری ہونے میں تاخیر پر کھل کر تنقید کی۔

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کی ایوارڈ تقریب میں چھائے رہے ویبھو سوریہ ونشی

ویبھو سوریہ ونشی کا مکمل غلبہ دیکھنے کو ملا۔ وہ آئی پی ایل کے ایک ہی سیزن میں ۵ / انفرادی ایوارڈز جیتنے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔

فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء: اسٹیڈیمز میں فلسطینی پرچم لانے کی اجازت دینے پر غور

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے اسپورٹس پلیٹ فارم ''دی ایتھلیٹک'' نے رپورٹ کیا ہے کہ فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے دوران شائقین کو اسٹیڈیمز میں فلسطینی پرچم لانے کی اجازت دینے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینی پرچم فیفا کے ایک رکن قومی فٹبال اسوسی ایشن کا سرکاری پرچم ہے، اس لیے اسے صرف اسی صورت میں ہٹایا جا سکتا ہے جب وہ کسی سنگین سیکورٹی خطرے کا باعث بنے۔ اس خبر نے عالمی فٹبال حلقوں اور سوشل میڈیا پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے آغاز سے قبل ایک اہم اور حساس معاملہ سامنے آیا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے اسپورٹس سیکشن ''دی ایتھلیٹک'' کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ فیفا شائقین کو ورلڈ کپ کے دوران اسٹیڈیمز میں فلسطینی پرچم لانے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فیفا کے داخلی رہنما اصولوں اور پالیسی دستاویزات میں فلسطینی پرچم کو ایک رکن قومی فٹبال اسوسی ایشن کے سرکاری پرچم کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر اس پرچم کو عام حالات میں اسٹیڈیم سے ہٹانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''فلسطینی قومی پرچم فیفا کی ایک رکن اسوسی ایشن کا سرکاری پرچم ہے، لہٰذا اسے صرف اسی صورت میں شائقین سے لیا جا سکتا ہے جب اسے کسی سنگین سیکورٹی خطرے کا سبب قرار دیا جائے۔'' یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور اسرائیل فلسطین تنازع عالمی سطح پر بحث کا موضوع ہے۔ اسی وجہ سے ورلڈ کپ کے دوران سیاسی علامتوں اور قومی پرچموں کے استعمال کے حوالے سے بھی توجہ بڑھ گئی ہے۔ یاد رہے کہ فلسطین ۱۹۹۸ء سے فیفا کا رکن اسوسی ایشن ہے اور اس کی قومی فٹبال ٹیم بین الاقوامی مقابلوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی رہی ہے۔ اسی حیثیت کی وجہ سے فلسطینی پرچم کو فیفا کے منظور شدہ قومی پرچموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر رپورٹ درست ثابت ہوتی ہے تو فلسطینی پرچم کے حوالے سے پالیسی دیگر فیفا رکن ممالک کے قومی پرچموں جیسی ہی ہوگی۔ رپورٹ کے بعد سوشل میڈیا پر صارفین نے مختلف طریقوں سے ردِعمل ظاہر کیا۔ فلسطینی حامی حلقوں نے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے فیفا کی جانب سے اپنے ضوابط پر عمل قرار دیا ہے۔ دوسری جانب بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ ورلڈ کپ جیسے عالمی ایونٹ کو سیاسی تنازعات سے دور رکھا جانا چاہیے۔ فیفا کی جانب سے اس رپورٹ پر ابھی تک کوئی تفصیلی عوامی بیان جاری نہیں کیا گیا۔ تاہم ''دی ایتھلیٹک'' کے مطابق فیفا کے رہنما اصول واضح کرتے ہیں کہ کسی بھی رکن اسوسی

سہ ملکی اے سیریز: ویبھو سوریا ونشی ۱۴ / رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے

اس ون ڈے سیریز کا پہلا میچ انڈیا اے اور سری لنکا اے کے درمیان کھیلا جا رہا ہے

سہ ملکی اے سیریز منگل کو سری لنکا میں شروع ہوئی۔ اس ون ڈے سیریز کا پہلا میچ انڈیا اے اور سری لنکا اے کے درمیان کھیلا جا رہا ہے۔ سہ ملکی اے سیریز منگل کو سری لنکا میں شروع ہوئی۔ اس ون ڈے سیریز کا پہلا میچ انڈیا اے اور سری لنکا اے کے درمیان کھیلا جا رہا ہے۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے نوجوان اسٹار ویبھو سوریا ونشی کو اس میچ کے لیے پلیئنگ الیون میں شامل کیا گیا ہے۔ ویبھو سوریا ونشی سری لنکا اے کے خلاف زیادہ کچھ کرنے میں ناکام رہے۔ بیٹنگ کا آغاز کرتے ہوئے سوریا ونشی ۱۲ / گیندوں پر ۱۴ / رنز بنا کر تین چوکے لگا کر محمد شیراز کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے۔ سری لنکا کے رنگیری دمبولا انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں کھیلے جا رہے اس میچ میں انڈیا اے نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ ٹاس پر انڈیا اے کے کپتان تلک ورما نے کہا ''ہم پہلے بیٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ پچ خشک لگ رہی ہے، اس لیے ہم بیٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پچ پر ۲۷۰ / رن کا اسکور اچھا ہوگا۔ ٹاس کے موقع پر سری لنکا اے کے کپتان سہان آراچیگے نے کہا کہ ''ہم پہلے بیٹنگ کرنے پر بھی غور کر رہے تھے۔ ہم ۲۵۰ / سے زیادہ کے مجموعی اسکور کو روکنے کا ہدف رکھیں گے۔ وکٹ خشک دکھائی دے رہی ہے، اور دوسری اننگز میں اسپن کو فائدہ مل سکتا ہے۔'' جہاں تک موسم کا تعلق ہے، آسمان عام طور پر صاف اور دھوپ ہے۔ پچ کی رپورٹ کے مطابق وکٹ خشک دکھائی دے رہی ہے اور اس میں کچھ دراڑیں ہیں۔ اس پچ پر بیٹنگ کرنا آسان ہو سکتا ہے، لیکن اسپن گیند بازوں کو بھی بعد میں کچھ مدد ملنے کی امید ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان اے ٹیم تلک ورما کی قیادت میں سہ ملکی اے سیریز کے لیے سری لنکا کا دورہ کر رہی ہے۔ اس سیریز میں ہندوستان اے اور سری لنکا اے کے علاوہ افغانستان اے بھی حصہ لے رہی ہے۔ اس میچ میں دونوں ٹیموں کی پلیئنگ الیون درج ذیل ہے: انڈیا اے: پربھسمرن سنگھ، ویبھو سوریا ونشی، پریانش آریہ، رتوراج گائیکواڑ، تلک ورما (کپتان)، آیوش بدونی، سوریانش شیڈگے، ارشد خان، وپراج نگم، انوکول رائے، اور انکش کمبوج۔ سری لنکا اے: نروشن ڈکویلا، اویشکا فرنینڈو، نوانیڈو فرنینڈو، سدیرا سمار اویکراما، سہان آراچیگے (کپتان)، چمیکا کرونارتنے، رویندو فرنینڈو، ونو جاسہن، وجے کانت وجے اسکانتھ، محمد شیراز، اور گرو کاسنکیت۔

'گھوس خور پنڈت'' تنازع

لوگ آج کل ناراض ہونے کیلئے تیار بیٹھے ہیں: منوج باجپائی

بالی ووڈ کے معروف اداکار منوج باجپائی نے حالیہ انٹرویو میں موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی حساسیت اور اظہارِ رائے پر عائد غیر رسمی دباؤ کے بارے میں کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ آج کے ماحول میں فلم سازوں اور فنکاروں کو غیر ضروری تنازعات سے بچنے کیلئے بہت احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ منوج باجپائی کافی عرصے سے خبروں میں ہیں، ایک طرف اُن کی آنے والی تھریلر فلم ''گورز'' کی وجہ سے اور دوسری طرف اُن کی پولیس ڈراما فلم کے عنوان پر ہونے والے بڑے تنازع کی وجہ سے، جس کا پہلے نام ''گھوس خور پنڈت'' تھا۔ 'نیوز ۱۸ / شوشہ' کو دیئے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں جب اُن سے پوچھا گیا، ''کتنی احتیاط کافی ہوتی ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے۔'' لوگوں کے آج کل آسانی سے ناراض ہو جانے کے رجحان پر بات کرتے ہوئے منوج باجپائی نے کہا: ''ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں، اور میں پوری دنیا کی بات کر رہا ہوں۔ امریکہ کو دیکھ لیجیے یا کسی اور ملک کو، ہر کوئی جیسے ناراض ہونے کیلئے تیار بیٹھا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ لوگ کہتے ہوں، آؤ مجھے ناراض کرو، میں صبح سے بیٹھا ہوں۔ اگر دوپہر بارہ بجے تک کسی نے ناراض نہیں کیا تو آ کر کر دو، تب ہی میں کھانا کھاؤں گا۔'' اداکار نے مزید کہا کہ جب لوگ ہر بات پر اتنے حساس ہو جائیں تو انسان کو بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔ باجپائی نے کہا: ''ایسے وقت میں انسان کو ہوشیار اور باخبر رہنا پڑتا ہے، کیونکہ آپ نہیں چاہتے کہ اُس فلم کو غیر ضروری توجہ ملے جسے آپ نے خون پسینہ ایک کر کے بنایا ہو۔ فلم صرف ایک شخص کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتی، بلکہ سب کی محنت شامل ہوتی ہے۔ ہر کسی کی زندگی اور کریئر اس سے جڑا ہوتا ہے۔'' گفتگو کے اختتام پر بہتر دنیا کی امید ظاہر کرتے ہوئے منوج باجپائی نے کہا: ''ہم ایسے وقت میں رہ رہے ہیں جہاں ہمیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن ہم یقیناً ایسے دور کا تصور کرتے ہیں جہاں کوئی بھی کسی بات پر ناراض نہ ہو۔'' اس تنازع کا مرکز فلم کا عنوان ''گھوس خور پنڈت'' تھا جس کا مطلب تقریباً 'بدعنوان پنڈت' بنتا ہے۔ ناقدین کا کہنا تھا کہ 'پنڈت' کا لفظ عموماً برہمن برادری کے ایک معروف لقب یا خاندانی نام کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اور اسے منفی کردار کے ساتھ جوڑنا ایک خاص برادری کے بارے میں منفی تاثر پیدا کر سکتا ہے۔

وِہان کی پیدائش کے بعد کترینہ کیف کے کم بیک کی تیاریاں، او ٹی ٹی ڈیبیو کا امکان

بالی ووڈ اداکارہ کترینہ کیف ماں بننے کے بعد ایک بار پھر شوبز سرگرمیوں کی جانب واپسی کی تیاری کر رہی ہیں۔

بالی ووڈ اداکارہ کترینہ کیف ماں بننے کے بعد ایک بار پھر شوبز سرگرمیوں کی جانب واپسی کی تیاری کر رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق وہ اس وقت مختلف اسکرپٹس کا جائزہ لے رہی ہیں اور ممکنہ طور پر او ٹی ٹی پلیٹ فارم کے ذریعے اپنے کریئر کے نئے مرحلے کا آغاز کر سکتی ہیں۔ بالی ووڈ اداکارہ کترینہ کیف مبینہ طور پر اپنے بیٹے وِہان کوشل کی پیدائش کے بعد اداکاری میں واپسی کی تیاری کر رہی ہیں اور ممکن ہے کہ وہ اپنی واپسی کیلئے او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے منصوبوں پر بھی غور کر رہی ہوں۔ انڈیا ٹوڈے کی ایک رپورٹ کے مطابق، اداکارہ نے دوبارہ اسکرپٹس پڑھنا شروع کر دی ہیں اور کسی نئے پروجیکٹ کیلئے حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے مختلف مواقع کا بغور جائزہ لے رہی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، کترینہ نے گزشتہ سال نومبر میں ماں بننے کے بعد اب دوبارہ کام پر توجہ دینا شروع کر دی ہے، تاہم، وہ کسی بھی منصوبے پر جلد بازی میں دستخط نہیں کرنا چاہتیں۔ وہ ایسی کہانی کی تلاش میں ہیں جو ان کی موجودہ ترجیحات اور زندگی کے اس مرحلے سے ہم آہنگ ہو۔ ذرائع کے مطابق، اداکارہ ۲۰۲۷ء کے دوسرے نصف میں دوبارہ فلمی سیٹ پر واپسی کا ارادہ رکھتی ہیں اور مختلف مواقع کا جائزہ لے رہی ہیں، جن میں او ٹی ٹی پروجیکٹس بھی شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا: ''کترینہ کیف حال ہی میں ماں بننے کے بعد دوبارہ اسکرپٹس پڑھ رہی ہیں۔ وہ ۲۰۲۷ء کے دوسرے نصف میں فلمی سیٹ پر واپسی کا ارادہ رکھتی ہیں اور ایسی مضبوط کہانی کی تلاش میں ہیں جو ان کے وقت کے قابل ہو۔ اسی مقصد کیلئے وہ اسٹریمنگ پلیٹ فارمز کے منصوبوں میں بھی دلچسپی لے رہی ہیں، کیونکہ یہ اداکاروں کو بہتر اور متنوع مواقع فراہم کرتے ہیں۔'' اگر کترینہ کسی اسٹریمنگ پروجیکٹ کا انتخاب کرتی ہیں تو یہ ان کا او ٹی ٹی ڈیبیو ہوگا۔ اگرچہ بالی ووڈ کے کئی بڑے ستارے او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کی جانب راغب ہو چکے ہیں، کترینہ نے اب تک اس فارمیٹ میں کام نہیں کیا۔ کترینہ کیف آخری بار فلم ''میری کرسمس'' میں نظر آئیں، جس میں ان کے ساتھ وجے سیتھو پتی نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ یہ ہندی-تمل ذولسانی فلم ۱۲ / جنوری ۲۰۲۴ء کو سنیما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی اور ناقدین کی جانب سے مثبت ردِعمل حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ کترینہ اور وجے سیتھو پتی کی اداکاری اور آن اسکرین کیمسٹری کو خاص طور پر سراہا گیا۔ اس سے قبل کترینہ ''ٹائیگر ۳'' میں سلمان خان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی تھیں۔

عالیہ بھٹ کی 'الفا' کے ٹیزر پر شاہ رخ خان کی تعریف کے بعد کیمیو کی چہ مگوئیاں تیز

بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے عالیہ بھٹ اور بوبی دیول کی آنے والی فلم ''الفا'' کے ٹیزر کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے پوری ٹیم کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ شاہ رخ کی سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد مداحوں میں یہ قیاس آرائیاں بھی زور پکڑ گئی ہیں

بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے عالیہ بھٹ اور بوبی دیول کی آنے والی فلم ''الفا'' کے ٹیزر کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے پوری ٹیم کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ شاہ رخ کی سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد مداحوں میں یہ قیاس آرائیاں بھی زور پکڑ گئی ہیں کہ آیا وہ یش راج فلمز اسپائی یونیورس کی اس فلم میں خصوصی کردار (کیمیو) ادا کریں گے یا نہیں۔ بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے ''الفا'' کے ٹیزر کی بھرپور تعریف کی ہے، جس میں عالیہ بھٹ اور بوبی دیول مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کا ٹیزر آج جاری کیا گیا، جسے شاہ رخ خان نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر دوبارہ شیئر کرتے ہوئے عالیہ بھٹ کے اداکارانہ سفر کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ عالیہ دل جیتنے سے لے کر اب ایکشن مناظر میں دشمنوں کی ہڈیاں توڑنے تک اپنی صلاحیتوں کا دائرہ مسلسل وسیع کر رہی ہیں۔ شاہ رخ خان، جو ۲۰۲۳ء کی بلاک بسٹر فلم ''پٹھان'' کے ذریعے 'وائی آر ایف' اسپائی یونیورس کا حصہ رہ چکے ہیں، کی اس پوسٹ کے بعد مداحوں میں یہ قیاس آرائیاں دوبارہ زور پکڑ گئی ہیں کہ شاید وہ ''الفا'' میں مختصر کردار (کیمیو) بھی ادا کریں۔ شاہ رخ خان نے ایکس پر لکھا: ''شاباش عالیہ! برسوں تک دل توڑنے کے بعد اب ہڈیاں توڑنے تک، تمہاری صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ 'الفا'' دل بھی جیتے اور کچھ ولن اگلے سیکوئل کیلئے بھی باقی چھوڑ دے۔ جاؤ اور سب کو دکھا دو، سگما گرل!'' انہوں نے بوبی دیول کی تعریف کرتے ہوئے مزید لکھا: ''لارڈ بوبی... جب آپ منفی کردار ادا کرتے ہیں تو بے حد شاندار لگتے ہیں! آپ کیلئے ایک بڑا سا ہگ۔ اور شیو اور ان کی پوری ٹیم کیلئے نیک تمنائیں۔'' شاہ رخ خان کی پوسٹ کے فوراً بعد مداحوں نے تبصروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ایک صارف نے پوچھا: ''کیا ہمیں اس فلم میں آپ کا کیمیو دیکھنے کو ملے گا؟'' ایک اور مداح نے لکھا: ''پٹھان سے الفا تک... امید ہے کہ اس فلم میں آپ کی جھلک ضرور ہوگی، کنگ خان!'' جبکہ ایک اور صارف نے تبصرہ کیا: ''الفا بمقابلہ پٹھان کیسا رہے گا؟'' ٹیزر کا آغاز بوبی دیول اور عالیہ بھٹ کے ایک پرتعیش ریسٹورنٹ میں بیٹھنے سے ہوتا ہے۔ بوبی عالیہ کے والد کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ عالیہ کی ۱۸ / ویں سالگرہ کا موقع ہے۔ ابتدائی طور پر، سب کچھ ایک عام باپ بیٹی کا جشن لگتا ہے، لیکن لمحوں کے اندر، کہانی ایک نیا موڑ لیتی ہے۔ بوبی دیول اپنی بیٹی کو ایک کارڈ دیتے ہیں جس پر کمرہ نمبر لکھا ہوتا ہے۔ جب عالیہ اس سے متعلق سوال پوچھتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تحفہ نہیں بلکہ ان کا پہلا مشن ہے۔ یہیں سے ٹیزر کا جوش و خروش پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ بوبی دیول اپنی بیٹی سے کہتے ہیں کہ وہ دن آ گیا جس کا وہ انتظار کر رہے تھے۔ اس مشن کو پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے جس کے لیے اس نے اسے بچپن سے تیار کیا تھا۔ اس کے بعد ٹیزر میں عالیہ کو بالکل مختلف اوتار میں دکھایا گیا ہے۔ وہ کبھی دشمنوں پر چاقو سے حملہ کرتی ہے، کبھی سر میں گولی مارتی ہے۔ وہ کئی خطرناک ایکشن کرتی نظر آ رہی ہیں۔ ٹیزر میں ''الفا'' نامی ایک خفیہ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے، جس کے تحت ملک کے جنگجوؤں کی اگلی نسل تیار کی جاتی ہے۔ ٹیزر میں جہاں عالیہ بھٹ کے ایکشن سیکوئنس سب سے زیادہ دلکش ہیں، وہیں بوبی دیول کا پراسرار انداز بھی دل موہ لینے والا ہے۔ اگرچہ فلم میں شروری واگھ اور انیل کپور بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں لیکن ٹیزر میں انہیں نہیں دکھایا گیا ہے۔ اس لیے خیال کیا جا رہا ہے کہ آنے والے دنوں میں ان کے کرداروں سے متعلق الگ الگ پرومو یا پوسٹر جاری کیے جا سکتے ہیں۔ ''الفا'' یش راج فلمز کی مقبول جاسوس کائنات کی ساتویں فلم ہے۔ اس سے قبل 'ایک تھا ٹائیگر'، 'ٹائیگر زندہ ہے'، 'وار'، ''پٹھان''، ''ٹائیگر ۳'، اور 'وار ۲' جیسی فلمیں اس کائنات کا حصہ رہ چکی ہیں۔ فلم کو آدتیہ چوپڑا نے پروڈیوس کیا ہے اور اس کی ہدایت کاری شیو راول نے کی ہے۔ یہ فلم پہلے ۱۰ / جولائی ۲۰۲۶ء کو ریلیز ہونا تھی لیکن اب اس کی ریلیز کی نئی تاریخ ۳ / جولائی ۲۰۲۶ء مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ یہ فلم اسی کائنات کا حصہ ہے جس میں پٹھان (شاہ رخ خان) اور ٹائیگر (سلمان خان) موجود ہیں، اس لیے مداحوں کو یقین ہے کہ ایکشن فلموں کی روایت کے مطابق کوئی بڑا سپر اسٹار اس میں لازمی جھلک دکھائے گا۔ فلم میں عالیہ بھٹ روایتی جاسوس کے بجائے ایک خطرناک اسیسن (قاتل) کے روپ میں نظر آئیں گی۔ یہ فلم 3 جولائی 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز کے لیے تیار ہے۔ عالیہ بھٹ کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم الفا کا ٹیزر ریلیز ہونے اور اس پر شاہ رخ خان کی تعریف کے بعد سوشل میڈیا پر چہ مگوئیاں اور کیمیو یعنی مختصر کردار کی افواہیں تیز ہو گئی ہیں۔ مداحوں کا ماننا ہے کہ چونکہ الفا یش راج فلمز (YRF) کے اسپائی یونیورس کا حصہ ہے، اس لیے شاہ رخ خان اس میں اپنے مشہور کردار پٹھان کے روپ میں نظر آ سکتے ہیں۔ شاہ رخ خان نے انسٹاگرام اسٹوری پر ٹیزر شیئر کرتے ہوئے عالیہ بھٹ کی کارکردگی کو سراہا اور لکھا کہ وہ دل جیتنے (Breaking hearts) سے ہڈیوں کو توڑنے (Breaking bones) تک کا سفر خوبصورتی سے طے کر رہی ہیں۔ انہوں نے عالیہ کو 'سگما گرل' (Sigma Girl) بھی قرار دیا۔